
وادی اجل
امجد رئیس
جاسوسی ڈائجسٹ کے اولین صفحات پر ٹیس گریٹسن کے
شاندار پر تجسّس ایڈونچر سے بھرپور ناول کی تلخیص
ڈائمنڈ اردو بکس

ڈائمنڈ اردو بکس

DiamondUrduBooks.com

اردو ادب، علم اور ثقافت کا بہترین آن لائن ڈیجیٹل ذخیرہ

✦ ویب سائٹ کا جامع تعارف

ڈائمنڈ اردو بکس ڈاٹ کام (DiamondUrduBooks.com) اردو زبان و ادب کی ترویج و اشاعت کے لیے قائم کردہ ایک ممتاز اور بین الاقوامی آن لائن ڈیجیٹل لائبریری ہے۔ ہمارا بنیادی مقصد دنیا بھر میں موجود اردو دان طبقے، بالخصوص قارئین، محققین، اور طلبہ کو اعلیٰ معیار کی کتب بالخصوص تاریخی، مذہبی، اصلاحی، جاسوسی اور ادبی شاہکار پی ڈی ایف (PDF) فارمیٹ میں بالکل مفت اور آسان رسائی کے ساتھ فراہم کرنا ہے۔

✦ ڈائمنڈ اردو بکس کی نمایاں خصوصیات

📚 وسیع ڈیجیٹل لائبریری

ہزاروں کی تعداد میں تاریخی، اسلامی، رومانی اور جاسوسی ناولز کا اعلیٰ ذخیرہ۔

⚡ ایچ ڈی (HD) کوالٹی

تمام کتب انتہائی صاف ستھرے اور ایچ ڈی پی ڈی ایف فارمیٹ میں دستیاب ہیں۔

📱 آسان اور تیز رسائی

موبائل اور کمپیوٹر پر بغیر کسی دشواری کے آن لائن مطالعہ اور ڈاؤن لوڈنگ۔

💎 مفت مطالعہ سروس

قارئین کے لیے تمام مواد مکمل طور پر مفت دستیاب ہے تاکہ علم ہر جگہ پہنچے۔

💡 ہمارا بنیادی عزم و مقصد

اردو زبان کی بقا اور کتاب سے دوستی کے کلچر کو عام کرنا ہمارا اولین مقصد ہے۔ ہم جدید ترین ڈیجیٹل ذرائع کو استعمال کرتے ہوئے اردو ادب کو ہر جگہ پہنچانے کے لیے کوشاں ہیں۔

دستیاب کتب و تحاریر کی اقسام

DiamondUrduBooks.com

✦ دستیاب کتب کے اہم شعبہ جات

شعبہ / کیٹیگری	موضوعات	قارئین کی پسندیدگی
تاریخی ناولز	اسلامی تاریخ، فاتحین کے کارنامے اور عظیم سلطنتیں	★★★★★ (بہت اعلیٰ)
سلسلہ وار کتب	اسلم راہی ایم اے، عنایت اللہ التمش وغیرہ	★★★★★ (ممتاز)
شاعری و ادب	کلاسک اور جدید شعراء کے منتخب مجموعے	★★★★☆ (بہترین)
مذہبی و اصلاحی	تربیتی کتب، سیرت النبی ﷺ اور سوانح حیات	★★★★★ (مقبول)

مصنفین، شعراء اور اہل قلم کو دعوت!

کیا آپ ایک مصنف، ناول نگار، شاعر یا کالم نگار ہیں؟ کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی تحریر یا کتاب دنیا بھر کے لاکھوں اردو قارئین تک پہنچے؟

ڈائمنڈ اردو بکس ڈاٹ کام (DiamondUrduBooks.com) تمام نئے اور تجربہ کار لکھاریوں کو یہ سنہری موقع فراہم کرتی ہے کہ وہ اپنی تخلیقات کو ہماری معتبر ویب سائٹ اور پلیٹ فارم کے ذریعے قارئین تک پہنچائیں۔

ہم درج ذیل شعبہ جات میں تحاریر کا خیر مقدم کرتے ہیں:

اردو ناولز (تاریخی و معاشرتی) | شاعری و غزلیں | افسانے و کہانیاں | مذہبی و اصلاحی مضامین | تحقیقی مقالے

ہمارے پلیٹ فارم کے ساتھ جڑیں

DiamondUrduBooks.com

✦ مصنفین کے لیے خصوصی سہولیات

🌐 عالمی سطح پر رسائی
آپ کی تحریر پاکستان سمیت پوری دنیا کے اردو قارئین تک فوری پہنچے گی۔

🛡️ محفوظ پی ڈی ایف پیشکش
آپ کے نام، تعارف اور حقوق کے مکمل احترام کے ساتھ کتاب کی پیشکش۔

📈 مفت شائعات اور تشہیر
ویب سائٹ اور سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر آپ کی تحریر کی مفت تشہیر۔

🤝 مستقل تعاون
نئے اور ابھرتے ہوئے قلمکاروں کی مکمل حوصلہ افزائی اور رہنمائی۔

رابطہ کریں اور اپنی تحریر پہنچائیں

اپنی کتاب، مقالہ، شاعری یا تحریر بھیجنے کے لیے ہماری ایڈمن ٹیم سے واٹس ایپ پر براہ راست رابطہ کریں۔

👇 واٹس ایپ پر آٹو پیغام بھیجنے کے لیے نیچے کلک کریں 👇

واٹس ایپ نمبر: 03176699066

✓ بٹن پر کلک کرنے پر آٹو پیغام کے ساتھ واٹس ایپ چیٹ اوپن ہو جائے گی۔

💎 ڈائمنڈ اردو بکس 💎

آفیشل سوشل میڈیا پلیٹ فارمز، واٹس ایپ گروپس ڈائریکٹری

🌐 مرکزی پورٹل و آفیشل چینل

آفیشل ویب سائٹ
آن لائن پی ڈی ایف کتب کا وسیع ذخیرہ

ویب سائٹ وزٹ کریں 🔗

آفیشل واٹس ایپ چینل
اہم ترین اپڈیٹس اور خبریں

چینل فالو کریں 📢

💬 آفیشل واٹس ایپ گروپس

ڈائمنڈ اردو بکس 1️⃣
مرکزی کتابی بحث و شیئرنگ

گروپ جوائن کریں 👥

ڈائمنڈ اردو بکس 2️⃣
ثانوی کتابی اپڈیٹس گروپ

گروپ جوائن کریں 👥

ڈائمنڈ بکس کمیونٹی
مرکزی کمیونٹی حب

کمیونٹی جوائن کریں 🌐

اردو تحاریر کا گلدستہ
منتخب ادبی تحاریر

گروپ جوائن کریں ✍️

کاروان شعر و ادب
شاعری اور شاہکار ادب

گروپ جوائن کریں 📜

کتابوں پر تبصرے
ادبی ریویوز اور تبصرے

گروپ جوائن کریں 📚

ڈی یو بی میڈیا
جنرل پوسٹنگ گروپ

گروپ جوائن کریں 🎬

ڈائمنڈ لنکس ورلڈ
مختلف مفید لنکس کا مجموعہ

گروپ جوائن کریں 🔗

حمد و نعت آفیشل

اسلامی حمد، نعت و کلام

گروپ جوائن کریں 🕌

بچوں کا کارواں

بچوں کا ادب اور کہانیاں

گروپ جوائن کریں 🎈

📱 دیگر سوشل میڈیا اکاؤنٹس

ٹیلی گرام چینل

ڈائریکٹ پی ڈی ایف ڈاؤن لوڈز

ٹیلی گرام چینل 🚀

ٹیلی گرام گروپ

ڈسکشن اور گفتگو گروپ

ٹیلی گرام گروپ 💬

فیس بک پیج

آفیشل فیس بک اپڈیٹس

فیس بک پیج 👍

فیس بک گروپ

کمیونٹی فیس بک گروپ

فیس بک گروپ 👨‍👩‍👧‍👦

انسٹاگرام

بصری اقتباسات اور پوسٹرز

انسٹاگرام فالو کریں 📸

ٹک ٹاک

مختصر ویڈیو اپڈیٹس

ٹک ٹاک فالو کریں 🎵

⚠️ کسی بھی لنک کے کام نہ کرنے یا ری سیٹ ہونے کی صورت میں فوری رابطہ کریں:

رابطہ منتظم: شاہ زر خان | +92 317 6699066

© 2026 ٹیم ڈائمنڈ اردو بکس — تمام حقوق محفوظ ہیں۔

جاسوسی کے اولین صفحات پر ٹیس گریٹسن کے

شاندار پُرتجسس ایڈونچر سے بھرپور ناول کی تلخیص

وادیِ اجل

ایجدریس

بلاشبہ زندگی کی سب سے بڑی حقیقت موت ہے... اور انسانی تعلقات کی سب سے بڑی حقیقت ان کی نازکی... کمزوری... اور ناپائداری ہے... انسانی رشتے لوہے سے زیادہ مضبوط ہوتے ہیں اور شیشے سے زیادہ نازک بھی... یعنی نہایت آسانی سے لمحوں میں ٹوٹ جانے والی دوستی... اور تعلق مضبوط ہو تو فولاد سے بھی زیادہ مضبوط ہوتا ہے... بناکسی خونی رشتے کے ایک دوسرے سے جڑنے والے ایسے ہی تعلق داروں کی داستان... اجنبی لوگ... اجنبی ریاست... اجنبی موسم، برفانی طوفانی ہواؤں سے لڑتے ہوئے وہ راستہ بھٹک چکے تھے... ایک ایسی وادی میں جا پہنچے تھے جو وادیِ اجل تھی... برف سے ڈھکے راستوں پر قدم قدم پر موت کھڑی تھی... خوف و ہراس نے انہیں بُری طرح جکڑ لیا تھا... پنجۂ اجل سے نکلنے کی ہر کوشش ناکام ہو رہی تھی... آخری سطر تک موت و زیست کا پل پل بدلتا ایک خونی معما... جس نے ان مصیبت زدوں سے دور محبت کرنے والوں کی جان سولی پر لٹکا دی تھی۔

لمحہ بہ لمحہ موت سے ہمکنار ہونے والی ایک

باہمت دلیر عورت کی ذہانت و زندگی کا کڑا امتحان

پلین آف اینجلز (Angels)

وہ منتخب کی جا چکی تھی۔ حُسنِ انتخاب تھی۔ اس نے کئی ماہ سے لڑکی پر نظر رکھی ہوئی تھی۔ اُس وقت سے جب وہ فیملی کے ساتھ وہاں آئی تھی۔ اس کا باپ ایک عام سا کارپینٹر تھا۔ ماں باپ دونوں بے روزگار تھے۔ وہ آئی ڈاہو فالز کے چرچ میں وارد ہوئے تو آسرا اور سہارا مطمحِ نظر تھا۔ لٹکے ہوئے چہرے اور بجھی بجھی آنکھیں۔ لڑکی کے باپ کا نام جارج شیلڈن تھا۔ فیملی اس کے لیے پکی ہوئی فصل کے مانند تھی۔ خوبی ایک ہی تھی، ان کی کم سن حسین بیٹی۔ جس کی عمر محض تیرہ سال تھی اور نام کیٹی۔ بچپن اور جوانی بغلگیر ہونے کی تیاری کر رہے تھے۔ وہ ایک حسین ترین گڑیا کے مانند تھی۔ ایک مہکتا ہوا تر و تازہ پھول، رنگ برنگ۔

جرمی کھڑکی میں سے کیٹی کو تک رہا تھا۔ وہ لوگ کیلوری کلسٹر کے کالج "C" میں مقیم تھے۔ کالج حال ہی میں تعمیر کیے گئے تھے۔ یہاں 64 فیملیز "گیدرنگ" کا حصہ تھیں۔ گیدرنگ ایک گمنام مسلک، فرقہ یا سوسائٹی تھی۔ "گیدرنگ" کا سربراہ گویا کوئی آسمانی مخلوق تھی۔ مقدس ترین اور طاقتور۔ اس کی کسی بھی بات یا حکم سے انحراف ناممکن تھا۔ گیدرنگ کے لیے وہ ایک

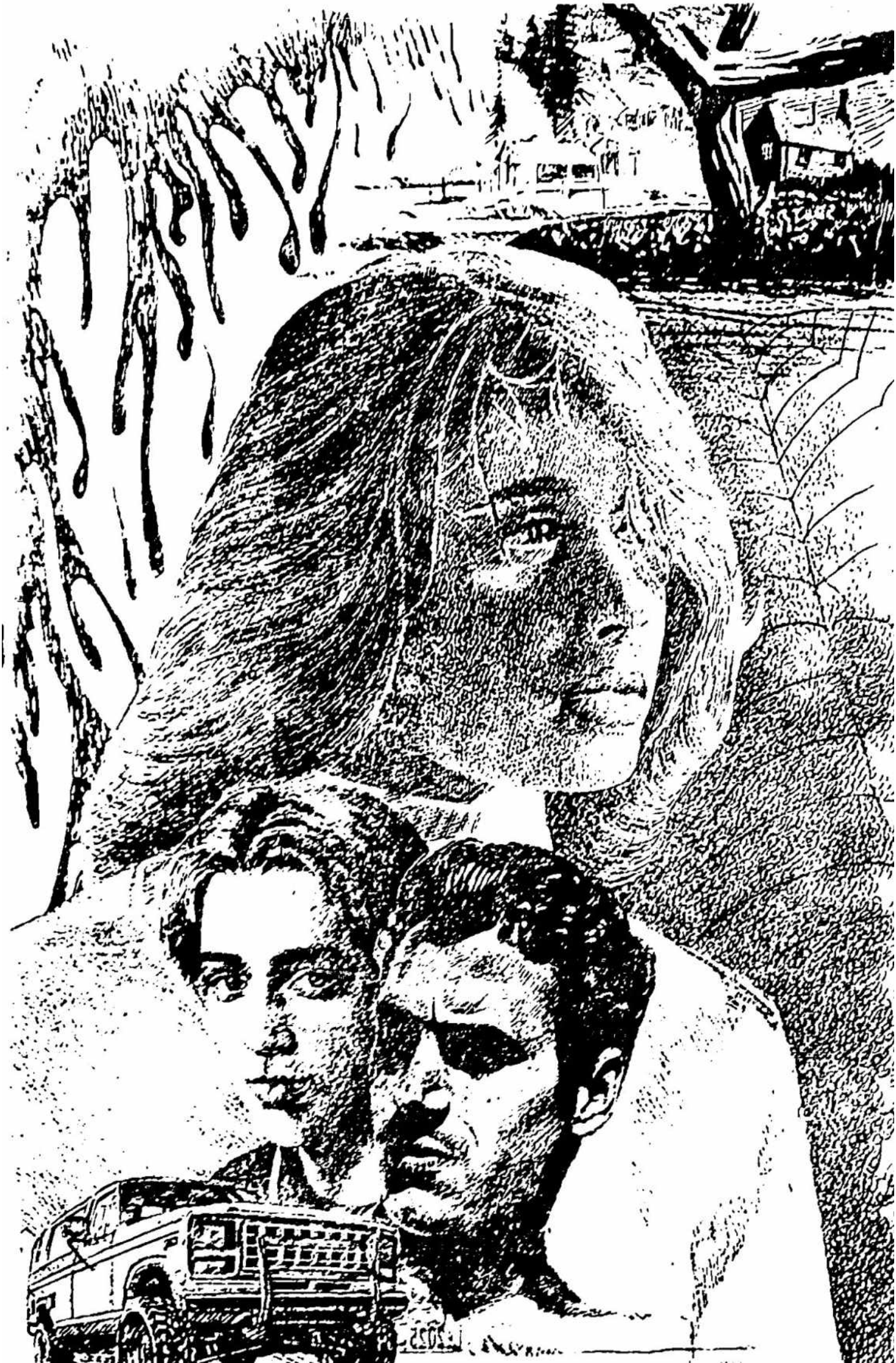

نہایت مقدس ہستی تھا۔ کون تھا۔ وہ جرمی تھا جو کھڑکی میں سے اسکول کے احاطے میں موجود کیٹی کو گھور رہا تھا۔ لڑکے لڑکیاں مگن تھے۔ کیٹی دو لڑکیوں کے ساتھ کھڑی تھی۔

دفعتاً جرمی کے ارتکاز میں خلل پڑ گیا۔ اس نے ایک لڑکے کو تینوں لڑکیوں کی طرف بڑھتے دیکھا۔ لڑکے کی عمر چودہ سال ہوگی یا پندرہ۔ قریب پہنچ کر وہ ٹھٹکا پھر پیش قدمی کی۔ رخ کیٹی کی جانب تھا۔ جرمی کا چہرہ کھڑکی کے ساتھ جا لگا۔ کیٹی نے سر اٹھایا اور مسکرائی۔ دلکش، معصوم مسکراہٹ۔ یقیناً وہ کیٹی کا کلاس فیلو تھا۔ اس کے دماغ میں کیا ہوگا۔ جرمی نے سوچا۔ گناہ اور گندگی..... اس کے علاوہ کیا ہو سکتا ہے۔ وہ کیٹی سے بات کر رہا تھا۔ دوسری لڑکیاں وہاں سے ہٹ گئیں۔ یہ کس قبیلے کا لڑکا ہو سکتا ہے۔ جرمی کے تاثرات بدلنے لگے۔ کھڑکی کے فریم پر اس کی گرفت بڑھتی چلی گئی۔ گویا وہ لڑکے کا گلا گھونٹ رہا ہو۔ وہ کھڑکی سے ہٹا اور سیڑھیاں طے کر کے نیچے جانے لگا۔ جبڑے بھنچے ہوئے تھے۔ پیٹ میں تیزاب سا گھل گیا تھا۔ قابو پانے کے لیے نام نہاد آسمانی مقدس ہستی خود سے برسرِ پیکار تھی۔ وہ نیچے پہنچا تو اسکول کی گھنٹی کا اشارہ آیا۔ وقفہ ختم ہو گیا تھا۔ طلبا کو کلاسز میں جانا تھا۔

جرمی تھم گیا۔ گہری سانس لے کر خود کو پُرسکون کیا۔ بعد ازاں دھیمی چال سے بڑھنا شروع کیا اور گیٹ کھول کر اسکول یارڈ میں چلا گیا۔ ابتدائی کلاسوں کو نظر انداز کرتا ہوا وہ مڈل گریڈ کی کلاس میں داخل ہوا۔ ٹیچر اسے دیکھ کر جیسے ڈیسک سے اچھل کر کھڑی ہوئی۔ چہرے پر حیرت اور عقیدت کے ملے جلے جذبات تھے۔

''پرافٹ (porphet) گوڈ، اعزاز کا شکریہ۔ مجھے نہیں معلوم تھا کہ آج آپ یہاں وزٹ کریں گے۔'' وہ مسکرایا اور ٹیچر نے احساسِ تشکر سے سر خم کیا۔

''گزرتے ہوئے میں نے سوچا کہ ہیلو کہوں اور دیکھوں کہ بچے اسکول میں نئے سال کو انجوائے کر رہے ہیں۔'' ٹیچر کا چہرہ کھل اٹھا۔ وہ طلبا کی طرف متوجہ ہوئی۔ ''کتنی بڑی بات ہے کہ پرافٹ گوڈ بذاتِ خود یہاں آئے ہیں۔ ویلکم کرو۔'' سب نے یک زبان کورس کی شکل میں کھڑے ہو کر خوش آمدید کہا اور بیٹھ گئے۔

''سب اچھا ہو رہا ہے؟'' جرمی نے سوال کیا۔

پھر یک زبان کورس میں مثبت جواب آیا۔ جرمی نے نظر دوڑائی۔ کیٹی شیلڈن تیسری قطار میں موجود تھی۔ اور وہ لڑکا چوتھی قطار میں عین کیٹی کے عقب میں نظر آ رہا تھا۔ ٹہلنے کے انداز میں اس نے چلنا شروع کیا۔ ساتھ ہی وہ مسکراتے ہوئے سر ہلا رہا تھا۔ طلبا کے بنائے ہوئے نقشے اور تصاویر دیواروں پر تھیں لیکن درحقیقت جرمی کی توجہ کیٹی پر تھی۔ کیٹی کی نظریں نیچے کی طرف تھیں۔

''میری موجودگی کو مداخلت نہ جانو۔'' وہ بولا۔ ''اپنا کام جاری رکھو۔ سمجھو میں یہاں نہیں ہوں۔''

ٹیچر نے بولنا شروع کیا۔ ''سب حساب کی کتاب کا دوسرا اور تیسرا صفحہ کھول کر دس سے تیرہ تک مشقیں مکمل کرو۔''

پنسل اور کاغذ حرکت میں آئے۔ طلبا پہلے ہی جرمی کی طرف دیکھنے سے خوف زدہ تھے۔ وہ سر جھکا کر کام کرنے لگے۔ جرمی لڑکے کے قریب رکا وہی جو کیٹی سے ہنس بول رہا تھا۔ ورک بک پر نظر ڈالی، ایڈم میکنن لکھا تھا۔ ''تو یہ ہے مسئلہ''۔ جرمی کے دماغ نے سرگوشی کی۔ ''مسئلے سے نمٹنا زیادہ مشکل نہیں۔'' یہاں اس کی بادشاہت تھی، حکومت تھی..... خدائی تھی۔ وہ آگے جا کے پلٹا، واپس آیا تو کیٹی کے قریب رکا۔ قریب سے بغور اسے دیکھا۔ ''ہاں یہی ہے۔ اس کی صحیح جگہ میرا بستر ہے۔'' دیوتا کے عظیم ذہن میں شیطانی کیفیت کلبلایا۔

☆☆☆

نئی تعمیر شدہ عبادت گاہ رنگین ربن اور پھولوں سے سجی تھی۔ روشنیاں بھی مختلف رنگ کی تھیں۔ پھول اتنی کثیر تعداد میں تھے کہ باغِ بہشت کا منظر پیش کر رہے تھے۔ صبح کا وقت تھا۔ دو سو آوازیں مترنم نغمہ الاپ رہی تھیں۔ جن میں تعریفی کلمات کی کثرت تھی۔ ان سب کی حیثیت کٹھ پتلیوں، پجاریوں کے مانند تھی۔ دیوتا کے غلام جو اس کے اشارے پر اپنی جان بھی لے سکتے تھے۔

نغمے کے ساتھ موسیقی بھی دم توڑتی چلی گئی۔ اجتماعی محفل کی مرکزِ نگاہ کیٹی شیلڈن تھی۔ جو ایک دروازے میں سکتے کی کیفیت میں ایستادہ تھی۔ اُلجھن کی کیفیت میں پلکیں جھپک رہی تھی۔ کیٹی نے عروسی لباس زیبِ تن کیا ہوا تھا۔ لباس اس کی ماں نے سیا تھا۔ سر پر سفید پھولوں کا تاج تھا۔ وہ ایک ننھی معصوم پری کے مانند تھی۔

وہ کیٹی کا باپ تھا، جس نے قدم بڑھا کے مضبوطی سے بیٹی کا بازو پکڑ کے اسے حرکت پر مجبور کیا۔ ''مجھے شرمندہ نہ کرو۔'' وہ بولا۔ کیٹی نے مردہ دلی سے قدم اٹھائے۔ وہ قربان گاہ کی طرف جا رہی تھی۔ جہاں اس کا ہونے والا شوہر جرمی نامی دیوتا کھڑا تھا۔ کیٹی نے مخصوص نشستوں پر اساتذہ، دوستوں اور پڑوسیوں کو دیکھا۔ سسٹر ڈیانا اور ریمنڈ پر نظر ڈالی۔ کیٹی کی ماں کے چہرے پر فخریہ تاثرات تھے۔ اس کے

سر پر بھی تاج تھا۔

"موی۔" کیٹی نے سرگوشی کی۔ "موی..... نام....."

کسی نے دھیان نہیں دیا اور نیا گیت شروع ہوگیا۔

"بی اے گڈ گرل۔" باپ نے آہستہ سے کہا اور کیٹی کا ہاتھ چھوڑ دیا۔ کیٹی ماں باپ کی طرف پلٹی، جرمی راہ میں حائل ہوا اور کیٹی کا ہاتھ پکڑ لیا۔ گویا وہ کسی دیوزاد کی گرفت میں تھی۔ اب شادی کی دُھن بجنا شروع ہوئی۔ کیٹی نے بمشکل ایک بار پھر پُرامید، فریادی نظروں سے والدین کو دیکھا کہ شاید وہ اسے واپس گھر لے جائیں۔ مایوس ہو کے اس نے دوسروں پر نظر ماری کہ شاید کوئی اٹھے اور اسے خوفناک خواب سے بیدار کردے۔ لیکن سب مسکراتے ہوئے سروں کو ہلا رہے تھے اور گانا گا رہے تھے۔ چہرے روشن تھے۔ والدین کے بھی۔ اسکول کے ساتھیوں میں سے چند چہرے مختلف تاثرات کے حامل تھے۔

دیوتا جرمی نے کیٹی کو قریب کرلیا۔ پھر اس نے محفل کی طرف ہاتھ لہرایا۔ اور کیٹی کو لے کر کمرے میں چلا گیا۔ وہاں تیرہ سالہ پری زاد کی خاموش چیخیں سننے والا کوئی نہ تھا۔

☆☆☆

سولہ برس بعد.....

دونوں کا افیئر تقریباً ختم ہو چکا تھا لیکن دونوں حقیقت تسلیم کرنے سے انکاری تھے۔ کب تک؟ مورا آئلز اور ڈینئل برونی ڈرائیونگ کے دوران محوِ گفتگو تھے۔ سڑکوں پر بارش کا پانی تھا۔ صبح کے اس وقت ٹریفک بہت خراب تھی۔ اس بات کا قوی امکان تھا کہ لوگان ائرپورٹ پر فلائٹ بھی تاخیر سے آئے گی۔ باتوں کے دوران دونوں اداکاری کررہے تھے۔ شاید..... ان کے مابین سب کچھ پہلے جیسا ہے جبکہ پہلے جیسا نہیں تھا۔

مورا نے خاموش ہو کے ونڈ اسکرین پر گھومتے وائپرز کو دیکھا پھر کھڑکی سے باہر جھانکا۔

"معتدل موسم والی جگہ ہونی چاہیے تھی۔" ڈینئل نے سکوت کا پردہ چاک کیا۔ "میڈیکل کانفرنس کے لیے "وائیومنگ" (Woming) ہی کیوں، وہ بھی نومبر میں؟"

"دراصل "جیکسن ہول" خوب صورت مقام ہے۔" مورا نے جواب دیا۔

پھر خاموشی، سفر جاری تھا..... خاموشی سے.....

ڈینئل نے گاڑی ڈیپارچر ٹرمینل کے باہر روکی۔ چند لمحے دونوں خاموش بیٹھے رہے۔ دونوں نظریں چُرا رہے تھے۔

"میں تمہارا سامان نکالتا ہوں۔" وہ کار سے اترا۔ مورا نے سوچا کہ اگر وہ شوہر ہوتا تو دونوں گڈبائے کس کرتے۔ لیکن اس وقت تو گلے ملنا بھی خطرناک تھا۔ تاہم وہ یہ کہے بغیر نہ رہ سکی۔

"میرا کانفرنس میں جانا ضروری نہیں ہے۔ ہم ایک ہفتہ کہیں گزار سکتے ہیں۔" دونوں کار سے باہر ساتھ کھڑے تھے۔

ڈینئل نے آہ بھری۔ "مورا، میں ایک ہفتے میں غائب نہیں ہوجاؤں گا۔"

"کب غائب ہوگے؟" وہ مسکرائی۔

"میں چھٹی لے لوں گا۔ وعدہ کرتا ہوں۔"

"ہاں بات کریں گے۔" وہ ہنس دی۔ اور جانے کے لیے سوٹ کیس اٹھایا۔ ڈینئل نے اس کا بازو پکڑ لیا۔ "مورا پلیز، اجنبیوں کی طرح جارہی ہو۔ تم آگاہ ہو کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ مجھے کچھ وقت درکار ہے۔"

مورا نے اُس کے چہرے پر اذیت دیکھی۔ اس نے سوچا کہ کم از کم مسکرا ہی دے لیکن ناکام رہی۔ "وقت کم ہے۔ چلتی ہوں۔" آگے جا کے وہ گلاس ڈور سے گزری تو تاسف محسوس کیا کہ اسے اس طرح کا ردِعمل نہیں دینا چاہیے تھا۔

☆☆☆

شرکا ہوٹل کے نیم تاریک کانفرنس روم میں بیٹھے تھے۔ اسکرین پر جیسے بارر مووی چل رہی تھی۔ ٹوٹی پھوٹی، جھلسی اور گولیوں سے چھلنی لاشیں..... دھماکوں سے مرنے والوں کی لاشیں۔ مردہ اعضاء، مردہ خانے..... اناؤنسر بتا رہا تھا کہ کون سا واقعہ/ حادثہ کہاں اور کیوں ہوا۔ کتنے جان سے گئے، کتنے زخمی ہوئے..... وغیرہ، وغیرہ۔ کانفرنس روم میں تمام شرکا پیتھالوجسٹس (Pathologists) تھے۔ باوجود اس کے ان کی طبیعت مکدر ہوگئی۔ شو ختم ہوا، کمرا روشن ہوگیا۔ شرکا اپنی اپنی فائل اٹھا کے نکلنے لگے۔ مورا اپنی سیٹ پر ہی تھی۔ وہ پیڈ پر لکھے گئے اپنے نوٹس کو گھور رہی تھی۔ 'ہم ایک دوسرے کو ہلاک کرنے میں بہت ماہر اور ظالم ہیں لیکن محبت میں اکثر فیل ہوجاتے ہیں۔'

"معاف کیجیے؟" ایک مردانہ آواز نے چونکا دیا۔ "کیا تم مورا آئلز ہو؟"

مورا نے سر اٹھایا۔ وہ سامنے والی قطار سے اٹھ رہا تھا۔ اور مورا کا ہم عمر تھا۔ دراز قامت، ایتھلیٹ ٹائپ اور بھورے بال، چہرہ شناسا سا تھا لیکن مورا کو حیرت ہوئی کہ وہ کیوں پہچان نہیں پارہی ہے۔ وہ بھولنے والا چہرہ نہیں تھا۔

"میں جانتا ہوں، تم مورا ہو۔" وہ ہنسا۔

''میں معذرت خواہ ہوں۔'' وہ بولی۔

''معذرت کی ضرورت نہیں ہے، کافی عرصہ گزر گیا۔ اب میرا پونی ٹیل بھی نہیں ہے۔ بیس برس گزر گئے۔''

مورا کے دماغ میں جھماکا ہوا۔ ''ہم دونوں لیب میں ساتھ تھے، مجھے یاد آیا۔ تم یوسی سان فرانسسکو میڈیکل اسکول سے فارغ التحصیل ہو۔ نہیں؟ ڈگلس کوملی؟''

''یس، لیکن اب میں بوسٹن میں رہائش پذیر ہوں۔ اور تم؟''

''کیلی فورنیا۔'' وہ کاغذات سمیٹ کر اٹھ کھڑی ہوئی۔ دونوں ساتھ نکل کر پُرہجوم ہوٹل لابی میں آگئے۔ ایلی ویٹر کے قریب دونوں باتیں کررہے تھے۔

''شوہر کے ساتھ ہو؟'' وہ بولا۔

''میں نے شادی نہیں کی۔'' مورا نے سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھا۔

''اور میں طلاق یافتہ ہوں، چار سال پہلے۔''

''کاک ٹیل پارٹی میں ملیں گے۔'' مورا نے کہا۔

''میں ڈنر پر اکیلا ہوں۔ اگر تم چاہو تو ساتھ ڈنر کریں۔ میں نے اچھا ریسٹورنٹ دیکھا ہے۔ کال کر لینا۔'' اس نے کارڈ پکڑایا۔

مورا نے جواب دینا چاہا لیکن وہ پہلے ہی پلٹ کر ہال وے کی جانب چل پڑا تھا۔ وہ عقب سے ڈگلس کو تک رہی تھی۔

معاً ذہن میں ڈینئل برونی کا عکس اُبھرنے لگا۔

☆☆☆

وہ دونوں میٹسن ویلج کے فورسیزن ریزورٹ میں موجود تھے۔ آٹھ گھنٹے مار پیٹ، بوسنگ، گولیاں، خون خرابے کے لیکچر سن کر مورا کا دماغ پک گیا تھا۔ اب وہ قدرے پُرسکون تھی۔ ڈنر پر دونوں ماضی کی باتیں کررہے تھے۔ ڈگلس نے آہستہ آہستہ موضوع بدلنا شروع کیا اور مورا نے یک لخت ٹوک دیا۔

''تم ہمیشہ بہت فوکس (Focus) رہتی ہو۔ خوف زدہ کردیتی ہو۔'' ڈگلس نے شکوہ کیا۔

''میں اپنی اس خوبی سے لاعلم ہوں۔'' وہ بولی۔

''نظر ثانی کرو اپنی بات پر۔''

مورا نے غور کیا۔ وہ جب کرائم سین پر جاتی تو پولیس اسے دیکھ کر خاموش ہوجاتی تھی..... اسے ایک کرسمس پارٹی یاد آئی۔ پبلک نے بھی ڈاکٹر مورا آئلز کو نشے میں، بے پروا یا زور سے بولتے نہیں سنا تھا۔ پبلک وہی دیکھتی تھی جس کو دیکھنے کی اجازت مورا دیتی تھی۔ وہ جہاں ہوتی وہاں اس کا کنٹرول ہوتا۔ جائز کنٹرول۔

ڈگلس واپس ٹریک پر آگیا اور اپنی کہانی کا پھر سے آغاز کیا۔ وہ اب سنگل پیرنٹ تھا۔ اس کی بیٹی گریس تیرہ سال کی تھی۔

''اب واپسی کا پروگرام ہے؟'' اچانک مورا نے سوال کیا۔

''نہیں کم از کم ایک دو دن رکوں گا۔ یہاں آیا ہوں تو کچھ گھوم پھر لیں۔ کانفرنس نے تو دماغ الٹ دیا ہے۔ عام آدمی وہ سب کچھ دیکھتا تو کئی دن سو نہ پاتا۔''

''یہاں سرد خانے میں کہاں گھومنے جاؤ گے؟''

''جیکسن ہول سنا ہے بہت شاندار ہے۔'' ڈگلس نے جواب دیا۔

''تنہا؟'' مورا نے سوال کیا۔

''چند دوست ہیں۔ میری بیٹی گریس ہے۔ ہمارا پلان ہے کہ ہفتے کو کراس کنٹری اسکائی لاج ڈرائیو کریں گے۔ ایک رات گزار کر اتوار کی صبح واپسی ہوگی۔ سب اربن (وہیکل) میں تمہارے لیے بھی جگہ ہے۔ اگر چاہو تو.....''

مورا نے نفی میں سر ہلایا۔

''میں کوئی میرج پروپوز نہیں کررہا ہوں۔ کم آن۔ میرے آئیڈیاز کا انجام تقریباً ہمیشہ اچھا رہتا ہے۔'' وہ آگے جھک کر مورا کی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔ نظروں میں کوئی اور بات تھی جو مورا نے بہ آسانی پڑھ لی۔ مورا نے نیچے پلیٹ کی طرف دیکھا۔ چیز کیک وہ ختم کرچکی تھی۔

''مجھے سوچنے کا موقع دو۔'' مورا نے کہا۔

''ہاں، کیوں نہیں۔'' وہ ہنسا۔ ''نہ سوچنے والی تو مورا آئلز نہیں ہوسکتی۔''

☆☆☆

رات اپنے ہوٹل روم سے مورا نے ڈینئل کو کال کی۔ وہ شائستگی سے بات کررہا تھا۔ مختصر بات ہوئی۔ بارش کا سلسلہ وہاں جاری تھا۔ تھوڑی دیر بعد مورا نے کہا۔

''میں اتوار کی رات کو آرہی ہوں۔ کیا تم ائرپورٹ سے مجھے لے سکتے ہو؟''

''ہاں، میں آجاؤں گا۔''

''بعد ازاں ہم کھانا کھائیں گے..... میرے گھر پر۔''

''کیا میں ہفتے کو کال کرلوں؟''

''ہاں، لیکن شاید میرا سیل فون رینج سے باہر ہوگا۔''

''اوکے، میں ٹرائی کروں گا۔''

بات ختم ہونے پر مورا نے ہوٹل کے فون سے آپریٹر کو ملایا۔

''کیا میں ڈگلس کوٹلی سے بات کرسکتی ہوں؟'' مورا نے کمرے کا نمبر بھی بتایا۔ کچھ دیر بعد ڈگلس کی آواز آئی۔

''ہیلو؟''

''میں ہوں۔'' وہ بولی۔ ''کیا تمہاری دعوت اپنی جگہ پر ہے؟''

☆☆☆

ایڈونچر کا آغاز ٹھیک ہوا۔ جمعہ کی رات تھی۔ ڈگلس کے ساتھیوں میں آرلوز یلنسکی قدرے بھاری بھرکم تھا۔ سر پر بال بھی کم تھے۔ ایلین سیلنگر عورت تھی۔ وہ مورا کی ہم عمر تھی۔ غیر ضروری طور پر سنجیدہ نظر آرہی تھی۔ مورا سمجھنے سے قاصر رہی کہ آرلو اور ایلین میں کون سی بات مشترکہ ہے۔ ڈگلس کی بیٹی گریس بھی ایک معما تھی۔ ڈگلس نے اپنی سابقہ بیوی کے حسن کے بارے میں بتایا تھا۔ وہ اب کسی بینکر کی وائف تھی۔ ایکس وائف کا حسن گریس کے حصے میں بھی آیا تھا۔ لیکن تیرہ سالہ بچی جیسا رویہ مفقود تھا۔ گریس نے کسی بھی گفتگو میں کوئی حصہ نہیں لیا تھا۔ وہ آئی پوڈ سنبھالے بیٹھی تھی۔

''ڈیڈی کیا میں اپنے کمرے میں واپس جاؤں؟'' وہ اچانک بولی تھی۔

''کم آن سوئیٹی، ساتھ رہو۔'' ڈگلس نے بیٹی کو اکسایا۔

''میں تھک گئی ہوں۔''

ڈگلس نے کچھ کہنا چاہا پھر ارادہ بدل دیا۔ ''اوکے، جاؤ۔ لیکن سات بجے بیدار ہوجانا۔ ہم تیار ہوکے آٹھ بجے نکل جائیں گے۔''

☆☆☆

دورانِ شب برف باری شروع ہوگئی تھی۔ صبح جب وہ لوگ سامان ''سب اربن'' کے عقبی حصے میں رکھ رہے تھے۔ اس وقت پارکنگ لاٹ کی گاڑیوں پر تین انچ برف بیٹھ گئی تھی۔ کیلی فورنیا اور بوسٹن کے برخلاف وہ ایک بدلے ہوئے ماحول میں تھے۔

''دوستو! ایک حیرت افزا تجربہ ہمارا منتظر ہے۔'' ڈگلس نے کہا اور کراس کنٹری اسکینر سب اربن کی چھت پر رکھ دیں۔ (اس وقت اس کے گمان میں نہ تھا کہ حیرت افزا، خوش کن تجربہ سب کی ہی توقعات کے برخلاف ثابت ہوگا)

بڑی گاڑی کی اگلی نشست پر ڈگلس، گریس اور عقبی نشست پر آرلو، ایلین کے ساتھ براجمان تھا۔ آخری تیسری نشست پر مورا تنہا تھی۔ ڈگلس نے رخ نیلسن ویلج کی سمت کیا۔ سب اربن جنوب کی طرف بڑھ رہی تھی۔ برف باری جاری تھی اور وائپرز حرکت میں۔ مورا کھڑکی سے ہر گزرتے مناظر کو دیکھ رہی تھی۔ وہ سوچ رہی تھی کہ تفریح ہوگی یا ایڈونچر؟ کیونکہ وہ ''وائیومنگ'' میں تھے اور برف باری بڑھتی جارہی تھی۔ اگرچہ وہ کسی عام گاڑی میں محوِ سفر نہیں تھے۔ مورا نے غیر ضروری خدشات کو ذہن سے دھکیلا۔

''برف باری تیز ہے۔'' آرلو نے نیم گنجے سر پر ہاتھ پھیرا۔

''ہمارے پاس موسم کے لیے خاص گاڑی ہے۔'' ڈگلس نے جواب دیا۔ ''ہرٹز (کار رینٹل) کے کلرک نے اطمینان ظاہر کیا تھا۔''

''ٹھیک ہے لیکن کیا تم نے موسم کے بارے میں پڑھا/سن لیا تھا؟''

''ہاں برف باری کا ذکر تھا۔ انوکھی بات نہیں ہے۔''

''کیا لاج تک ہم وقت پر پہنچ جائیں گے؟''

ڈگلس نے پورٹیبل GPS کی طرف اشارہ کیا جو ڈیش بورڈ پر رکھا ہوا تھا۔ ''ہاں پہنچ جائیں گے۔''

''یار، یہ برف.....'' آرلو کا فقرہ درمیان میں رہ گیا۔

''شاندار۔'' ڈگلس نے کہا۔ ''دوست یہ ونڈرلینڈ ہے۔'' جیکسن سے نکلنے کے بعد انہوں نے پہلا سائن بورڈ دیکھا۔

''فیول کے لیے آخری موقع۔''

ڈگلس نے گاڑی گربس گیس اسٹیشن اینڈ جنرل اسٹور پر روک دی۔ وہ سب گاڑی سے اترے..... آرلو ہیف اسنیکس کے ڈسپلے پر کھڑا تھا۔ وہ ہنسا۔ ''کون کھائے گا؟''

''تم صرف کھانے پینے کے بارے میں سوچتے رہو۔'' ایلین نے کہا۔ بہرحال دونوں اسنیکس کے انتخاب میں مگن تھے۔ مورا نے ایک اخبار اٹھایا اور کیش رجسٹر کی طرف چلی گئی۔

''یہ گزشتہ ہفتے کا اخبار ہے۔ یہاں ہر شے ایکسپائر ہے۔ پیٹرول بھی۔'' گریس نے کہا۔

''شکریہ، لیکن مجھے پڑھنے کے لیے کچھ نہ کچھ درکار ہے۔''

''عجیب سے لوگ تھے اندر، جیسے زومبی۔'' باہر آکر آرلو نے تبصرہ کیا۔

''ہاں۔'' ڈگلس نے انجن اسٹارٹ کیا۔

''کاؤنٹر والا امید ظاہر کررہا تھا کہ ہم ''کنگ ڈم کوم'' نہیں جائیں گے۔'' آرلو نے بتایا۔

''اس کا کیا مطلب ہوا؟''

''پتا نہیں۔''

''شاید وہ چاہتا تھا کہ ہم محتاط رہیں۔'' ایلن نے اظہارِ رائے کیا۔

''کیسی احتیاط؟ کیا ہم جہنم میں جا رہے ہیں؟''

مورا نے گاڑی سے باہر دیکھا۔ دبیز بادل کافی نیچے تھے۔ برف باری پھر شروع ہو گئی تھی۔

☆☆☆

''مجھے کچھ محسوس ہو رہا ہے ہم غلط رخ پر ہیں؟'' آرلو کا انداز سوالیہ تھا۔ گرتی برف کی موٹائی میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔ وہ ایک گھنٹے سے متواتر اوپر کی جانب پہاڑ پر جا رہے تھے۔ رفتار ظاہر ہے، دھیمی تھی۔

''کیا ہم ٹھیک جا رہے ہیں؟'' آرلو نے پھر سوال کیا۔

''GPS کے مطابق۔'' ڈگلس نے مختصر جواب دیا۔ تاہم وہ مطمئن نظر نہیں آ رہا تھا۔

ایلن کی آواز آئی۔ ''جب سے ہم نے یہ ٹرن لیا ہے، اس روڈ پر کوئی اور گاڑی نظر نہیں آئی۔'' سڑک کا لفظ تو وہ استعمال کر گئی۔ برف نے سڑک کا نام و نشان مٹا دیا تھا۔ ''کوئی اور کیوں نظر نہیں آیا اب تک؟''

''نقشہ نہیں ہے؟'' مورا نے استفسار کیا۔

''گلو کمپارٹمنٹ میں ہونا چاہیے۔ GPS اور نقشہ رینٹل کار والے فراہم کرتے ہیں۔'' ڈگلس نے اشارہ کیا۔ ''اور GPS درست گائڈ کر رہا ہے۔''

''نقشے میں ایسی کوئی علامت نظر نہیں آتی کہ ہم درست سمت میں سفر کر رہے ہیں۔'' مورا کی نظریں نقشے پر تھیں۔

''یہ پرائیویٹ روڈ ہو سکتی ہے۔'' ڈگلس نے امکان ظاہر کیا۔

''جب ہم نے اس جانب موڑ کاٹا تھا اُس وقت پرائیویٹ روڈ کا کوئی نشان نظر نہیں آیا تھا۔'' مورا نے اعتراض کیا۔ ''درست سمت ہم نے پیچھے دور رہے پر چھوڑ دی ہے۔''

''ہمیں واپس مڑنا چاہیے۔'' آرلو سنجیدہ ہو گیا۔

''ڈیڈی۔'' گریس کی آواز آئی۔ ''کیا ہو رہا ہے؟''

''کچھ نہیں ہنی۔ ہم بات کر رہے ہیں کہ کون سا راستہ اختیار کرنا چاہیے؟''

''کیا مطلب، آپ لاعلم ہیں؟''

ڈگلس نے فرسٹریشن کے عالم میں سانس لی۔ ''میں جانتا ہوں۔ ہم ٹھیک ہیں۔ سب اطمینان رکھیں..... سب ٹھیک ہوگا۔''

ڈاگ (ڈگلس) اب گاڑی موڑو۔'' آرلو نے اِدھر اُدھر دیکھا۔ ''یہ راستہ مجھے ڈرا رہا ہے۔ ہم پہاڑ پر جا رہے ہیں۔''

''ٹھیک ہے۔'' ڈگلس نے کہا۔ ''سب کی رائے لے لیتے ہیں۔''

''آرلو کا ووٹ ہاں تھا۔''

''میں ڈرائیور کے فیصلے کے ساتھ ہوں۔'' ایلن نے ڈگلس کو دیکھا۔

''شکریہ ایلن۔'' ڈگلس نے اظہارِ تشکر کیا۔ ''اور تم؟'' اس نے مورا کی طرف دیکھا۔ آنکھوں میں محض سوال نہیں تھا۔ مورا نے اس کی نظر بہ آسانی پڑھ لی۔ جو کہہ رہی تھی کہ ''میرا ساتھ دو، مجھ پر بھروسا کرو۔''

مورا کو بیس برس پہلے کا لاابالی طالب علم یاد آیا..... اس کی آنکھیں ووٹ کی شکل میں مورا سے سپورٹ کی طلب گار تھیں۔ لیکن مورا اپنی حسیات کو نظر انداز نہیں کر سکتی تھی۔

''میرا خیال ہے کہ ہمیں واپس جانا چاہیے۔'' وہ بولی۔ اور صاف محسوس کر لیا کہ اس کے جواب نے ڈگلس کو زخمی کر دیا ہے۔ جیسے مورا نے اس کی بے عزتی کی ہو۔

''ٹھیک ہے۔'' اس نے گہری سانس لی۔ ''میں موزوں جگہ دیکھتا ہوں، جہاں سے پلٹا جا سکے پھر سے تیس میل۔'' گاڑی حرکت میں آئی۔ دائیں پھر بائیں۔

''رک جاؤ۔'' مورا جیسے چیخ اٹھی۔ وہ کہنے والی تھی کہ اس طرف خندق ہے لیکن ڈگلس پہلے ہی اسٹیئرنگ کاٹ چکا تھا۔ وہ ایک چوڑا یوٹرن تھا۔ اچانک سب ارین کے نیچے برف نے جگہ چھوڑ دی۔ گاڑی کا بایاں پہیا نیچے گیا۔ گاڑی ایک طرف جھکی۔ مورا اور دروازے سے ٹکرائی۔ آرلو چلایا۔

''لعنت ہے۔'' ڈگلس نے ایکسیلیریٹر دبایا۔ ٹائرز برف میں گھوم رہے تھے۔ اس نے گاڑی کو ریورس میں ڈال کر دیس دی۔ چند انچ کا فرق پڑا اور بس۔ ٹائرز اسی طرح گھوم رہے تھے۔

''گاڑی آگے پیچھے کرو۔'' آرلو نے مشورہ دیا۔

''میں کوشش کر رہا ہوں۔'' ڈگلس نے جواب دیا لیکن ناکام رہا۔ گاڑی ترچھی حالت میں ایک ہی جگہ پر پھنسی ہوئی تھی۔ ''ڈیڈی؟'' گریس کی آواز میں گھبراہٹ تھی۔

''ہنی سب ٹھیک ہو جائے گا۔'' باپ نے بیٹی کو تسلی دی۔

''کیسے ٹھیک ہوگا؟ ہم کیا کریں گے؟'' گریس چیخ اٹھی۔

''ہم مدد بلائیں گے اور ''ٹوٹرک'' ہمیں لے جائے گا۔'' ڈگلس نے سیل فون نکالا..... اُلجھن سے فون پر نظر ڈالی۔

''کسی کے فون پر سگنل آرہے ہیں؟'' اس نے استفسار کیا۔

''مطلب تمہارے فون پر سگنل نہیں ہیں؟'' ایلن نے کہا۔

جواب میں ڈگلس نے کہا۔ ''اپنے اپنے فون چیک کرو۔''

ایک منٹ کے اندر سب نے سگنلز کے بارے میں پریشان کن خبر سنادی۔

گریس نے سر پکڑلیا۔ ''ہم پھنس گئے ہیں۔''

''سکون سے رہو، کچھ کرتے ہیں۔'' ڈگلس نے خود کو سنبھالا۔ گاڑی کو نیوٹرل میں ڈال کر اس نے سب کو باہر نکلنے کا اشارہ کیا۔ تمام تر ماحول سفید تھا۔ برف ہی برف۔ مورا کی سائڈ کا ڈور جام ہو گیا تھا۔ وہ گیئر شفٹ پر سے رینگ کر ڈرائیونگ سیٹ پر آئی اور دوسری جانب سے باہر نکل گئی۔ نرم برف میں اس کے پیر پنڈلیوں تک اندر چلے گئے تھے۔ باہر آکر اسے ہوش ربا صورتِ حال کا ادراک ہوا۔ گاڑی گہرے گڑھے میں ترچھی پھنسی ہوئی تھی۔ ایک طرف کے وہیلز برف میں چیسز تک ڈوبے ہوئے تھے۔ دوسری جانب کے وہیل معلق حالت میں تھے۔ سب اربن عام گاڑی نہیں تھی۔ اسے باہر نکالنا ممکن نہیں تھا۔

''ہم کرسکتے ہیں۔'' ڈگلس نے آواز میں جوش وخروش پیدا کیا۔

''کیا اور کیسے؟'' آرلو کا منہ بن گیا۔

''مل کر زور لگائیں گے۔''

سب نے خاموشی سے ڈگلس کو دیکھا۔ ''گریس تم ڈرائیونگ سیٹ سنبھالو۔''

باپ کے کہنے پر وہ واپس گاڑی میں آگئی۔ اگرچہ وہ پُرامید نہیں تھی۔ بقیہ تینوں افراد گاڑی کے عقبی جانب گڑھے میں اتر گئے۔

''ایک ساتھ مل کر پش کرنا ہے۔'' ڈگلس نے کہا۔

''ایک دو تین۔'' تینوں نے پوزیشن لے کر زور لگایا۔ مورا نے آنکھیں بند کر کے سانس روکی اور ساری توانائی جھونک دی۔ تین ٹن کے پھنسے ہوئے وزن کو ہلانا مذاق لگ رہا تھا۔ اچانک سب اربن نے حرکت کی۔ لیکن حرکت عقبی سمت میں انہی کی طرف تھی۔ ''خبردار، ہٹ جاؤ۔'' آرلو چلایا۔ مورا نے بروقت جست لگائی تھی۔ گاڑی واپس آکر گڑھے میں کروٹ کے بل گری۔

''اوہ گاڈ، ہم بچ گئے۔'' آرلو ہانپ رہا تھا۔

''ڈیڈی، مڈیڈی میری سیٹ بیلٹ۔''

''بنی، میں آرہا ہوں۔'' ڈگلس نے آگے جا کر گریس کو باہر نکالا..... اُن کے چہرے لٹکے ہوئے تھے۔ وہ کنارے سے گڑھے میں دیکھ رہے تھے۔ گاڑی تقریباً آدھی برف میں چھپ گئی تھی۔

آرلو نے بستریائی انداز میں قہقہہ لگایا۔ ''لگتا ہے ایڈونچر ختم ہوا۔ یہیں برف میں جم کے مریں گے۔''

''لاج کتنی دور تھی؟'' مورا نے سوال کیا۔

''GPS کے مطابق اس فضول اسٹور سے پچیس میل۔''

''جبکہ ہم تیس میل سفر کر چکے ہیں۔ واپس تیس میل ڈاؤن ہل جانا ہوگا۔ GPS نے غلط راستے پر ڈالا تھا۔'' مورا نے کہا۔

''برفانی طوفان میں تیس میل پیدل جائیں گے؟'' آرلو نے مورا کو گھورتے ہوئے کہا۔

''تم لوگ گاڑی کے اندر رہو۔ میں کراس کنٹری اسکیئر استعمال کروں گا۔ مدد لے کر آؤں گا۔'' ڈگلس نے کہا۔

''نہیں، تاخیر ہوگئی ہے۔'' مورا نے نشاندہی کی۔ ''دن کی روشنی چند گھنٹے بعد ختم ہو جائے گی۔ تاریکی میں تمہیں رکنا پڑے گا۔ کسی مقام پر پہاڑی سے گرنے کا امکان روشن ہو جائے گا۔''

''وہ درست کہہ رہی ہے۔'' ایلن نے حمایت کی۔ ''تم جو کرنا چاہ رہے ہو اس کے لیے پورا دن درکار ہوگا۔ برف بھی زیادہ ہے جو رفتار کو کم کردے گی۔''

''تم میری وجہ سے پھنسے ہو اور مجھے ہی نکالنا ہوگا۔'' وہ بولا۔

''احمقانہ باتیں نہ کرو۔ ہمارے ساتھ یہیں رکو۔''

ایلن نے بھی مخالفت کی۔ رہی سہی کسر گریس نے پوری کردی۔

''ڈیڈی کہیں نہ جاؤ پلیز۔''

ڈگلس کشمکش میں دکھائی دیا۔

''کوئی نہ کوئی گزرے گا۔'' ایلن نے کہا۔

''نہیں، یہ سیزن روٹ گزر رہے۔ اسی لیے نقشے سے غائب ہے۔ GPS نے شارٹ کٹ دکھا کر پہاڑی پر پھنسا دیا۔'' آرلو نے پُریقین انداز میں کہا۔

اچانک مورا کی یادداشت بیدار ہوئی۔ ''چند برس پہلے کی کہانی یاد ہے۔ اوریگان کی ایک فیملی برف میں گم ہوگئی تھی۔ دوست احباب خیال کرتے رہے کہ وہ مرکزی سڑک پر ہوں

گے۔ لہٰذا ہر ایک بے فکر تھا۔ بالآخر ایک ہفتے بعد تلاش شروع ہوئی۔ تب تک وہ برف اور ٹھنڈ کے ہاتھوں مارے جا چکے تھے۔"

"خاموش رہو۔" اچانک ڈگلس بھڑک اٹھا۔ "تم گریس کو خوف زدہ کر رہی ہو۔"

"سب ڈرے ہوئے ہیں۔" مورا نے کہا۔ "مفروضوں کا سہارا لینے کے بجائے ہمیں خود جدوجہد کرنی پڑے گی۔"

"وہ کیسے؟" ایلن نے سوال کیا۔

"آرلو کیا تم گاڑی میں سے نقشہ لا سکتے ہو؟" مورا نے کہا۔

"ہاں، کیوں نہیں۔" وہ گڑھے میں اتر گیا۔ کچھ دیر بعد مورا بغور نقشے کا مطالعہ کر رہی تھی۔ سرد ہواؤں میں برف کے ذرات بھی شامل تھے۔ نقشہ تہ کر کے مورا نے جیب میں رکھ لیا۔ "تم لوگ رکو، پانچ دس منٹ میں آتی ہوں۔" وہ بولی۔

"مرنے کا ارادہ ہے۔" ڈگلس نے کہا۔

"مرنے کے لیے پانچ دس منٹ ناکافی ہیں۔" اس نے جواب دیا۔ پھر ردِعمل کا انتظار کیے بغیر ایک طرف چل پڑی۔ برفانی دھند میں غائب ہونے میں بہت کم وقت لگا تھا۔ وہ نظروں سے اوجھل ہو گئی۔

"وہ کیا چاہتی ہے؟" آرلو نے پیٹ پر ہاتھ پھیرا۔

"کیوں بھوک لگ رہی ہے؟" ایلن نے سوال کیا۔

"اس موت کے پھندے سے نکل گئے تو آئندہ کھانا نہیں کھاؤں گا۔ ایک اور کام بھی کروں گا۔" آرلو نے کہا۔

"وہ کیا؟"

"آئندہ کبھی اور یگان نہیں آؤں گا۔"

☆☆☆

دس منٹ بعد دُھند میں مورا کا ہیولا نظر آیا۔ وہ کسی سفید رنگ کے بھوت کے مانند دکھائی دے رہی تھی۔ قریب آ کر وہ گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کے جھکی اور ہانپنے لگی۔ سب خاموشی سے اسے دیکھ رہے تھے۔

"پبلک روڈ ہے یا سیزنل۔" وہ سیدھی ہو گئی۔ "دونوں صورتوں میں آس پاس آبادی یا انسانی نشان ہونا چاہیے۔ اگر ایسا ہے تو ہم امید کو زندہ رکھیں گے کہ توانائی محفوظ رہے۔"

"نقشے میں کیا ملا تھا؟" ڈگلس نے استفسار کیا۔

"کچھ نہیں۔"

"پھر کہاں گئی تھیں، کیا دیکھا؟"

"کچھ نہیں۔ نظر کی رسائی بھی کم ہے۔ زیادہ دور نہیں جا سکتی۔ لیکن امید کا دامن چھوڑنے کا مطلب موت ہے۔ ایک اور کوشش کروں گی۔" مورا نے پُرعزم انداز میں کہا۔ دوبارہ کمر کسی اور دوسرے رخ پر چل پڑی۔

"مورا....." ڈگلس نے آواز دی۔ مورا نے ہاتھ ہلایا اور چلتی رہی۔ ایک بار پھر دُھند نے اسے نگل لیا۔

☆☆☆

مورا نے سفید دُھند میں سبز جھلک دیکھی۔ رفتارِ قلب میں اضافہ ہو گیا۔ کیا ہو سکتا ہے؟ وہ بڑھتی چلی گئی۔ سوچ رہی تھی کہ اس کے ووٹ کی وجہ سے ڈگلس کو پلٹنا پڑا تھا۔ کیا اس کی چھٹی حس نے غلط اشارہ دیا تھا..... سبز رنگ نمایاں ہوتا گیا۔ وہ ٹھہر گئی۔ سبز رنگ کے سائن بورڈ پر کچھ لکھا تھا۔ برف سبز رنگ کو پوری طرح چھپانے میں ناکام رہی تھی۔ مختصر تحریر تھی۔ مورا نے پڑھا۔

"نجی ملکیت
صرف رہائشی آ سکتے ہیں۔
نگرانی کی جا رہی ہے۔

مورا نے بغور سامنے، پھر دائیں بائیں دیکھا۔ ایک تنگ راستہ آگے جا کے درختوں میں اوجھل ہو گیا تھا۔ راہ میں ایک زنجیر حائل تھی۔ "یہاں راستہ ہے۔ آجاؤ۔" وہ بلند آواز میں پکارنے لگی۔ چند منٹ میں سب بورڈ کے ساتھ کھڑے تھے۔

"علاقہ صرف رہائشیوں کے لیے ہے۔ مطلب آگے مکانات بھی ہوں گے۔" مورا نے اشارہ کیا۔ انہوں نے آپس میں مشورے کے بعد آگے روانگی کا عندیہ دیا۔ یہ نہیں معلوم تھا کہ کتنی دور جانا پڑے گا۔ لہٰذا ڈگلس کے مشورے کے مطابق کم سے کم اور ضروری سامان گاڑی سے نکالا جانا چاہیے۔ کسی نے اختلاف نہیں کیا۔ امید کا دیا ٹمٹمانے لگا تھا۔ وہ سامان کے لیے گاڑی کی طرف پلٹے.....

☆☆☆

انہوں نے ابھی چند قدم ہی اٹھائے تھے کہ مورا نے روک لیا۔ "ہمیں ایک رقعہ گاڑی میں چھوڑ دینا چاہیے۔ کوئی آ گیا تو اسے علم ہو جائے گا کہ ہمیں مدد کی ضرورت ہے۔" مورا نے کاغذ قلم نکال کر چند سطور لکھیں اور گاڑی میں گھس کر رقعہ ڈیش بورڈ پر رکھا۔ ڈور بند کیا اور باہر آ گئی۔ "چلتے ہیں۔"

"یہ فیصلہ تو میرا بہت خوب تھا کہ تمہیں ساتھ لے آیا۔" ڈگلس نے تعریف کی۔ عین اس وقت مورا کی نظر ایلن پر گئی۔ وہ ان دونوں کو ہی تک رہی تھی۔ وہ دوستانہ نظر نہیں تھی۔ مورا کی توجہ محسوس کر کے وہ دوسری طرف دیکھنے لگی۔ "چلو بھئی۔"

ڈگلس نے مورا کا ہاتھ چھوڑ دیا۔ ایک تو ان کے قدم برف میں دھنس رہے تھے۔ دوسرے درجہ حرارت کچھ گرا تھا۔ اس کے باوجود پسینا آرہا تھا۔ مورا اپنے اسکائی پارکا کے اندر نمی محسوس کررہی تھی۔ دبیز برف میں ہر قدم اندر جارہا تھا۔ رخ ابھی تک اونچائی کی طرف تھا۔ جس کے باعث مشقت میں اضافہ ہوگیا تھا۔ تاہم شیلٹر کی امید نے نئی توانائی بخشی تھی۔

ڈگلس چند قدم آگے تھا۔ وہ اچانک رک گیا۔ وہ ہنس رہا تھا۔ ”سب ٹھیک ہوگیا۔“ وہ بولا۔ مورا اس کے قریب تھی۔ دونوں کی نظر وادی پر تھی۔ نیچے ایک درجن مکانات کی چھتیں نظر آرہی تھیں۔ کسی بھی چمنی سے دھواں نکلتا نظر نہیں آرہا تھا۔

”زندگی کے آثار نہیں ہیں وہاں پر۔“ مورا نے خیال ظاہر کیا۔ دوسرے افراد بھی قریب آگئے تھے۔

☆☆☆

وہ تاریکی پھیلنے سے پہلے مکانات تک پہنچ گئے۔ نیچے جانے کے لیے دو میل کا فاصلہ طے کرنا پڑا تھا۔

”دیکھو یہاں بھی کچھ لکھا ہے۔“ آرلو نے نشان پر سے برف ہٹائی۔

”کیا لکھا ہے؟“ ایلن نے سوال کیا۔

”پتا نہیں کون سی زبان ہے؟“ وہ دیکھتا رہا۔ ”اب میں سمجھا کہ گیس اسٹیشن پر بڑے میاں کی تنبیہ کا کیا مطلب تھا۔“

”کیا کہنا چاہتے ہو؟“

”بڑے میاں نے گاؤں سے دور رہنے کا کہا تھا۔ یہ وہی گاؤں ہے۔“ آرلو ایک طرف ہٹ گیا۔ مورا نے پڑھا۔ وہ دو الفاظ تھے۔

کنگڈم کوم

”یہاں کوئی پاور لائن نظر نہیں آرہی۔ بجلی کے بغیر یہاں کون رہ سکتا ہے۔“ ڈگلس نے کہا۔ وہ نام کو نظر انداز کر کے خاموشی سے مکانات کی طرف بڑھنے لگے۔ مورا سوچ رہی تھی کہ GPS کو نظر انداز کر کے نقشے کے سہارے چلتے تو یہ نوبت نہ آتی۔ اسے ڈگلس کی دعوت کو قبول نہیں کرنا چاہیے تھا۔ وہ آرام سے ہوٹل میں ہوتی یا اپنی کرائے کی کار میں گھوم رہی ہوتی۔ مورا نے اپنا سیل فون چیک کیا۔ بیٹری مردہ تھی۔ کیا ڈینئل نے کال کی ہوگی؟ اگر مورا نے اس کی وائس میل کا جواب نہیں دیا تو کیا وہ پریشان ہوگا؟ یا وہ سوچ رہا ہوگا کہ مورا قصداً اسے نظر انداز کررہی ہے۔ اور کیا وہ مطمئن ہوگا کہ میں خود ہی خاموشی کو ختم کروں گی؟ مورا کے ذہن میں اندیشے نے سر اٹھایا۔ اگر ڈینئل نے طویل انتظار کیا تو اس وقت تک مجھ سمیت یہ گروپ بھی مارا جائے گا۔ اس کی انجانی حس چیخ شور الارم بجارہی تھی۔

☆☆☆

مکانات کی دو قطاریں تھیں۔ سب ایک جیسے تھے۔ پورچ، گیراج اور کھڑکیوں کی تعداد تک یکساں تھی۔

”ہیلو۔“ ڈگلس نے آواز لگائی۔ ”یہاں کوئی ہے؟“

انتظار کر کے اس نے پھر آواز لگائی۔ ”ہم پُرامن ہیں اور مدد چاہتے ہیں۔“ چند منٹ انتظار کر کے ڈگلس نے فیصلہ کن انداز میں محدود فرنٹ پورچ کو کراس کیا اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ چند سیکنڈ بعد پھر کوشش کی۔ کوئی جواب نہ آیا۔ پُرہول سناٹا۔

”یہ ایمرجنسی ہے، توڑ دو۔“ ایلن بے قرار ہوگئی۔

ڈگلس نے ہاتھ بڑھا کے ناب گھمائی۔ حیرت انگیز طور پر دروازہ کھلتا چلا گیا۔ اس نے پلٹ کر ساتھیوں کو دیکھا۔

”امید ہے کہ اندر ہمارا شاٹ گن سے استقبال نہیں ہوگا۔“ رات نے تقریباً اپنی سیاہ چادر ڈال دی تھی۔ آگے پیچھے یکے بعد دیگرے وہ اندر چلے گئے۔

”کسی کے پاس فلیش لائٹ ہے؟“

کوئی مثبت جواب نہیں ملا۔ آرلو نے دیواروں پر خواہ مخواہ ہاتھ پھیرا۔ وہاں بجلی ہوتی تو سوئچ وغیرہ ہوتے۔ کسی قسم کی کوئی آواز نہ تھی۔ گویا وہ ایک بڑی سی قبر میں کھڑے تھے اور تاریکی سے نظر کو مانوس کرنے کی کوشش میں تھے۔ فائدہ ایک ہی ہوا تھا کہ وہ اب کھلی فضا میں نہیں تھے۔ گریس کے علاوہ وہ چاروں احتیاط سے اطراف میں سرکنے لگے۔

”ارے اِدھر آؤ، یہاں سنگی آتش دان ہے۔“ آرلو کی آواز آئی۔

”ماچس بھی ہوگی۔“ مورا اور ڈگلس نے آواز کی سمت میں حرکت کی۔ ”ہاں ماچس ہے۔“

آرلو نے دیا سلائی جلائی۔ شعلہ فوراً ہی بجھ گیا۔ تاہم آرلو نے اتنی دیر میں لکڑیاں دیکھ لی تھیں۔

”رکو ذرا۔“ مورا نے کہا اور گیس اسٹیشن سے خریدا گیا اخبار نکال کر اس کو رول کیا۔ ”یہ اخبار جلانے کی کوشش کرو۔“ ذرا دیر میں آرلو اخبار جلانے میں کامیاب ہوگیا۔ اندھیرے میں جلتے اخبار کی روشنی بھی بہت معلوم ہوئی تھی۔ آرلو نے دو لکڑیاں اٹھا کر آتش دان میں ڈالیں اور جلتا اخبار مورا سے لے کر لکڑیوں پر رکھ دیا۔ اخبار راکھ ہوتا جارہا تھا۔ تاہم لکڑیوں نے آتشیں سانس لینا شروع کردی۔

آگ کی سرخ نارنجی روشنی کا امتزاج گرمی تو کیا پہنچاتا لیکن ان کے لیے تو گویا گلشن سا کھل گیا۔ اس وقت دنیا کا

سب سے خوب صورت رنگ آگ کا رنگ تھا۔ لکڑیوں نے دھیرے دھیرے آگ پکڑنی شروع کی۔ دیکھ کر ہی گرمی کا، سکون کا احساس ہوا۔ وہاں روشنی بھی ہوگئی۔ پورا دن گزرنے کے بعد سکون کا پہلا سانس آیا تھا۔ اُن کے چہرے روشن ہو گئے۔ کمرے کا جائزہ لیا۔ عام سی چوبی فرنشنگ تھی۔ چوبی فرش کے اوپر بڑا قالین تھا۔ دیواروں پر ایک فریم شدہ پوسٹر کے سوا کچھ نہ تھا۔ پوسٹر میں نظر آنے والے آدمی کی آنکھیں کوئلے کے مانند سیاہ تھیں۔ بال بھی گہرے سیاہ۔ تاثرات جیسے غیر انسانی تھے۔

''آئل لیمپ بھی ہے۔'' ڈگلس کی آواز آئی۔ اس نے لیمپ روشن کیا۔ کمرے کی تاریکی مزید کم ہوگئی۔ ''روشنی اور لکڑیاں بھی مناسب تعداد میں ہیں۔''

''آگ جلائے رکھیں گے تو کمرا کسی حد تک گرم ہو جائے گا۔'' ایلن نے کہا۔ آتش دان میں اب شعلے نظر آرہے تھے۔

''چمنی کیوں کھلی ہوئی ہے؟'' مورا نے اوپر کی طرف دیکھا۔ ''عجیب بات ہے۔''

''کیوں؟''

''کوئی موسم سرما کے لیے گھر خالی کرے گا تو دروازے لاک ہونے چاہئیں اور چمنی کو بند رکھنا چاہیے۔'' مورا نے وضاحت کی۔

سب چپ تھے۔ ان کے سائے دیواروں پر لرز رہے تھے۔ سب کے دماغ میں ایک ہی خیال تھا۔ ''کیا رہائشی واقعی گھر خالی کر گئے تھے یا.....

ڈگلس لیمپ لے کر اٹھا۔ ''میں بقیہ مکان چیک کرتا ہوں۔''

''ڈیڈی میں بھی آؤں گی۔'' گریس نے کہا۔

''میں بھی۔'' ایلن نے کہا۔ کوئی پیچھے نہیں رہنا چاہتا تھا۔ سب چل پڑے۔ ہال وے سے گزر کر وہ کچن میں آئے اور ٹھہر گئے۔ وہاں کیبنٹ اور لکڑی سے جلنے والا چولھا تھا۔ سنک کے قریب کنوئیں سے پانی کھینچنے کے لیے پمپ تھا۔ تاہم ان کی توجہ ڈائننگ ٹیبل نے کھینچ لی۔ ٹیبل پر چار پلیٹیں، چار کانٹے اور چار گلاس موجود تھے۔ گلاسوں میں دودھ جم چکا تھا۔ پلیٹوں میں کھانا تک فریز ہو گیا تھا۔

''انہوں نے گلاسوں میں دودھ اور پلیٹوں میں کھانا رکھا اور پھر.....'' ایلن جملہ مکمل کیے بغیر ڈگلس کو گھورنے لگی۔

نیم اندھیرے میں لیمپ کا شعلہ پھڑ پھڑایا۔ ڈگلس نے مڑ کر کھلی کھڑکی کو دیکھا اور بڑھ کر اسے بند کر دیا۔ ''یہ کیوں کھلی ہے؟'' وہ بڑبڑایا۔ ''بھوت بنگلا ہے کیا؟ یا پوری بستی بھوت خانہ ہے؟''

''یہاں اشیائے طعام موجود ہیں۔'' آرلو کا نعرہ بلند ہوا۔ اس نے ایک کیبنٹ کھولا تھا۔ خانوں میں آٹا، خشک لوبیا، مٹر وغیرہ کے علاوہ مکئی، اچار، جام وغیرہ رکھے تھے۔ ''مدد آنے تک کافی دن گزر بسر ہو جائے گی۔''

''ہاں، فی الحال بھوک اور سردی سے نہیں مریں گے۔'' ایلن بولی۔

''میں بالائی منزل دیکھتا ہوں، کوئی اور کھڑکی تو کھلی نہیں ہے۔'' ڈگلس نے ارادہ ظاہر کیا۔ اس مرتبہ بھی کوئی پیچھے نہیں رہا۔ وہ اوپر جانے کے لیے سیڑھیوں کی طرف بڑھے۔ روشنی ناکافی تھی۔ عجیب پُراسرار ماحول تھا۔ مورا سب سے پیچھے تھی۔ جہاں روشنی سب سے کم تھی۔ ہارر فلموں میں بھی سب سے پیچھے والے کو نشانہ بنایا جاتا ہے۔ تیر آکے کمر میں لگتا ہے یا کلہاڑے کا وار کیا جاتا ہے.....

''یہ ایڈونچر ہے یا وہ لوگ ہارر مووی کا کردار بننے والے ہیں۔'' مورا کے دماغ میں خیالی سانپ نے پھن اٹھایا۔

اوپر پہلا کمرا بیڈ روم تھا۔ وہاں ایک بڑا بیڈ صاف ستھری حالت میں پڑا تھا۔ قریب ہی ایک چوبی باکس رکھا تھا اندر کیا تھا..... لیکن اوپر نیلی جینز رکھی تھی۔ جینز کے اوپر پرانی چرمی بیلٹ موجود تھی۔ فرش پر برف کے ذرات کھلی کھڑکی سے آئے تھے۔ ڈگلس نے کھڑکی بند کر دی۔ مورا نے ڈریسنگ پر سے ایک فریم اٹھایا اور فوٹو دیکھنے لگی۔ فوٹو میں چار چہرے تھے۔ ایک مرد، ایک عورت اور دو نوعمر لڑکیاں۔ لڑکیوں کی عمریں نو سے دس سال تک ہوں گی۔ بال سنہری مائل بھورے تھے۔ عورت کا چہرہ پھیکا پھیکا سا تھا جبکہ مرد کی آنکھوں سے بے پناہ خودمختاری عیاں تھی۔ ایسا اختیار جسے کوئی چیلنج نہیں کر سکتا ہو۔ مورا سوچ بچار میں غلطاں تھی۔ اگر یہ فیملی تھی تو اچانک کھانا چھوڑ کے برف میں کہاں غائب ہوگئی۔

چوں چاں کی آوازیں سن کر وہ گھبراہٹ کو چھپاتے ہوئے دوسرے کمرے میں گئے۔ کھڑکی ہل رہی تھی۔ کھڑکی بند کر دی گئی۔ ایلن نے سکون کا سانس لیا اور ٹوئن بیڈ پر بیٹھ گئی۔ مورا کھڑکی سے باہر تاریکی میں دیکھ رہی تھی۔ نہ کوئی روشنی، آواز اور نہ کوئی نشان۔ یوں معلوم ہو رہا تھا جیسے دنیا میں ان کے سوا اور کچھ بھی نہ ہو..... وہ مڑ کر ڈیسک پر آگئی جہاں اسکول کی ورکن بکس رکھی تھیں۔ ''انڈی پینڈنٹ ہوم اسٹڈی پروگرام''..... لیول 4 ورک بک کے ایک صفحے پر اس نے

شاگرد کا نام دیکھا۔ ایسی گل اسٹرلسٹن۔

"فی الحال یہ مکان ہمارا ہے۔" ڈگلس نے کہا۔ "یہاں آرام کرو، انتظار کرو۔ مدد آئے گی۔"

"مدد نہ آئی پھر؟" ایلن نے بے اعتباری کا اظہار کیا۔

"ہم نے لاج پر بکنگ کرائی تھی۔ جب وہاں نہیں ظاہر ہوں گے تو جلدی یا بدیر کوئی نہ کوئی حرکت میں آئے گا۔" ڈگلس نے مورا کی طرف دیکھا۔ "اور تمہیں کل گھر فلائی کر جانا ہے۔ نہیں پہنچو۔ گی تو وہاں بھی بے چینی پھیلے گی۔"

"ہاں۔" مورا نے کہا۔ "لیکن وہ نہیں جانتے کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ وہ بے خبر ہیں کہ تلاش کا آغاز کیا جائے تو کہاں پر کیا جائے۔" مورا نے جواب دیا۔

"موسم بہار تک سڑکیں بند رہیں گی۔ اس کا مطلب اگر کوئی اس گمنام بلکہ خفیہ مقام تک پہنچا بھی تو مہینے لگ جائیں گے۔" آرلو نے خدشہ ظاہر کیا اور ایلن کے قریب بیٹھ کے سر دونوں ہاتھوں میں چھپالیا۔ "ہم بُری طرح پھنس گئے ہیں۔"

سب خاموش رہے۔ کیا بولتے.....

☆☆☆

ڈیٹکٹیو جین ریزولی کرائم سین پر پہنچی تو لوگوں کا ایک چھوٹا گروپ باہر موجود تھا۔ بوسٹن پولیس کی کروزرز کی روشنیاں گردش میں تھیں۔ جین اپنی کار پارک کر کے اتری اور ٹھنڈ کے خلاف کوٹ بند کر لیا۔ بارش تھم گئی تھی۔ واردات یو اسٹور مور میں ہوئی تھی۔ جین ریزولی آہنی زنجیر پھلانگ کے گیٹ سے اندر چلی گئی۔ بیرونی جانب تین گارڈ چوکس کھڑے تھے۔

"ہائے ڈیٹکٹیو، وہ کہاں ہے؟" ایک نے جین کو مخاطب کیا۔

"وہ پہنچ چکا ہے۔ اندر ہے۔" جین نے جواب دیا۔

دوسرے گارڈ نے ہینڈل پر ہاتھ رکھ کے دروازہ کھولا۔ جین آگے مزید اندر چلی گئی اور پارٹنر بیری فراسٹ کو دیکھ لیا جو ایک ادھیڑ عمر کی عورت کے ساتھ کھڑا تھا۔

قریب آنے پر فراسٹ نے تعارف کرایا۔

"یہ ڈوٹی ڈوگن، یو اسٹور مور کی منیجر ہے اور یہ میری پارٹنر ڈیٹکٹیو جین ریزولی (Rizzoli) ہے۔"

"تم نے کال کی تھی؟" جین نے ڈوٹی سے سوال کیا۔

"یس میم۔ میں ڈیٹکٹیو فراسٹ کو بتا رہی تھی کہ میں نے یہاں کیا دیکھا۔ میں ابھی تک شاک میں ہوں۔"

ٹھنڈ کی وجہ سے تینوں کے ہاتھ جیبوں میں تھے۔ جین نے دیکھا کہ وہاں بہت زیادہ فرنیچر تھا۔

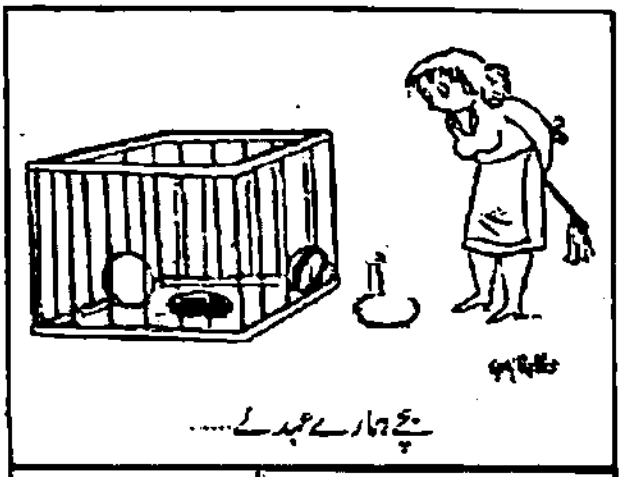

بچے ہمارے عہدے.....

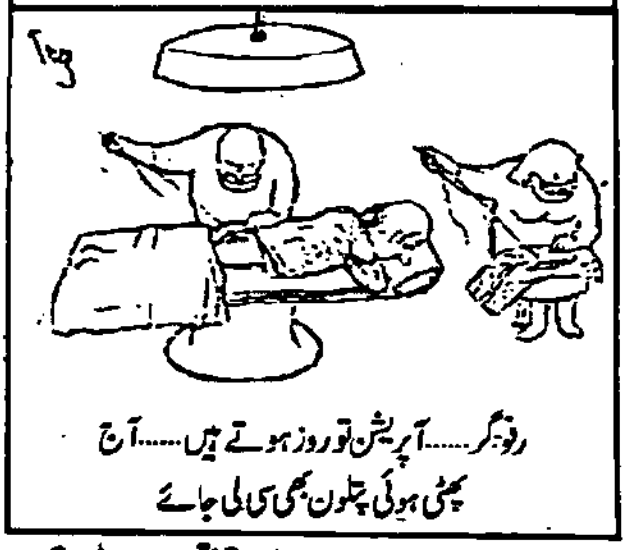

رفوگر..... آپریشن تو روز ہوتے ہیں..... آج پھٹی ہوئی پتلون بھی سی لی جائے

"وہ ہمیشہ وقت پر کرایہ ادا کرتی تھی۔" ڈوٹی ڈوگن نے کہا۔ "مجھے پورے سال کے لیے چیک ہر اکتوبر میں مل جاتا تھا۔ وہ یونٹ بھی چند بڑے یونٹس میں تھا۔ دس x تیس۔"

"کرائے دار کا نام؟"

جواب فراسٹ نے دیا۔ "بیٹی این بومیسٹر۔ بیٹی این نے مذکورہ یونٹ گیارہ سال کے لیے لیا تھا۔ پتا ڈورچیسٹر کا تھا۔"

"تھا؟" جین کی آنکھوں میں سوال تھا۔

"شی از ڈیڈ۔" ڈوٹی نے کہا۔ "میں نے سنا تھا کہ ہارٹ اٹیک تھا۔ لیکن ایسا نہیں تھا۔ جب خلافِ معمول مجھے کرایہ نہیں ملا۔ تب مجھے احساس ہوا کہ کچھ گڑبڑ ہے۔ میں نے اس کے رشتے داروں کو تلاش کیا لیکن ایک بوڑھا انکل ہی مل سکا۔ وہ جنوبی کیرولینا میں رہتا تھا اور بیٹی این بھی وہیں سے آئی تھی۔

"تم نے کیا دیکھا؟ اور تمہیں کال کرنی پڑی؟"

"آؤ میرے ساتھ۔" ڈوٹی نے اشارہ کیا۔ وہ ان کو دیوار کی دوسری جانب ایک اور یونٹ میں لے گئی۔ وہاں وہ ایک بڑے فریزر کے پاس رک گئی۔ "تم لوگ بُرا نہ مانو تو میں

چلی جاؤں۔ میں دوسری مرتبہ نہیں دیکھ سکتی۔" وہ جانے کے لیے پلٹی۔

جین اور فراسٹ نے ایک دوسرے کو دیکھا۔ فریزر کا ڈھکن جین نے اٹھایا تھا۔ سرد جھونکا باہر آیا۔ دھند ہٹی تو اندر کا منظر دکھائی دیا۔

اچانک فراسٹ نے آواز لگائی۔ "ٹھیک ہے تم مت دیکھو لیکن باہر نہ جاؤ۔" وہ ڈوٹی سے مخاطب تھا۔ پھر دونوں غیر متوقع خوفناک منظر کی طرف متوجہ ہوئے۔ وہ شفاف پلاسٹک میں ایک آدمی کا چہرہ تھا۔ بے جان آنکھیں ان دونوں کو گھور رہی تھیں۔ پلکوں اور بھوؤں پر برفانی لیئر تھی۔ پلاسٹک میں لپٹی ہوئی باڈی ننگی تھی۔ بدن کی پوزیشن پیٹ میں بچے کے مانند تھی۔ یعنی گھٹنے سینے سے ملے ہوئے تھے۔ وہ ایک جوان آدمی تھا۔

"تمہیں یہاں آکر تلاشی کی ضرورت کیوں پیش آئی تھی؟" جین نے ڈوٹی سے سوال کیا۔

"طویل مدت میں پہلی مرتبہ مجھے وقت پر کرایہ نہیں ملا تھا۔ میرے لیے یہ ایک انہونی بات تھی۔ لہٰذا مجھے دیکھنا ہی تھا۔"

"تم بیٹی این بومیسٹر کے بارے میں کتنا جانتی ہو؟" فراسٹ نے استفسار کیا اور فریزر بند کر دیا۔

"کچھ نہیں۔ کبھی کبھی سرسری بات ہوتی تھی۔"

جین یونٹ کا جائزہ لے رہی تھی۔ تین سو ڈالرز فی مہینہ۔ سال کے تین ہزار چھ سو ڈالرز۔ اور دس سال سے زیادہ کا مطلب ہوا لگ بھگ چالیس ہزار ڈالرز۔ جو کچھ وہ دیکھ رہی تھی اس کی مدد سے چار کمروں کا گھر فرنیش کیا جا سکتا تھا..... پھر اس نے بند فریزر کو دیکھا۔

"کیا خیال ہے تمہارا، کیا اس کو بیٹی این نے قتل کیا ہے؟" جین نے سوال کیا۔

"میم، میں نہیں جانتی۔ مقتول کو بھی نہیں پہچانتی۔"

"اگر اس نے قتل کیا بھی تھا تو فریزر میں رکھنے کا مقصد؟" فراسٹ نے کہا۔ قبل اس کے کہ جین کوئی جواب دیتی، اس کے سیل فون نے اشارہ دیا۔ "ایکسکیوزمی۔" اس نے فون دیکھا۔

"ڈیلکٹیو ریزولی۔"

"اس وقت خلل ہونے کے لیے معذرت خواہ ہوں۔" دوسری طرف سے ڈیغل بروئی کی آواز آئی۔ "ذرا دیر پہلے تمہارے شوہر سے بات ہوئی تھی۔ معلوم ہوا کہ تم کیس پر کام کر رہی ہو۔"

اس کی آواز سن کر جین کو کوئی خاص حیرت نہیں ہوئی تھی۔ "کیا بات ہے؟"

"میں نے دراصل مورا کے لیے کال کی تھی۔" اس نے وقفہ لیا۔ ان دونوں کے افیئر سے جین بے خبر نہیں تھی۔ ڈیغل کو پتا ہونا چاہیے تھا کہ مورا کی طرف افیئر ختم ہو گیا تھا۔ اگرچہ مورا نے زبان سے کچھ نہیں کہا تھا۔

"میں فکرمند ہوں کہ وہ میری کال کا جواب نہیں دے رہی ہے۔"

"شاید وہ کالز وصول نہیں کر رہی ہے۔" دل میں جین نے کہا۔ "تمہاری کالز۔"

"میں چھ وائس میل بھی روانہ کر چکا ہوں۔ میں سوچ رہا تھا کہ تم اس کے ساتھ رابطہ کرنے کی پوزیشن میں ہو۔"

"میں نے کوشش نہیں کی۔"

"میں صرف یہ جاننا چاہتا ہوں کہ وہ بخیریت ہے؟"

"میری معلومات کے مطابق وہ کانفرنس میں شرکت کے لیے گئی ہے۔" جین ریزولی نے کہا۔ "شاید اس نے فون بند کر دیا ہو۔"

"مطلب تم لاعلم ہو کہ وہ کہاں ہے؟" ڈیغل نے استفسار کیا۔

"وائیومنگ میں کوئی جگہ ہے۔" جین نے جواب دیا۔

"ہاں، ہاں تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔" وہ بولا۔

"کیا تم نے ہوٹل کال کی تھی؟"

"وہ آج صبح ہوٹل سے نکل گئی تھی۔" ڈیغل نے کہا۔ یونٹ ڈور کھلنے پر جین نے پلٹ کر دیکھا۔ میڈیکل ایگزامنر اندر آ رہا تھا۔ "میں اس وقت مصروف ہوں۔" اس نے ڈیغل سے کہا۔

"ہوٹل سے مورا نے کل چیک آؤٹ کرنا تھا۔"

"ممکن ہے، اس نے پروگرام بدل دیا ہو۔"

"لیکن اس نے مجھے نہیں بتایا..... ہم..... میرا مطلب ہے کہ میرا رابطہ نہیں ہو پا رہا ہے۔"

جین نے ME کی طرف دیکھ کر ہاتھ ہلایا۔ وہ فراسٹ کے ساتھ فریزر کے قریب چلا گیا۔ جین کا صبر جواب دے رہا تھا۔ اس نے قدرے خشک لہجے میں کہا۔ "شاید وہ رابطہ نہ کرنا چاہ رہی ہو۔ کیا تم نے اس امکان پر غور کیا؟"

دوسری طرف خاموشی چھا گئی۔ یہ ایک اذیت ناک سوال تھا۔ جین نے آزردگی محسوس کی اور گویا ہوئی۔

"اس کے لیے یہ سال کافی دشوار رہا تھا۔ تم جانتے ہو۔" جین نے لہجہ نرم کیا۔

''ہاں جانتا ہوں۔ میں کبھی تمہیں پریشان نہ کرتا اگر میں خود پریشان نہ ہوتا۔ میں صرف یہ جاننا چاہتا ہوں کہ وہ ٹھیک ہے۔ کیا تم مدد کرسکتی ہو؟''

''کیسے؟'' وہ بولی۔

''اُسے کال کرو۔ شاید وہ میری کالز وصول نہیں کررہی ہے۔ تم کروگی تو پتا چل جائے گا۔'' اس نے تجویز دی۔

''ٹھیک ہے، میں اُسے کال کرتی ہوں.....''

☆☆☆

جین نے مورا کا نمبر ملایا۔ چار مرتبہ رنگ کے بعد ریکارڈڈ پیغام آیا۔

''میں ڈاکٹر آئلز ہوں۔ میں اس وقت موجود نہیں ہوں۔ آپ پیغام چھوڑ سکتے ہو۔ کوشش کروں گی کہ جلد از جلد کال ریٹرن کرسکوں۔''

''مورا تم کہاں ہو؟ پریشان مت کرو۔ مجھے کال کرو۔ شکریہ۔'' جین نے یہ کہہ کر فون بند کردیا۔ وہ خاموشی سے اپنے سیل فون کو گھور رہی تھی۔ مورا نے جواب کیوں نہیں دیا۔ کیا رینج سے باہر ہے یا ڈیڈ بیٹری یا ڈینئل سے دور وہ سہانا وقت گزار رہی ہے۔

''سب ٹھیک ہے؟'' فراسٹ کی آواز اسے خیالات کی دنیا سے باہر لے آئی۔ جین نے فون جیب میں رکھ کے اسے دیکھا۔ ''یس آئی ایز فائن۔''

☆☆☆

''یہاں کیا ہوا تھا؟ فیملی کہاں گئی؟'' ایلن نے کہا۔

وہ آتش دان کے قریب کمبلوں میں لیٹے ہوئے تھے۔ کمبل انہیں بالائی منزل کے بیڈروم سے ملے تھے۔ ڈنر کے لیے پورک، بینز، میکرونی، چیز، کریکرز اور پی نٹ بٹر کے علاوہ پینٹری سے وہسکی بھی مل گئی تھی۔ تھوڑی سی تگ و دو کے بعد انہوں نے حالات کے لحاظ سے بہترین ڈنر تیار کرکے تناول کیا تھا۔ سب اپنے اپنے خیالات کے گھوڑے دوڑا رہے تھے کہ یہ کون سی جگہ ہے اور رہائشی اچانک کہاں غائب ہوگئے۔ آرلو نے دورانِ گفتگو ایک نیا سوال اٹھایا۔ ''یہ طے ہے کہ فیملی کو گئے کافی دن بیت گئے ہیں لیکن وہ اب تک واپس کیوں نہیں آئے؟''

''شاید موسم کی غیر متوقع خرابی.....'' مورا نے خیال ظاہر کیا۔ اسی قسم کے سوال جواب چل رہے تھے۔ قیاس آرائیاں تھیں۔ کوئی واضح نتیجہ ظاہر نہیں ہوا۔ اچانک گریس پہلی بار بولی۔ ''یہ بہت خراب جگہ ہے۔''

سب خاموش ہوگئے۔ وہ پھر بولی۔ ''میں نے مام اینڈ ڈیڈی کی خواب گاہ کی الماری میں سولہ چمڑے کی بیلٹس دیکھی ہیں۔ الماری میں رسی بھی رکھی تھی۔ آخر کیوں؟''

آرلو نے ہنسنے کی کوشش کی لیکن وہ منحوس نظر آیا۔

''وہ بُرا آدمی تھا۔'' گریس نے کہا۔ ''اسی لیے بیوی، بچے بھاگ گئے یا اس نے ان کو مار دیا ہوگا۔''

''یہ وقت ڈراؤنی کہانیاں سننے سنانے کا نہیں ہے۔'' ایلن نے کہا۔ گریس خاموش ہوگئی۔ وہ دوبارہ نہیں بولی۔ خاموشی کا طویل وقفہ آیا۔

''تم بہت خاموش ہو۔'' ڈگلس نے مورا کو مخاطب کیا۔ ''تمہاری کیا رائے ہے؟''

مورا نے سر اٹھایا۔ ''دیواروں پر کوئی فریم نہیں ہے۔ ایک پُراسرار آدمی کا پوسٹر ہے۔ وہ تصویر میں ہپناٹزم کا مظاہرہ کررہا ہے۔ پردے نہیں ہیں۔ اور کتابیں..... انجن ریپیئر، پلمبنگ، ووڈ ورک وغیرہ۔ یہ عورت کی دنیا نہیں ہے۔ یہاں اس کی حکومت ہے۔ شوہر کہہ سکتے ہو..... یاد کرو شراب پینٹری کے خفیہ خانے سے ملی تھی۔ شراب عورت چھپ کر استعمال کرتی تھی، کیوں؟ عورت کا وجود صرف شراب کی بوتل میں تھا..... وہ عورت یہاں ٹریپ تھی۔''

مورا خاموش ہوگئی۔ اچانک ڈینئل کا خیال آگیا تھا۔ اس کی آنکھیں بھر آئیں۔ وہ خود بھی ٹریپ ہوگئی تھی۔ محبت میں اور نکل نہیں پارہی تھی اور دوسرا ٹریپ یہاں تھا۔ جہاں جان کے لالے پڑنے والے تھے۔ اس کا دماغ یہی کہہ رہا تھا' واپسی میں کاش گاڑی گڑھے میں نہ پھنستی۔ اس نے آنکھیں جھپکا کر نگاہ صاف کی۔ وہ سب اسے تک رہے تھے۔

''یہ تو سائیکو اینالسس کردیا تم نے۔'' آرلو نے کہا۔

''تھک گئی ہوں۔ میں سونا چاہتی ہوں۔'' وہ بولی۔

''سب کو نیند کی ضرورت ہے۔'' ڈگلس نے کہا۔ ''میں کچھ دیر جاگوں گا۔ آگ نہیں بجھنی چاہیے۔ شفٹیں لگانی ضروری ہیں۔''

''دوسری شفٹ کے لیے میں اٹھ جاؤں گی۔'' ایلن نے پیشکش کی۔ ''مجھے جگا دینا۔'' وہ کمبل میں چلی گئی۔ وہ اوپر سے تکیے بھی لے آئے تھے۔ آگ گرمی سے زیادہ روشنی کا کام دے رہی تھی۔

خواب میں مورا نے پوسٹر والے آدمی کو دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں دھمکی تھی۔ اس نے ہلنے کی ناکام کوشش کی۔ دفعتاً اس کی آنکھ کھل گئی۔ بدن مفلوج تھا۔ پھیلی ہوئی آنکھوں میں خوف تھا۔ دل حلق میں دھڑک رہا تھا۔ وہ اس کے قریب کھڑا تھا۔ لیکن وہ خواب ہی تھا۔ کمبل تھوڑا سا کھسکا ہوا تھا۔ کمرے

میں ٹھنڈک تھی۔ زیادہ ٹھنڈ تھی۔ مورا نے آتش دان کی طرف دیکھا۔ وہاں آگ نہیں تھی۔ چند کوئلے سلگ رہے تھے۔ شاید آرلو کی شفٹ تھی اور وہ آتش دان کے قریب دیوار سے ٹیک لگائے خوابِ غفلت میں تھا اسی لیے آگ بجھ گئی تھی۔ مورا نے اٹھ کر جلدی سے دو لکڑیاں انگاروں پر ڈال دیں۔ شعلے پھر دھیرے دھیرے بلند ہونے لگے۔ مورا نے بدمزگی سے آرلو کو دیکھا۔ اس کی نیند میں کوئی فرق نہیں پڑا تھا۔

یہ لوگ اعتبار کے قابل نہیں ہیں۔ اس نے ساتھ آکر بڑی غلطی کی تھی۔ ڈگلس کی غیر ضروری خوش فہمی بھی مورا کو کھل رہی تھی۔ اس نے گھڑی دیکھی۔ صبح کے چار بج رہے تھے۔ تقریباً یہ اس کی شفٹ تھی۔ اس نے کھڑے ہو کر انگڑائی لی۔ معاً وہ چونک اٹھی۔ اِدھر اُدھر دیکھا۔ نظر فرش کی طرف گئی تو اس نے برف کے ذرات کے ساتھ پانی کے دھبے دیکھے۔ آتش دان کے قریب برف کے ذرات پانی میں بدل رہے تھے۔ کسی نے دروازہ کھولا تھا۔ وہ دروازے کے قریب گئی۔ وہاں برف زیادہ تھی۔ برف کی تہ پر انسانی بوٹ کا نشان تھا۔ وہ تیزی سے مڑی اور سوئے ہوئے افراد کو گنا۔ کوئی باہر نہیں گیا تھا۔ ڈور پہلے بھی لاک نہیں تھا۔ رات میں انہوں نے بھی لاک نہیں کیا تھا۔ ضرورت ہی نہیں محسوس کی۔ مورا نے دروازے کا اندر سے بولٹ گرا دیا۔ پھر کھڑکی کے قریب جا کے اسے کھولا اور باہر کا جائزہ لیا۔ کوئی نہیں تھا۔ کوئی تھا بھی تو نظر نہیں آرہا تھا۔ البتہ وہ مورا کو دیکھ سکتا تھا۔ مورا کھڑکی بند کر کے واپس آگئی۔ کچھ دیر بعد دروازے کے قریب قدم کا نشان بھی پانی ہو گیا۔ شاید کسی وقت دروازہ کھل گیا تھا۔ کوئی بند کرنے گیا تو وہاں بوٹ کا نشان رہ گیا یا پھر کوئی باہر گیا تھا۔ موسم کا جائزہ لینے یا پیشاب کرنے۔ لیکن اس کے لیے تو بالائی منزل پر واش روم استعمال کیا جا سکتا تھا۔ مورا پوری طرح بیدار تھی اور مختلف امکانات پر غور کر رہی تھی۔ تاریکیِ شب ڈھل کر سرمگیں ہونے لگی تھی۔

وہ آتش دان کی آگ بڑھانے کے لیے اٹھی اور دیکھا کہ لکڑیوں کا اسٹاک قریب اختتم تھا۔ ہر کوئی بے سدھ پڑا تھا۔ مورا نے بچی ہوئی لکڑیاں آتش دان میں جھونک دیں۔ باہر شیڈ میں لکڑیاں موجود تھیں۔ یقیناً وہ نم آلود ہوں گی۔ کسی کو باہر جا کے لکڑیاں لانی تھیں۔ آتش دان کے قریب رکھنے سے لکڑیوں کی نمی دور ہو سکتی تھی۔ اس نے بدلی سے غافل ساتھیوں پر نظر ڈالی۔ مجھے ہی جانا پڑے گا۔ مورا نے بوٹ اور گلوز چڑھا کے چہرے پر اسکارف لپیٹا۔ وہ اٹھی، دروازہ کھول کے باہر گئی۔ عقب میں دروازہ بند کیا۔ رک کر اِدھر اُدھر پھر نیچے دیکھا۔ قدموں کا کوئی نشان نہیں تھا۔ یخ بستہ ہوا نے اس کا استقبال کیا۔ ہلکا اجالا پھیلنے لگا تھا۔ وہ پورچ سے باہر آئی۔ مکانات کی دو قطاروں پر نظر ڈالی۔ پھر وڈ شیڈ کی طرف بڑھنے لگی۔ پاؤں نرم برف میں دھنس رہے تھے۔ جتنی لکڑیاں اٹھا سکتی، لے کر وہ پلٹی۔ برف کے اندر پاؤں کسی شے سے ٹکرایا۔ معاً وہ زمین بوس ہوئی۔ خود کو بچانے کے لیے لکڑیاں چھوڑ دیں۔ برف کی وجہ سے کوئی خاص چوٹ نہیں آئی تھی۔

تجسس نے مجبور کیا اور مورا گلوز میں چھپے ہاتھوں کے ساتھ برف کھودنے لگی۔ کس چیز سے اس نے ٹھوکر کھائی تھی؟

نرم برف کھودنے میں زیادہ وقت نہیں لگا تھا لیکن جو شے اس نے دریافت کی، وہ قطعی غیر متوقع تھی۔ چند لمحے وہ پلک جھپکائے بغیر اسے گھورتی رہی۔ دفعتاً بوکھلا کر اٹھی اور واپس مکان کی طرف بھاگی۔ برف بھاگنے بھی نہیں دے رہی تھی۔

☆☆☆

"وہ باہر رہ گیا ہوگا اور سردی سے جم کے مر گیا۔" ایلن نے تبصرہ کیا۔

وہ سب مردہ کُتّے کے گرد ماتم زدہ افراد کی طرح کھڑے تھے۔ ڈگلس نے شیڈ میں سے بیلچہ لیا اور مناسب جگہ کھود کر کُتّے کی لاش باہر نکالی۔ "جرمن شیفرڈ" وہ بڑبڑایا۔ برف نے لاش کو خراب نہیں ہونے دیا تھا۔ مردہ جسم پتھر کی طرح ہو گیا تھا۔ وہ رائے زنی میں مصروف تھا۔ مورا نے بیٹھ کر کتّے کے کالر کا ٹیگ دیکھا۔ ہاتھ پھیر کر حروف کو نمایاں کیا۔ "لکی۔" (Lucky)

"یہ آوارہ نہیں بلکہ کسی کا پالتو کُتّا تھا۔" وہ بولی۔ وہ پھر مختلف آرا پیش کرنے لگے۔ کتّے کے جسم پر زخم بھی کوئی نہیں تھا۔ گریس خاموش اور خوف زدہ تھی۔

"تم اندر جاؤ، ہم اسے دفن کر کے آتے ہیں۔" ڈگلس نے بیبی کو اشارہ کیا۔ وہ خاموشی سے چلی گئی۔

"دفن تو نہیں کر سکتے۔" آرلو نے کہا۔ "نیچے ٹھوس زمین ہے۔" واپس برف میں چھپا دو۔"

مورا سوچ رہی تھی کہ برف کے اندر اور کیا کیا دفن ہے۔ اس مرتبہ اس کی چھٹی حس پہلے سے زیادہ شور مچا رہی تھی۔ ڈگلس دیگر مکانات کی طرف دیکھ رہا تھا۔ "کیا ہمیں دوسرے مکانات کو نہیں دیکھنا چاہیے؟"

☆☆☆

وہ چاروں قطار کی شکل میں اگلے مکان کی طرف

بڑھے۔ ڈگلس ہمیشہ کی طرح آگے آگے تھا۔ تمام مکانات جڑواں اولاد کے مانند یکساں شکل کے تھے۔ اس کا ڈور بھی لاک نہیں تھا۔ ڈگلس نے بہ آسانی کھول لیا۔ مکانات کی گویا کلوننگ کی گئی ہو۔ کیا یہاں کے رہائشی بھی کلون شدہ تھے؟ داخل ہوتے ہی سامنا ایک اونچی کرسی سے ہوا۔ وہ ٹھٹک سے گئے پھر ڈگلس نے آگے بڑھ کر کرسی سیدھی کر دی۔

"عجیب بات ہے۔" وہ بھی تعجب کیے بغیر نہ رہ سکا۔

"وہ دیکھو۔" آرلو نے ایک دیوار کی طرف اشارہ کیا۔

وہ فریم شدہ تصویر تھی۔ وہی آدمی، جس کی تصویر پہلے مکان میں تھی۔ جہاں انہوں نے پناہ لی تھی۔ مورا نے اس مرتبہ بہت غور سے تصویر کے تاثرات کا جائزہ لیا۔ تاثرات اور انداز جچ رہے تھے۔ "میں یہاں کا بادشاہ ہوں۔"

"ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے یہاں ہر گھر میں یہ تصویر لگی ہے۔" آرلو نے پُریقین انداز میں کہا۔

مورا آگے گئی۔ پنجوں کے بل کھڑے ہو کر ہاتھ اونچے کیے اور فریم اتار لیا۔ پھر اس کو پلٹ کے دیکھا۔ چرمی پشت پر سنہری نہیں بلکہ سونے کی پتر کاری تھی۔ لکھا تھا۔

ہمارا دیوتا

"دی گیدرنگ کا بادشاہ" (The Gathering)

"میرے خیال میں یہ کوئی مذہبی فرقہ ہے۔" مورا نے کہا۔

"اور ان کا طرزِ زندگی سادہ ہے۔ کوئی جدید سہولت نہیں ہے۔" ڈگلس نے مورا کے تبصرے میں اضافہ کیا۔

"گویا آمش (Amish) وائیومنگ میں موجود ہیں۔" آرلو نے نیا تبصرہ کیا۔ (آمش ایک فرقہ کا نام ہے)

"باقی مکان کو دیکھتے ہیں۔" ڈگلس مڑا۔ ہال وے سے گزر کے وہ کچن میں آ گئے۔ یہاں بھی صورتِ حال پہلے والے مکان جیسی تھی۔ کھڑکی بھی کھلی تھی۔ لکڑی سے جلنے والا چولھا چولہی کیبنٹس اور ہینڈ پمپ۔ ایلن نے کھڑکی بند کی اور اچانک منہ کھول کے کھڑی ہو گئی۔

"کیا ہوا؟"

"وہ۔" ایلن نے سنک کی طرف اشارہ کیا اور پیچھے ہٹ گئی۔

مورا نے قریب جا کے دیکھا۔ سنک میں ایک چھری پڑی تھی۔ جس پر خون نے خشک ہو کر رنگت تبدیل کر لی تھی۔ اس کے علاوہ ایک خرگوش کٹا ہوا تھا۔ سنک کے قریب ایک بڑے پیالے میں چھلے ہوئے ٹماٹر تھے۔ وہ بھی جم چکے تھے۔

"کوئی خرگوش پکانے والا تھا۔" وہ بولی۔

"کہاں گیا خرگوش پکانے والا؟" ایلن نے سوال کیا۔

"کوئی معقول اور منطقی وجہ ہونی چاہیے؟"

"شاید پکانے والا مر گیا ہے۔" ایک باریک آواز آئی۔ "شاید سب مر گئے۔ آل ڈیڈ۔"

وہ چاروں مڑے۔ دروازے میں گریس کھڑی تھی۔ انہیں پتا ہی نہ چلا کہ وہ کب آئی۔

"ممکن ہے، کتے کی طرح وہ بھی برف کے نیچے ہوں۔ اسی لیے ہم انہیں دیکھ نہیں پائے۔" وہ پھر بولی۔

"گریس بہن، یہاں کیوں آئی ہو؟ واپس جاؤ۔"

"ڈیڈی میں اکیلی نہیں رہوں گی۔"

"ایلن تم ساتھ لے جاؤ۔" ڈگلس نے کہا۔ ان دونوں کے جانے کے بعد وہ بولا۔

"معاملہ پُراسرار ہوتا جا رہا ہے۔" بالآخر اس نے اعتراف کیا۔

"اگر گریس کا خیال درست نکلا؟" آرلو بڑبڑایا۔

"آرلو اپنا منہ بند رکھو۔" ڈگلس بھڑک اٹھا۔ وہ گیراج کی طرف گیا۔ "دوسرے مکانات دیکھتے ہیں۔"

وہ دونوں بھی ڈگلس کے پیچھے حرکت میں آئے۔

"شاید کوئی کام کی چیز مل جائے، ریڈیو یا جنریٹر۔" ڈگلس نے امید ظاہر کی۔ گیراج میں قدم رکھتے ہی وہ ٹھہر گیا۔ اندر جیپ کی جیپ کھڑی تھی۔ اس نے لپک کر ڈرائیونگ سائڈ کا ڈور کھولا اور اگنیشن پر ہاتھ مارا۔

"چابیاں بھی ہیں۔" اس نے نعرہ لگایا۔

"وہ دیکھو۔" مورا نے ایک شیلف کی طرف اشارہ کیا۔ وہاں دھاتی لنکس رکھے تھے۔

"واہ، وہ ٹائرز پر لپیٹنے کے لیے چین ہے۔" ڈگلس نے سکون کی سانس لی۔ "جیپ کے ذریعے ہم یہاں سے نکل سکتے ہیں۔"

"وہ کیوں نہیں نکل گئے؟" آرلو نے اعتراض کیا۔

"کھانا بھی پڑا ہے، رہائشی غائب ہیں اور جیپ چھوڑ گئے؟"

"ممکن ہے ان کے پاس دوسری گاڑی ہو۔"

"یہ ایک گاڑی والا گیراج ہے جناب۔"

"لیکن پہلے مکان میں کوئی گاڑی نہیں تھی۔ وہاں سے گاڑی لے گئے ہوں گے۔" ڈگلس نے کہا۔

"وہاں کے افراد اپنی گاڑی لے گئے تو یہاں کے کہاں گئے اور باقی مکانات بھی سنسان معلوم ہوتے ہیں۔"

آرلو پریشان تھا۔

"ان باتوں کو چھوڑو۔ ہمارے نکلنے کا تو آسرا ہو گیا ہے۔" ڈگلس گویا جھلا کے بولا۔

"کیا یہ اسٹارٹ ہو جائے گی؟ پتا نہیں کب سے کھڑی ہے؟" آرلو نے نیا لیکن معقول اعتراض جڑ دیا۔

"یہ عام گاڑی نہیں ہے۔ ویسے بھی حالت بتا رہی ہے کہ یہ زیر استعمال ہے۔" ڈگلس کے منہ سے بے ساختہ جملہ پھسل گیا۔ فوراً احساس ہوا کہ وہ کیا بول گیا۔ تینوں ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے۔

"کیا کہا؟" آرلو نے سکوت کا پردہ چاک کیا۔ اس کی آنکھیں پھیل گئی تھیں۔ ڈگلس کے پاس کوئی جواب نہ تھا۔

"یار سوالوں کے جواب بعد میں ڈھونڈیں گے۔ ترجیح تو یہ ہے کہ ہم یہاں سے نکل جائیں۔ شروع ہو جاؤ۔ دوسرے گیراج دیکھتے ہیں۔ ہمیں بیلچوں اور بولٹ کٹرز کی ضرورت پڑے گی۔"

آرلو نے کچھ کہنا چاہا پھر خاموش رہتے ہوئے حرکت پذیر ہوا۔ وہ تینوں باہر نکلے۔ آرلو مخالف سمت میں مکان کی جانب گیا، مورا اور ڈگلس پڑوس کے مکان پر گئے۔ گیراج کا دروازہ آواز کے ساتھ کھلا اور وہ دونوں منجمد ہو گئے۔ اندر فورڈ ویل ڈبل کیبن پک اَپ کھڑی تھی۔ مورا نے ڈگلس کو دیکھا۔ پھر دونوں نے مڑ کر آرلو کی سمت میں دیکھا۔ جو گیراج کھول چکا تھا۔ وہ پلٹے بغیر چلایا۔

"یہاں بھی ایک گاڑی موجود ہے۔"

ڈگلس برف میں ڈگمگاتا ہوا آرلو کے پاس گیا۔ تیس منٹ میں وہ جان گئے کہ ہر مکان میں ایک گاڑی کھڑی تھی.....

☆☆☆

"میرے پاس کوئی وضاحت نہیں ہے۔ میں اعتراف کرتا ہوں۔" ڈگلس نے جیپ کے عقب میں گیراج کے باہر بیلچے سے برف ہٹاتے ہوئے کہا۔ "میری توجہ ایک نکتے پر مرکوز ہے کہ یہاں سے نکلو۔"

تینوں جیپ کے لیے ابتدائی راستہ صاف کر رہے تھے۔ ایلن بھی گریس کے ساتھ وہاں آ گئی تھی۔ مورا نے رک کر اندازہ لگایا۔ جہاں انہوں نے سب ارمن چھوڑی تھی۔ وادی سے نکل کر دشوار برف آلود راستے پر تیس میل واپس جانا پڑتا۔ اس دوران وہ کہیں بھی دوبارہ پھنس سکتے تھے۔

"میری رائے میں ہمیں یہیں رکنا چاہیے۔" بالآخر وہ سوچ کر بولی۔

ڈگلس کا منہ بن گیا۔ "اور مفلوج رہتے ہوئے مدد کا انتظار کریں۔ یہ نہیں ہو سکتا۔"

"آج رات مجھے بوسٹن کے لیے فلائی کر جانا تھا۔ جب میں وہاں ظاہر نہیں ہوں گی تو میری تلاش شروع ہو جائے گی۔"

"تمہارا مطلب ہے کسی کو نہیں معلوم کہ تم ہمارے ساتھ ہو؟" ڈگلس نے سوال کیا۔

"ہاں نہیں معلوم۔" مورا نے کہا۔ "لیکن اصل نکتہ یہ ہے کہ ہمیں پناہ گاہ میسر ہے۔ ہم خاصا وقت گزار سکتے ہیں۔ خطرہ کیوں مول لیا جائے۔ وقت کم ہے پہلے ہی دوپہر گزر چکی ہے۔"

ڈگلس کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ "مورا، اس وبال میں پھنسانے کی ذمے داری مجھ پر ہے اور میں ہی اس مصیبت سے نکالوں گا۔ مجھ پر بھروسا کرو۔"

"میں یہ نہیں کہہ رہی ہوں کہ تم پر بھروسا نہیں۔ سوچو ذرا کہ ایسے موسم میں ہمیں کافی دور جانا ہے۔ اگر کہیں پھر سے راستے میں اٹک گئے تو کہاں پناہ لیں گے؟"

"متبادل کیا ہے؟" وہ بولا۔ "کتنا عرصہ یہاں بیٹھیں گے؟"

"کم از کم محفوظ تو ہیں۔"

"محفوظ ہیں؟" آرلو بھڑکا۔ "جب ہمیں غلط موڑ لینے کا احساس ہوا میں تب سے پریشان ہوں۔ اور طرفہ تماشا یہ پُراسرار جگہ..... یہ پناہ گاہ نہیں ہے۔ ایک بھیانک خواب ہے۔ یہاں کچھ بہت بُرا ہوا ہے۔ میرا ووٹ یہی ہے کہ پہلی فرصت میں بھاگ لیا جائے۔ جیپ کیوں اسٹارٹ ہوئی؟ مطلب کوئی ہے آس پاس۔ کوئی بلایا جن بھوت....."

"ڈیڈی، انکل ٹھیک کہہ رہے ہیں۔" گریس نے حصہ ڈالا۔

"ایلن؟" ڈگلس نے سوالیہ نظر ڈالی۔

"جو تم کہو۔" ایلن نے بھی ڈگلس کے موقف کا ساتھ دیا۔

مورا بے بس تھی۔ اندر سے وہ بھی محسوس کر رہی تھی کہ وہ لوگ ایک شیطانی مقام پر ہیں یا پھر بھوتوں کے مسکن پر۔

ڈگلس نے آرلو کے ساتھ مل کر پچھلے پہیوں پر زنجیر لپیٹ کر لنک جوڑ دیے۔

"گیس اسٹیشن تک پہنچ گئے تو آگے خیریت ہے۔" ڈگلس نے کہا۔ "خواتین ضروری اشیا جمع کر لیں۔"

☆☆☆

تیس پونڈ کی بچی پھرکی کے مانند گھوم رہی تھی۔ ''نہیں، نہیں..... نہیں سوؤں گی۔ نہیں، نہیں.....''

جین اور گبریل احمقوں کی طرح کبھی ایک دوسرے کو اور کبھی اپنی بیٹی ریجینا کو دیکھتے۔ ''کب تک جاگے گی؟'' جین نے استفسار کیا۔

''ہم سے زیادہ دیر تک بیدار رہ سکتی ہے۔'' شوہر نے جواب دیا۔

''کسی کو یہاں کا کنٹرول سنبھالنا ہوگا۔'' جین بولی۔

''اتفاق کرتا ہوں۔'' گبریل نے کہا۔ ''یہ کام تم بہتر کر سکتی ہو۔''

''کیا؟''

''ہاں ایک بیڈ کوپ (cop) (پولیس وومین)'' گبریل نے قہقہہ لگایا۔

''میں کیوں؟'' جین نے اعتراض کیا۔

''کیونکہ تم ایسے کاموں میں بہت بُری ہو۔ گزشتہ تینوں مرتبہ میں نے اس کو بستر پر پہنچایا اور ہر مرتبہ اس نے میری نہیں سنی۔'' گبریل نے کہا اور گھڑی دیکھی۔

''کیا میں بیٹی پر گن تان لوں؟''

''پتا نہیں۔ گن یا چھڑی یا کچھ اور۔''

جین نے گہری سانس لی اور صوفے سے اٹھی۔

''نہیں..... نہیں.....'' ریجینا نے شور مچایا۔ جین نے قدم اٹھایا اور فون بولنے لگا۔

''کیا مصیبت ہے آدھی رات کو؟ میں نے ایک پولیس والی سے شادی کر کے غلطی کی۔'' گبریل اٹھ کر فون کی طرف گیا۔ جین بھی ٹھہر گئی۔ گبریل تھکے ہوئے انداز میں فون پر دوسری طرف کی آواز سن رہا تھا۔

''جناب آپ کے لیے ہے۔'' اس نے جین کو اشارہ کیا۔

''پڑوسیوں کا شکوہ؟'' وہ بولی۔

''ڈینئل برونی۔''

''اس وقت؟'' جین کا دل زور سے دھڑکا۔ خیال فوراً ڈاکٹر مورا آئلز کی طرف گیا تھا۔

☆☆☆

جیپ گھروں کو پیچھے چھوڑ کر برف میں وادی سے نکل رہی تھی۔ ''میرا خیال ہے کہ کام بن گیا۔'' ڈگلس نے آہستہ سے کہا۔ مورا نے محسوس کیا کہ اس کی آواز اعتماد سے خالی ہے۔ جیپ وادی میں اوپر کی سمت قدرے ترچھی چڑھائی پر تھی۔ وہ کوشش کر رہے تھے اسی راستے پر رہیں، کل وہ جس سے گزر کے آئے تھے۔ تاہم اتنا آسان نہ تھا۔ آنے والے قدموں کے نشان یقیناً کل ہی برف میں روپوش ہو گئے تھے۔ وہ اندازہ نہیں لگا پا رہے تھے کہ سڑک کے دائیں یا بائیں کنارے کہاں ہیں۔ بہرحال جیپ اوپر کی طرف رواں تھی۔

اچانک آرلو نے گانا شروع کیا۔ ''گو..... گو..... گو.....'' ایلن اور گریس بھی شامل ہو گئے۔

''گو..... گو..... گو.....'' وقتاً فوقتاً قہقہے بھی شامل ہو رہے تھے۔ وادی سے نکلنے کا نصف راستہ وہ طے کر چکے تھے۔ راستہ مزید ترچھا ہو گیا۔ ہیئر پن (hair pin) ٹرنز بھی آنے لگے۔

دفعتاً جیپ نے جھٹکا لیا اور رک گئی۔ مورا نے ڈگلس پر نظر ڈالی۔ ''آرام سے رہو۔'' ریورس میں ڈال کے اس نے ایکسلیریٹر دبایا۔ انجن نے شور مچایا۔ لیکن جیپ نے حرکت کرنے سے انکار کر دیا۔ ڈگلس نے پھر گروپ کو پُرسکون رہنے کی تلقین کی۔ وہ سب جیپ سے اترے۔ مورا نے دیکھا کہ صورتِ حال توقع کے برخلاف زیادہ خراب تھی۔ جیپ برفانی سڑک سے تقریباً اتر گئی تھی۔ عقبی پہیوں کا رابطہ ٹھوس رہ گزر سے کٹ گیا تھا۔ سامنے کا بمپر برف میں تھا۔ مل جل کر فرنٹ بمپر کے سامنے سے برف ہٹائی گئی۔ ڈگلس پھر ڈرائیونگ سیٹ پر آیا اور کوشش کی لیکن پہیے گھومتے رہے۔ جیپ نے حل کرنہ دیا۔ وہ ایک بار پھر جیپ سے باہر آیا۔ لٹکے ہوئے چہرے کے ساتھ عقبی پہیوں پر نظر ڈالی۔ ''مورا تم اسٹیئرنگ سنبھالو۔ میں اور آرلو دھکا لگاتے ہیں۔''

مورا خاموشی سے پھنسی ہوئی جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر گئی۔ عقب میں آرلو نے جیپ کے دائیں جانب پوزیشن لی۔ ڈگلس بائیں بمپر کے ساتھ تھا۔ دونوں نے زور لگایا۔

''مورا تھوڑی اسپیڈ دو۔'' ڈگلس نے آواز لگائی اور مورا نے ایکسلیریٹر تھوڑا سا دبایا۔ ان دونوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا تھا۔ مورا نے ڈھیلے وہیل چین کی آواز سنی جو چیسز سے ٹکرائے تھے۔ جیپ چند انچ آگے گئی۔

''ہاں ریس دو.....''

جیپ نے آگے پیچھے حرکت کی۔ ''مورا اور.....'' وہ چیخا۔

انجن کی غراہٹ بلند ہوئی۔ زنجیروں کی آواز کے ساتھ جیپ نے جھٹکا لیا۔ معاً ایک نامانوس سی آواز آئی۔ یہ تصادم کی آواز تھی۔ لیکن مورا سمجھ نہ سکی۔ دوسرے سیکنڈ ہی خوف زدہ اور ڈرا دینے والی چیخ بلند ہوئی۔

''انجن بند کرو، اوہ مائی گاڈ۔'' ایلن نے ڈور پر ہاتھ

مارا۔ مورا نے فوراً انجن بند کر دیا۔ چیخنے والی گریس تھی۔ متواتر چیخیں۔ تاثر غیر انسانی تھا۔ مورا نے مڑ کر اسے دیکھا۔ چیخوں کا پس منظر سمجھنے میں مورا ناکام رہی تھی۔ گریس ایک طرف کھڑی تھی۔ دونوں ہاتھ چہرے پر اور آنکھیں سختی کے ساتھ بند کی ہوئی تھیں۔ مورا تیزی سے ڈور کھول کر باہر کودی۔ سفید برف پر سرخ لہو کے چھینٹے دہشت زدہ کر دینے کے لیے کافی تھے۔

''اس کو مضبوطی سے پکڑ کے رکھو۔ ہلنے مت دو۔'' ڈگلس، ایلن پر چیخا۔ مورا عقب میں بھاگی۔ وہاں مزید خون نظر آیا۔ خون کا منبع اسے نظر نہیں آیا۔ مورا نے ڈگلس کے شانے پر سے جھک کے دیکھا..... آرلو پر نظر پڑی جو پشت کے بل پڑا تھا۔ ٹراؤزر جیکٹ خون میں شرابور تھے۔ ایلن نے آرلو کے شانے دبا رکھے تھے۔ ڈگلس نے پھٹے ہوئے ٹراؤزرز میں اس کی ران جکڑی ہوئی تھی۔ مورا نے آرلو کی بائیں ٹانگ دیکھی اور دہل کر رہ گئی۔ اسے ٹانگ کہنا دشوار تھا۔ وہیل کی ٹوٹی ہوئی چین کے لنک نے ٹراؤزر کو پکڑا اور ٹانگ کو گھسیٹ کر ایکسل پر لپیٹ دیا تھا۔ انجن بند کرنے میں پلک جھپکنے کی دیر ہوتی تو ٹانگ گئی تھی بلکہ خود اس کا بھی بچنا محال تھا۔ ڈگلس کے خون آلود ہاتھ فیمورل آرٹری پر تھے۔ (femoral artery) (ران کی مخصوص شریان)۔

مورا نے پھرتی سے اپنی بیلٹ کھولی اور گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی۔ ڈگلس کی کوششوں کے باوجود خون رس کر برف کو رنگین کر رہا تھا۔ مورا نے تیزی اور سختی کے ساتھ بیلٹ ران پر کس دی۔ آرلو کا پورا بدن کانپ رہا تھا۔ وہ شاک میں ڈوب رہا تھا۔ خون ابھی تک قطرہ قطرہ نکل رہا تھا۔ ڈگلس نے اپنے ہاتھ ہٹا لیے۔ اُدھڑے ہوئے گوشت پر نظر ڈالی۔ چہرے پر دھواں تھا۔ ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔ پیر ایک طرف تھا اور گھٹنے کے قریب سے ہڈی گوشت پھاڑ کر مخالف سمت میں نکل گئی تھی۔

''آرلو؟'' ایلن نے آواز دی۔ ''آرلو؟'' اس نے شانہ ہلایا۔ لیکن وہ بے سدھ تھا۔

''نبض اور سانس چل رہی ہے۔ وہ بے ہوش ہے۔'' ڈگلس نے کہا۔ سب کے چہروں پر دہشت کا راج تھا۔ جیپ نکالنے کا مسئلہ ہی ختم ہو گیا تھا۔

''ہمیں اسے مکان میں لے جانا پڑے گا۔'' مورا نے کہا۔

''مکان؟''

''ہاں، یہاں برف میں آرلو مر جائے گا۔'' وہ کھڑی ہو گئی۔ ایلن کی حالت ناگفتہ بہ تھی۔ گریس پشت پھیر کر کھڑی تھی۔ ڈگلس سٹپٹایا ہوا تھا۔ مورا نے ہی کچھ کرنا تھا۔ ایڈونچر کا ایڈونچر ہو گیا تھا۔

''میں واپس آتی ہوں۔ تم لوگ آرلو کے پاس رہو۔''

''کہاں جا رہی ہو؟'' ڈگلس نے بے بسی چھپانے کی کوشش کی۔

''میں نے ایک گیراج میں سلیڈ (sled) دیکھی تھی۔'' مورا نے کہا۔ ''ہم سلیڈ پر آرلو کو لے جا سکتے ہیں۔'' جواب سنے بغیر وہ مڑی اور بھاگنا شروع کیا۔ اگرچہ دشوار تھی۔ تاہم یہ سہولت تھی کہ واپسی میں وہ نیچے کی طرف جا رہی تھی۔

☆☆☆

سلیڈ اس نے کہاں دیکھی تھی؟ تیسرے گیراج میں اسے اپنی مطلوبہ شے مل گئی۔ ٹولز بھی تھے۔ سلیڈ صنوبر کی لکڑی کی اور ہاتھ سے بنی ہوئی معلوم ہوتی تھی۔ موسمی حالات مدنظر رکھا گیا تھا۔ یقیناً کوئی فنکار تھا۔ مورا نے گیراج کا جائزہ لیتے ہوئے اسکی پولز (ski poles)، رسی، پاکٹ نائف اور ڈکٹ ٹیپ رکھ لیا۔

واپسی کے سفر میں اوپر جانا مزید پریشانی کا باعث تھا تاہم وہ یکسو ہو کر جدوجہد میں لگی رہی۔ ٹولائن پر اس کی گرفت مضبوط تھی۔ وادی کی کشش ثقل اور برف دونوں مزاحمت کر رہے تھے۔ منزل پر پہنچنے سے قبل ہی کربناک چیخ اس کی سماعت سے ٹکرائی۔ آرلو زندہ تھا اور ہوش میں آ گیا تھا۔ گول موڑ پر گھومی اور ان تک پہنچ کر گھٹنوں پر گر گئی۔ ڈگلس۔ سکون کی گہری سانس لی۔

''ہمیں آرلو کو سلیڈ پر باندھنا ہوگا؟'' ڈگلس کی آنکھوں میں سوال تھا۔

''میں رسی اور ڈکٹ ٹیپ لائی ہوں۔'' وہ بولی۔ ''پہلے ٹانگ سیدھی کر کے باندھنی ہوگی۔ اسی لیے میں اسکی پولز لائی ہوں۔''

''مورا، ٹانگ میں بچا کیا ہے باندھنے کے لیے۔ ڈگلس نے نرمی سے کہا۔

''مکان بہت قریب نہیں ہے۔ ٹانگ کو لٹکتی، ہلتی حالت میں کیونکر چھوڑا جا سکتا ہے۔'' مورا نے کہا۔

ڈگلس نے خستہ حال مجروح ٹانگ کو دیکھا۔ وہ ساکت کھڑا تھا۔ وہ ہاتھ نہیں لگانا چاہتا تھا۔ مورا بھی کشمکش کا شکار تھی۔ دونوں ہی فزیشنز تھے (پیتھالوجسٹ) لاشوں کھولنے، چیرنے پھاڑنے کے عادی تھے لیکن یہاں معاملہ ایک زندہ انسان کا تھا۔

مورا نے صرف انگلی لگائی تو آرلو نے شور مچا دیا۔

"رک جاؤ۔ پلیز۔ مت کرو..... نہ ہاتھ لگاؤ۔"

طوعاً و کرہاً ڈگلس نے آرلو کو قابو کیا۔ مورا نے ہڈیوں اور کٹے پھٹے گوشت کو یکجا کر کے کمبل میں لپیٹ دیا۔ آرلو بُری طرح شور مچا رہا تھا۔ بعد ازاں مورا نے ٹانگ کے اطراف میں اس کی پولز رکھے اور ٹیپ لپیٹ دیا۔ آرلو کی چیخیں، سسکی اور آہوں میں بدل گئی تھیں۔ پسینے میں تر چہرہ زرد پڑ گیا تھا۔ تینوں نے مل کر احتیاط سے آرلو کو سلیڈ پر رکھا۔ ڈگلس نے ٹو روپ تھامی اور وہ ایک بار پھر وادی میں اترنے لگے۔ واپس کنگڈم کوم!

☆☆☆

ہانپتے کانپتے وہ مکان میں پہنچے تو آرلو پھر سے ہوش و حواس سے بیگانہ ہو چکا تھا۔ پاکٹ نائف اور قینچی کی مدد سے دونوں نے آرلو کے زیریں چیتھڑے الگ کر دیے۔ اس کے پرائیویٹ اعضا بھی سامنے آ گئے۔ گریس کے لیے یہ صورتِ حال ٹھیک نہیں تھی۔

"گریس ہمیں آگ کے لیے مزید لکڑیوں کی ضرورت پڑے گی۔ ڈگلس نے بیٹی کو دیکھا۔ "جاؤ باہر شیڈ سے جتنی لا سکتی ہو، لے آؤ۔" گریس نے تنویمی انداز میں سر ہلایا۔ حرکت میں آئی..... اور باہر نکل کے دروازہ بند کر دیا۔

"اوہ گاڈ، کہاں سے شروع کریں؟" ڈگلس نے سرگوشی کی۔

شروع؟ مورا نے سوچا۔ پٹھے پھٹ گئے تھے۔ ٹشوز اُدھڑے پڑے تھے۔ ٹخنا 180 ڈگری کے زاویے پر مڑ چکا تھا۔ اگرچہ ٹانگ کا پنجہ سلامت تھا لیکن اس میں جان نہیں تھی۔ تھوڑی بہت خون کی گردش ٹانگ باندھنے اور ران پر بیلٹ کسنے سے تقریباً ختم ہو گئی تھی۔ مورا ٹانگ کو ہاتھ نہیں لگانا چاہتی تھی۔ ہولناک حقیقت یہ تھی کہ وہ کسی جدید اسپتال کے آئی سی یو میں نہیں بیٹھے تھے۔ گھٹنے کے قریب ہڈی ٹوٹ کر باہر نکل گئی تھی۔

"وہ ٹانگ سے ہاتھ دھو بیٹھے گا۔" ڈگلس نے مورا کے خیالات کو الفاظ کا جامہ پہنایا۔ "ہمیں ٹانگ پر سے یہ سب کچھ تو ہٹانا ہوگا..... اور پھر....."

"ڈگلس اینستھیسیا کے بغیر ان حالات میں ایسی بدتر کنڈیشن اور بغیر آپریشن تھیٹر کے ممکن نہیں ہے۔" مورا نے ضروری نکات بتا کے ٹانگ بچانے کی مخالفت کی۔

"مطلب ہار مان لو اور ٹانگ کاٹ دو؟"

"کم از کم جان بچانے کے امکانات تو ہوں گے۔"

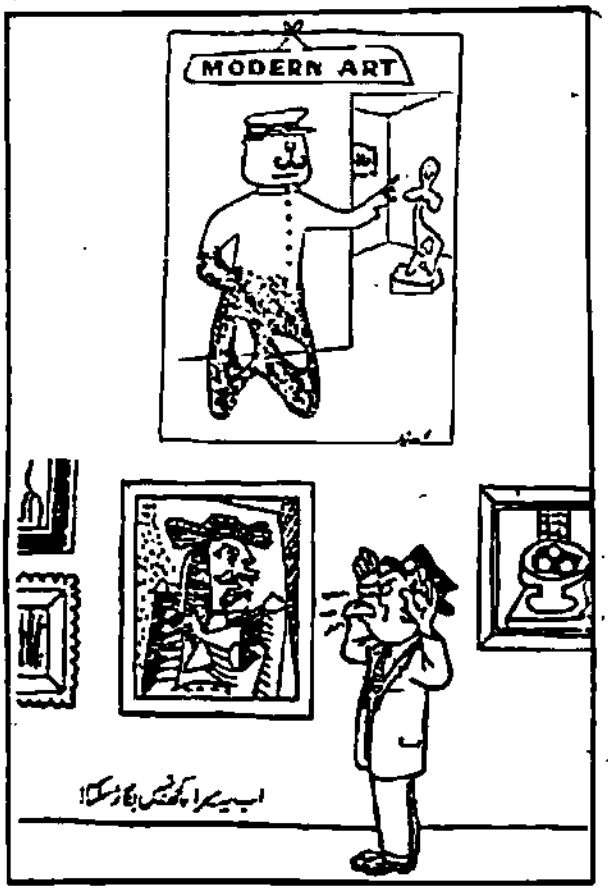

مورا نے جواب دیا۔ "دونوں دس منٹ تک بحث کرتے رہے۔ طبی اصطلاحات ایلن کے فہم سے بالاتر تھیں۔ وہ اتنا ہی سمجھ سکی کہ ٹانگ کاٹنے یا بچانے کی بات ہو رہی تھی۔

اچانک آرلو کے کراہنے کی آواز آئی اور وہ دونوں خاموش ہو گئے۔ آرلو نے دھیرے سے آنکھیں کھولیں۔ "مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا۔" وہ بولا۔

"دوست ہم کچھ کرتے ہیں۔" ڈگلس نے تسلی دی۔

"پلیز۔" آرلو نے سرگوشی کی۔ "مجھے ہلاک کر دو۔" اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ آنکھوں میں فریاد تھی۔

"پہلے پین کلرز تلاش کرتے ہیں۔ یہاں نہیں تو کسی اور مکان میں ہوں گی۔" ڈگلس اٹھا، میں جیپ میں سے لاتا ہوں، تم مکانات دیکھو۔"

"میں باہر جاتی ہوں۔" مورا کھڑی ہو گئی۔ گریس نے اچانک مورا کا ہاتھ پکڑا۔

"میں بھی۔" وہ بولی۔

☆☆☆

"میں مدد کر سکتی ہوں۔" گریس نے کہا۔

"ہاں کیوں نہیں۔" مورا نے اُس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

"وقت کم ہے۔" جو ملا اس کو تکیے غلاف میں ڈالتے جائیں

گے۔ لیبل پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔" وہ دونوں ایک خالی مکان میں کھڑے تھے۔ مورا نے ایک تکیے کا غلاف اتارا اور واش روم میں چلی گئی۔ دوسرا غلاف اس نے گریس کو دے دیا تھا۔ گریس کمرے میں ڈریسر اور نائٹ اسٹینڈز کھنگال رہی تھی۔

واش روم میں مورا میڈیسن کیبنٹ کی ہر شے نکال کر تکیے کے غلاف میں ڈال رہی تھی۔ دونوں وہاں سے نکل کر اگلے مکان میں چلے گئے۔ مورا اچانک رک گئی۔ اس نے اپنے ہاتھ میں موجود تکیے کا غلاف گریس کو پکڑا دیا۔ "پلیز تم جاؤ، میں ابھی آتی ہوں۔"

"لیکن....."

"پلیز گریس، جاؤ۔" اس کے جانے کے بعد مورا کمرے میں آگے گئی۔ وہ پرندے کا پنجرہ تھا۔ جو گریس نے نہیں دیکھا تھا۔ پنجرے میں ایک خوشنما پرندہ مرا پڑا تھا۔ اس نے اطراف میں فرش کا جائزہ لیا اور ساکت رہ گئی۔ خاکی دھبوں کو پہچاننا اس کے لیے کوئی دشوار نہ تھا۔ وہ پرانے خون کے دھبے تھے..... خونی نشانات کے تعاقب میں وہ ہال وے میں گئی اور سیڑھیوں کے قریب رک گئی۔ جہاں خشک خاکی خون کافی تعداد میں اپنی موجودگی کی علامت چھوڑ گیا تھا۔ ایک نشان خونی بوٹ کا بھی تھا۔ وہ کمرے اور ہال میں صرف ایک نشان تھا۔ مورا نے سیڑھیوں سے اوپر دیکھا۔ اس کی تصوراتی حس منظر دکھا رہی تھی۔ کوئی اوپر سے گرا تھا اور وہاں ختم ہوا جہاں وہ کھڑی تھی اور بہت سا خون تھا۔ گرا تھا یا اسے اوپر سے دھکا دیا گیا تھا۔ لاش کو پنجرے تک گھسیٹا گیا تھا۔ گھسیٹنے والے کا ایک قدم نظر آیا تھا جو شاید غلطی سے خون میں پڑ گیا تھا لیکن پنجرے کے آگے نشانات کیوں، کہاں غائب ہو گئے؟

☆☆☆

مورا واپس آئی تو ڈگلس نہیں پہنچا تھا..... کچھ دیر بعد وہ بھی آ گیا۔ اس کے پاس آرلو کا بیگ پیک تھا جو اس نے کافی ٹیبل پر الٹ دیا۔ مورا نے دیکھا کہ کافی کچھ تھا لیکن آرلو کو زندہ رکھنے کے لیے وہ اشیا ناکافی تھیں۔ اپنی جیب سے ڈگلس نے ولیم کی بوتل نکالی۔

"ڈگلس ایک ضروری بات بتانی ہے۔" مورا نے آہستہ سے کہا۔ ایلن اور گریس کو آتا دیکھ کر وہ خاموش ہو گئی۔ "کیا بات ہے؟" ڈگلس مورا کا انداز دیکھ کر چونکا۔

"میں بعد میں بتاتی ہوں۔"

"او کے۔" اس نے گریس کو دیکھا۔ تمام ادویات میز پر سجا دی گئیں۔

"میرا پرس کہاں ہے؟" ایلن نے سوال کیا۔

"مجھے صرف مورا کا پرس ملا تھا۔"

"لیکن میرا بھی تھا۔ اس میں کوڈین (codeine) بھی ہے۔" وہ بولی۔

"مجھے ختم کر دو۔ میں یہ اذیت برداشت نہیں کر سکتا۔" آرلو نے سسکی لی۔

ڈگلس نے نرمی سے اس کا سر اٹھا کے دو ولیم اور دو پرکوسیٹس اس کے منہ میں رکھیں۔ اوپر سے تھوڑی سی وہسکی پلائی۔

"تمہیں سکون ملے گا۔" اس نے آرلو کو تسلی دی۔

"ایلن تم پانی بوائل کرو۔" ڈگلس نے مورا کو دوسرے کمرے میں چلنے کا اشارہ کیا۔

☆☆☆

"ہاں، کیا مسئلہ ہے؟"

مورا نے مذکورہ مکان میں جہاں وہ گریس کے ساتھ گئی تھی۔ وہ احوال گوش گزار کیا اور اپنا تجزیہ پیش کیا۔

"پہلے کتا، پھر خرگوش اور اب پرندے کے ساتھ لاش۔" ڈگلس کی پیشانی شکن آلود ہو گئی۔ "میں دیکھتا ہوں، شاید تمہیں دھوکا ہوا ہے۔"

"ہمارا جس شعبے سے تعلق ہے، ہم دونوں ہی دھوکا نہیں کھا سکتے۔" مورا نے کہا۔ "جانے کی ضرورت نہیں۔ آرلو کے لیے ایک ایک لمحہ قیمتی ہے۔"

"تم نے لاش نہیں دیکھی؟"

"نہیں، لیکن اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔" مورا نے کہا۔

"ڈیڈی، کیا بات ہے؟" اچانک گریس وہاں آ گئی۔

"ہنی، کچھ نہیں ہے۔ چلو آؤ۔" وہ کمرے سے نکل گئے۔

☆☆☆

تمام میسر شدہ اشیا انہوں نے میز پر سجا دی تھیں۔ ایلن نے پانی گرم کر لیا تھا۔ ڈگلس آپریشن کی تیاری کر رہا تھا۔ مورا عمل جراحی کے حق میں نہیں تھی۔ تاہم وہ بے بس تھی اور اسے ڈگلس کا ساتھ دینا تھا۔

"مجھے مت چھونا..... ہاتھ مت لگاؤ۔" آرلو چیخا۔ مورا نے دیکھا، شام ڈھل رہی تھی۔ آرلو کی ایک ٹانگ اور دونوں ہاتھ باندھ دیے گئے۔ ڈگلس تسلی دے رہا تھا کہ زیادہ تکلیف نہیں ہو گی۔ لیکن آرلو بچہ نہیں تھا۔ وہ پہلے ہی آگ کے دریا

سے گزر رہا تھا۔

ڈگلس نے گریس کو دوسرے کمرے میں بھیج دیا۔ ڈگلس اور مورا نے دشوار ترین کام کی ابتدا کی۔ مریض بے ہوش نہیں تھا۔ اس کی چیخیں اور اچھلنا..... ایلن اسے قابو کرنے میں تقریباً ناکام تھی۔ ایک گھنٹا صرف ہوا۔ آرلو کی حالت تو غیر تھی۔ لیکن وہ تینوں بھی سردی کے باوجود پسینے میں نہا گئے۔ مورا اور ڈگلس بنیادی طور پر سرجن نہیں تھے۔ آرلو گالیاں دینے پر اتر آیا تھا۔ بالآخر وہ نیم بے ہوش ہو گیا۔

''آرلو کو اسپتال کی ضرورت ہے۔'' مورا نے کہا۔

''تم نے کہا تھا کہ وقت پر تم بوسٹن نہیں پہنچیں تو تلاش شروع ہو جائے گی؟''

''ایک مسئلہ ہے۔'' مورا نے کہا۔ ''وہ نہیں جانتے کہ وہ مجھے کہاں تلاش کریں گے.....''

☆☆☆

آرلو پھر بے ہوش ہو گیا تھا۔ مورا کے دماغ میں اندیشوں کی کھچڑی پک رہی تھی۔ پوری بستی ہوا میں تحلیل ہو گئی تھی۔ بارہ گھر، بارہ خاندان..... اس وقت مورا کی فلائٹ کو بوسٹن میں ہونا چاہیے تھا۔ وہ نہیں ملے گی تو ڈینئل کا ردِعمل کیا ہوگا۔ کیا وہ میرے لیے فکرمند ہوگا؟ ''تم مجھے جانتے ہو۔'' وہ بڑبڑائی۔ ''اگر واقعی تمہیں مجھ سے محبت ہے تو تم جان گئے ہو گے کہ میں مصیبت میں ہوں.....''

☆☆☆

آرلو نے آنکھیں کھول کے سرگوشی کی۔ ''پانی۔''

''ہاں، کیوں نہیں۔'' ڈگلس نے پانی کا کپ اس کے منہ سے لگایا۔ آرلو نے آدھا کپ پی کر سر تکیے پر ٹکا دیا۔

''بھوک لگ رہی ہے؟''

''ٹھنڈ، بہت سردی ہے۔'' آرلو نے آہستہ سے کہا۔

ڈگلس نے ایک کمبل اس پر ڈال دیا۔ ''ہم آگ بڑھا رہے ہیں۔''

''میں خواب دیکھ رہا تھا۔''

''کیسا خواب؟'' ڈگلس نے استفسار کیا۔

آرلو نے سر گھما کے دیوار پر پورٹریٹ کی طرف دیکھا۔

''وہ ان سب کو جمع کر کے لے گیا۔''

''وہ خواب تھا!''

''پتا نہیں۔'' آرلو نے سرگوشی کی۔

''خواب میں وہ بستی کو وادی سے باہر لے گیا؟''

''نہیں۔'' آرلو نے کہا۔ ''وہ ان کو بہشت میں لے گیا تھا۔'' وہ سب اس کے پجاری تھے۔ کیا خواب سارے جھوٹ ہوتے ہیں؟''

''شاید نہیں۔''

''دنیا کے اختتام پر منتخب لوگ جنت میں جائیں گے اور گنہگاروں کو ذبح کیا جائے گا۔'' آرلو نے سرگوشی کی۔

گریس نے خوف زدہ نظروں سے باپ کو دیکھا۔

''ہنی، ایسا کچھ نہیں ہے۔ وہ ادویات کے زیرِ اثر ہے۔''

''تو پھر یہاں کے لوگ کہاں ہیں؟'' وہ بولی۔

ڈگلس نے اسے سینے سے لگا لیا۔

☆☆☆

''وہ جہاز پر نہیں تھی۔''

''وہاٹ؟''

''میں ابھی ائرپورٹ سے نکلا ہوں۔ اس فلائٹ پر مورا کو ہونا چاہیے تھا اور اس نے ابھی تک کال بھی نہیں کی۔'' ڈینئل کی آواز سے پریشانی ٹپک رہی تھی۔

''تم اس وقت کہاں ہو؟'' جین نے سوال کیا۔

''میں سمرٹل میں ہوں۔ زیادہ دیر بات نہیں کر سکتا۔''

''ہمارے گھر آ سکتے ہو؟''

''اس وقت؟''

''ہاں، ہم دونوں جاگ رہے ہیں۔''

☆☆☆

اپارٹمنٹ میں خاموشی تھی۔ ریحینا سو چکی تھی۔ ڈینئل بروتی جین کے اپارٹمنٹ میں تھا۔

''میں نے ائرپورٹ پر دو گھنٹے انتظار کیا۔ وہ اس فلائٹ پر نہیں تھی۔'' وہ بولا۔

''تم نے اُسے کال کی تھی؟''

''متعدد بار۔''

''سکون سے رہو، میں کافی بناتی ہوں۔ وہ لیونگ روم میں تھے۔ جین اور گبریل صوفے پر۔ جبکہ ڈینئل آرم چیئر پر تھا۔

جین... سوال جواب کے ذریعے دونوں کی آخری ملاقات کا تاثر اخذ کرنا چاہ رہی تھی۔ جو حوصلہ افزا نہیں ثابت ہوا۔ مجبوراً جین نے کہا۔

''شاید اُس نے فیصلہ کر لیا ہے۔'' یہ ذومعنی انداز تھا۔

گبریل نے دخل اندازی کی۔ ''جین اس طرح تم ان دونوں کی مدد نہیں کر سکتی ہو۔''

ڈینئل نے آہ بھری۔ ''شاید میں اسی کا مستحق ہوں۔''

جین خاموش تھی۔ ڈینئل، گبریل کا سامنا کر رہا تھا۔

گبریل باپ کے بجائے بیورو کا آدمی نظر آرہا تھا۔ اس نے سوال کیا۔

"کیا آخری ملاقات خوش گوار تھی؟"

"نہیں۔" ڈینئل نے اعتراف کیا۔

"کیا وہ غصے یا جذباتیت میں خود کو نقصان پہنچا سکتی ہے..... زیادہ نقصان؟"

"کم از کم مورا یہ نہیں کر سکتی۔" ڈینئل نے نفی میں سر ہلایا۔

"نفسیاتی دباؤ یا ڈپریشن میں انسان کچھ بھی کر سکتا ہے۔" گبریل نے کہا۔

"کم آن گبریل تم اسے جانتے ہو۔ بلکہ تم دونوں اسے جانتے ہو۔ خود کو نقصان پہنچانے نہ مجھے سزا دینے کے لیے غائب ہوگی۔ وہ خاصی پختہ ذہن ہے، بچی نہیں ہے۔"

"لیکن وہ پہلے بھی کئی غیر متوقع کام کر چکی ہے۔" جین نے نکتہ اٹھایا۔

"ہاں تاہم وہ کام قابلِ تعریف تھے۔" ڈینئل نے کہا۔ "جبکہ یہ انہونی اور پریشان کن حرکت ہے۔ اس نے فلائٹ پر ریزرویشن کرائی تھی اور مجھے کہا تھا کہ میں لینے آجاؤں۔ کوئی فرق نہیں پڑتا کہ میری وجہ سے بدمزہ تھی۔ اسے وقت پر آنا تھا اور کال پر رابطہ نہ ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔"

"کیا تم دونوں نے اعتراف کر لیا تھا کہ افیئر ختم ہو چکا ہے؟" گبریل نے سوال کیا۔

ڈینئل کا سر جھک گیا۔ "ہمیں احساس ہو گیا تھا لیکن زبانی کسی نے اعتراف نہیں کیا تھا۔ وہ جانتی تھی کہ میں اب بھی اس سے محبت کرتا ہوں۔ معاملہ کچھ اور ہے۔" وہ کھڑا ہو گیا۔ "مجھے یقین ہے۔ کوئی تشویشناک بات ہے۔ میں یقین کرنے کے لیے تیار نہیں ہوں کہ تم لوگ اسے سنجیدہ نہیں لو گے۔"

"ہم سنجیدہ ہیں۔ یہ نشست اس کا ثبوت ہے۔" گبریل نے جواباً کہا۔ "یہی سوال وائیومنگ کی پولیس بھی پوچھے گی۔ تمہیں تیار رہنا چاہیے۔"

"اس کا قیام کس ہوٹل میں تھا؟" جین نے سوال کیا۔

"ماؤنٹین لاج ریزیڈنس ویج۔ میں پہلے ہی وہاں کال کر چکا ہوں۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ ایک دن پہلے یعنی ہفتے کی صبح ہی چیک آؤٹ کر گئی تھی۔"

"وہ نہیں جانتے کہ وہ کہاں گئی تھی؟"

"نہیں۔"

"ممکن ہے وہ پہلے ہی فلائی کر گئی ہو اور اس وقت بوسٹن میں ہو؟"

"میں نے اس کے گھر فون کیا تھا بلکہ وہاں گیا بھی تھا۔ وہ وہاں نہیں ہے۔" ڈینئل نے کہا۔

"اس کے سفر کے بارے میں کیا کچھ جانتے ہو؟"

"فلائٹ نمبرز میرے پاس ہیں۔" ڈینئل بولا۔ "میں اس بات سے آگاہ ہوں کہ اس نے جیکسن میں کرائے پر کار حاصل کی تھی۔ کانفرنس کے بعد وہ علاقہ دیکھنا چاہتی تھی۔"

"رینٹل ایجنسی کا نام بتاؤ۔" جین نے سوال کیا۔

"ہرٹز۔"

جین سوچ رہی تھی کہ دو دن گزر چکے ہیں۔ مورا نے اس کے پیغام کا بھی جواب نہیں دیا۔ وہ مختلف امکانات پر غور کر رہی تھی..... اگر پلان تبدیل کیا تو کیوں کیا؟ جین کے پیغام کا جواب کیوں نہیں دیا؟ گہری سانس لے کر اس نے گبریل کی طرف دیکھا۔

گبریل کھڑا ہو گیا۔ "میرے خیال میں یہ وقت ہے کہ چند کالز کر لینی چاہئیں۔" اس نے ڈینئل کو بیٹھنے کا اشارہ کیا اور فون کی طرف گیا..... بیٹی کے سامنے بے بس نرم باپ فون پر بطور ایف بی آئی ایجنٹ مکمل اتھارٹی کے ساتھ بات کر رہا تھا۔ دوسری طرف جو بھی تھا یقیناً الرٹ ہو گیا ہوگا۔ جین اور ڈینئل دونوں گبریل کو دیکھ رہے تھے۔

"..... عورت ہے، عمر بیالیس برس، سیاہ بال..... قد پانچ فٹ چھ انچ، وزن تقریباً ایک سو بیس پونڈ....."

"ایک دن پہلے اس نے چیک آؤٹ کیوں کیا؟" ڈینئل نے جین کو دیکھا۔ "کہاں گئی؟ دوسرا ہوٹل یا ٹاؤن؟ اس نے پلان کیوں تبدیل کیا؟"

شاید کسی اور سے ملاقات ہوئی ہو۔ جین کے ذہن میں خیال تھا۔ لیکن وہ ڈینئل کے سامنے خیال کو زبان نہ دے سکی.....

گبریل واپس آ گیا تھا۔ پورٹیبل فون اس کے ساتھ تھا۔ "وہ تھوڑی دیر میں کال کرے گا۔"

"کون؟" ڈینئل نے سوالیہ نظر ڈالی۔

"ڈیکلیو ہے جیکسن میں۔" گبریل نے کہا۔ "اس کا کہنا ہے کہ ویک اینڈ پر کوئی ٹریفک حادثہ نہیں ہوا۔ اور اس کے علم کے مطابق کوئی نامعلوم مریض اسپتال میں داخل نہیں ہوا۔"

"کم از کم یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ کسی اسپتال میں لیٹی ہوئی نہیں ہے۔" ڈینئل نے کہا۔

مردہ خانہ۔ جین نے مردہ خانے کے تصور کو دماغ سے

ہٹانا چاہا لیکن ناکام رہی۔ کیا وہ بھی مردہ خانے کے بارے میں سوچ رہا ہے؟ جین نے ڈیٹل کا شکن آلود چہرہ دیکھا۔ سب کی نظریں بار بار کلاک پر جا رہی تھیں۔ جین کے خیال میں وائیومنگ میں گیارہ بجے کا وقت ہوگا۔ فون یوں خاموش تھا جیسے ناکارہ ہو۔

دفعتاً فون کی گھنٹی نے تینوں کی کرسیدھی کردی۔ گبریل نے کال وصول کی۔ وہ بہت کم بولا تھا۔ زیادہ تر سنتا رہا۔ فون واپس رکھ کر اس نے جین کو دیکھا۔ پلک جھپکنے سے پہلے جین کو ادراک ہوگیا کہ خبر اچھی نہیں ہے۔

''انہوں نے رینٹل کمپنی ہرٹز کو چیک کیا۔ مورا نے کرائے کی کار بھی واپس نہیں کی۔ جو آج صبح واپس ہو جانی چاہیے تھی۔''

''مطلب کار بھی گمشدہ ہے؟'' جین بولی۔

''ایسا ہی ہے۔''

جین نے ڈیٹل کی طرف دیکھنے سے احتراز کیا۔

''ایکشن لینے کا وقت ہے۔'' گبریل کا انداز حتمی تھا۔

جین نے اثبات میں سر ہلایا۔ ''میں مام کو فون کر دیتی ہوں۔ وہ رجینا کا خیال رکھیں گی۔''

''کیا تم لوگ تجیکسن فلائی کرنا چاہتے ہو؟'' ڈیٹل نے استفسار کیا۔

''ہاں، اگر کل کی فلائٹ میں دو نشستیں مل گئیں۔'' جین نے جواب دیا۔

''تین کرلو۔'' ڈیٹل نے کہا۔ ''میں بھی چل رہا ہوں۔''

☆☆☆

مورا کی آنکھ آرلو کے دانت بجنے کی آواز سے کھلی۔ رات باقی تھی لیکن سویرا قریب تر تھا۔ اس نے سوئے ہوئے افراد کو گنا۔ اور اٹھ کر مزید لکڑیاں آگ میں جھونک دیں۔ پھر اس نے آرلو کو دیکھا۔ وہ کسی لاش کے مانند دکھائی دے رہا تھا۔ دانتوں کی کٹکٹاہٹ بتا رہی تھی کہ وہ زندہ ہے۔

''آرلو۔'' وہ آہستہ سے بولی۔ آرلو نے دھیرے سے پپوٹے اٹھائے۔ آنکھیں حلقوں میں چلی گئی تھیں۔

''سردی..... بہت.....'' اس نے سرگوشی کی۔

''میں نے آگ تیز کی ہے۔'' مورا نے اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھا اور گھبرا گئی۔ گویا جلتے توے پر ہاتھ رکھ دیا ہو۔ وہ اچھل کر میز کی طرف گئی۔ ادویات کا جائزہ لیا۔ دو مختلف کیپسول لے کر واپس آئی۔

''تمہیں بخار ہے۔ یہ لے لو، بہتر محسوس کرو گے۔''

مورا نے اپنا کمبل بھی اس پر ڈال دیا۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ ٹانگ میں انفیکشن پھیل رہا ہے۔ بیکٹیریا زخم کے بہاؤ پر حملہ آور ہیں۔ یہ دوا اتنی طاقتور انٹی بائیوٹک نہیں تھی کہ آرلو کو بچا سکتی۔ جبکہ وہ بیس کے قریب باقی تھیں۔ ناکافی۔ مورا نے آرلو کے قریب بیٹھ کر اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ مردہ گوشت کے ماتھ۔ مورا کی مردہ گوشت سے پرانی شناسائی تھی۔ جب وہ میڈیکل اسٹوڈنٹ تھی تب سے ہی آٹوپسی روم میں آنا جانا شروع ہوگیا تھا۔

صبح نو کی کرن پھوٹی۔ مورا نے محسوس کیا کہ آرلو کی سانس قدرے رواں ہوگئی تھی۔

''کیا تم بھوتوں پر یقین رکھتی ہو؟'' اس نے آنکھیں کھول کے آہستہ سے کہا۔

''تم کیوں پوچھ رہے ہو؟''

''تمہاری جاب ایسی ہے۔ مُردوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ امکان ہے کہ تم نے بھوت دیکھا ہوگا۔''

''نہیں، میں نے کبھی نہیں دیکھا۔'' مورا نے نفی میں گردن ہلائی۔

''مطلب تمہیں یقین بھی نہیں ہے؟''

''نہیں۔''

وہ مورا کے عقب میں کسی شے کو گھور رہا تھا۔ ''لیکن بھوت یہاں ہیں۔ اس کمرے میں۔ وہ ہماری نگرانی کر رہے ہیں۔'' مورا نے اس کی پیشانی کو چھو کے دیکھا۔ بخار کم ہوگیا تھا۔ صبح کی روشنی پھیل گئی تھی۔ مورا نے روشنی میں ٹانگ دیکھنے کا عندیہ دیا۔ آرلو نے بھی اعتراض نہیں کیا۔

مورا نے نرمی سے ٹانگ پر کپڑا ہٹانا شروع کیا۔ جو کچھ اس نے دیکھا وہ بوکھلا دینے کے لیے کافی تھا۔ ''سچ بتاؤ۔'' آرلو نے کہا۔ ''کیا میں ختم ہو رہا ہوں؟''

مورا کچھ کہنے کے لیے مناسب الفاظ ڈھونڈ رہی تھی کہ ایک ہاتھ اس کے شانے پر ٹک گیا۔ وہ حیرت سے پلٹی۔

''تم ٹھیک ہو جاؤ گے میرے دوست۔ میں تمہیں مرنے نہیں دوں گا، کبھی نہیں۔'' ڈگلس، مورا کے پیچھے کھڑا تھا۔

آرلو بمشکل کمزور انداز میں مسکرایا۔

''تم ہمیشہ غلط بات کرتے ہو۔'' آرلو نے آنکھیں بند کرلیں۔

ڈگلس بیٹھ کے اس کی ٹانگ دیکھنے لگا۔ وہ دونوں دیکھ رہے تھے کہ ٹانگ کے گلنے سڑنے کا آغاز ہو چکا تھا۔

ڈگلس نے کھڑے ہوتے ہوئے مورا کو دوسرے کمرے میں چلنے کا اشارہ کیا۔ وہ کچن میں آگئے۔

گبریل باپ کے بجائے بیورو کا آدمی نظر آرہا تھا۔ اس نے سوال کیا۔

"کیا آخری ملاقات خوش گوار تھی؟"

"نہیں۔" ڈینئل نے اعتراف کیا۔

"کیا وہ غصے یا جذباتیت میں خود کو نقصان پہنچا سکتی ہے..... زیادہ نقصان؟"

"کم از کم موزا یہ نہیں کر سکتی۔" ڈینئل نے نفی میں سر ہلایا۔

"نفسیاتی دباؤ یا ڈپریشن میں انسان کچھ بھی کر سکتا ہے۔" گبریل نے کہا۔

"کم آن گبریل تم اسے جانتے ہو۔ بلکہ تم دونوں اسے جانتے ہو۔ خود کو نقصان پہنچانے نہ مجھے سزا دینے کے لیے غائب ہوگی۔ وہ خاصی پختہ ذہن ہے، بچی نہیں ہے۔"

"لیکن وہ پہلے بھی کئی غیر متوقع کام کر چکی ہے۔" جین نے نکتہ اٹھایا۔

"ہاں تاہم وہ کام قابلِ تعریف تھے۔" ڈینئل نے کہا۔ "جبکہ یہ انہونی اور پریشان کن حرکت ہے۔ اس نے فلائٹ پر ریزرویشن کرائی تھی اور مجھے کہا تھا کہ میں لینے آجاؤں۔ کوئی فرق نہیں پڑتا کہ میری وجہ سے بدمزہ تھی۔ اسے وقت پر آنا تھا اور کال پر رابطہ نہ ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔"

"کیا تم دونوں نے اعتراف کر لیا تھا کہ افیئر ختم ہو چکا ہے؟" گبریل نے سوال کیا۔

ڈینئل کا سر جھک گیا۔ "ہمیں احساس ہو گیا تھا لیکن زبانی کسی نے اعتراف نہیں کیا تھا۔ وہ جانتی تھی کہ میں اب بھی اس سے محبت کرتا ہوں۔ معاملہ کچھ اور ہے۔" وہ کھڑا ہو گیا۔ "مجھے یقین ہے۔ کوئی تشویشناک بات ہے۔ میں یقین کرنے کے لیے تیار نہیں ہوں کہ تم لوگ اسے سنجیدہ نہیں لو گے۔"

"ہم سنجیدہ ہیں۔ یہ نشست اس کا ثبوت ہے۔" گبریل نے جواباً کہا۔ "یہی سوال وائیومنگ کی پولیس بھی پوچھے گی۔ تمہیں تیار رہنا چاہیے۔"

"اس کا قیام کس ہوٹل میں تھا؟" جین نے سوال کیا۔

"ماؤنٹین لاج ریزیڈنس ویلج۔ میں پہلے ہی وہاں کال کر چکا ہوں۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ ایک دن پہلے یعنی ہفتے کی صبح ہی چیک آؤٹ کر گئی تھی۔"

"وہ نہیں جانتے کہ وہ کہاں گئی تھی؟"

"نہیں۔"

"ممکن ہے وہ پہلے ہی فلائی کر گئی ہو اور اس وقت پوسٹن میں ہو؟"

"میں نے اس کے گھر فون کیا تھا بلکہ وہاں گیا بھی وہ وہاں نہیں ہے۔" ڈینئل نے کہا۔

"اس کے سفر کے بارے میں کیا کچھ جانتے ہو؟"

"فلائٹ نمبرز میرے پاس ہیں۔" ڈینئل بولا۔ "اس بات سے آگاہ ہوں کہ اس نے جیکسن میں کرائے پر حاصل کی تھی۔ کانفرنس کے بعد وہ علاقہ دیکھنا چاہتی تھی۔"

"رینٹل ایجنسی کا نام بتاؤ۔" جین نے سوال کیا۔

"ہرٹز۔"

جین..... سوچ رہی تھی کہ دو دن گزر چکے ہیں۔ نے اس کے پیغام کا بھی جواب نہیں دیا۔ وہ مختلف امکا پر غور کر رہی تھی..... اگر پلان تبدیل کیا تو کیوں کیا؟ جین پیغام کا جواب کیوں نہیں دیا؟ گہری سانس لے کر اس گبریل کی طرف دیکھا۔

گبریل کھڑا ہو گیا۔ "میرے خیال میں یہ وقت چند کالز کر لینی چاہئیں۔" اس نے ڈینئل کو بیٹھنے کا اشارہ کر فون کی طرف گیا..... بیٹی کے سامنے بے بس نرم باپ فوراً بطور ایف بی آئی ایجنٹ مکمل اتھارٹی کے ساتھ بات کر رہا دوسری طرف جو بھی تھا یقیناً الرٹ ہو گیا ہوگا۔ جین اور ڈ دونوں گبریل کو دیکھ رہے تھے۔

"..... عورت ہے، عمر بیالیس برس، سیاہ بال..... پانچ فٹ چھ انچ، وزن تقریباً ایک سو بیس پونڈ....."

"ایک دن پہلے اس نے چیک آؤٹ کیوں کر ڈینئل نے جین کو دیکھا۔ "کہاں گئی؟ دوسرا ہوٹل یا ٹاؤن؟ نے پلان کیوں تبدیل کیا؟"

شاید کسی اور سے ملاقات ہوئی ہو۔ جین کے ذہن خیال تھا۔ لیکن وہ ڈینئل کے سامنے خیال کو زبان نہ د سکی.....

گبریل واپس آگیا تھا۔ پورٹیبل فون اس کے ہ تھا۔ "وہ تھوڑی دیر میں کال کرے گا۔"

"کون؟" ڈینئل نے سوالیہ نظر ڈالی۔

"ڈیلکلیو ہے جیکسن میں۔" گبریل نے کہا۔ "ا کہنا ہے کہ ویک اینڈ پر کوئی ٹریفک حادثہ نہیں ہوا۔ اور کے علم کے مطابق کوئی نامعلوم مریض اسپتال میں داخل ہوا۔"

"کم از کم یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ کسی اسپتال میں لیٹی نہیں ہے۔" ڈینئل نے کہا۔

مردہ خانہ۔ جین نے مردہ خانے کے تصور کو دماغ

ہٹانا چاہا لیکن ناکام رہی۔ کیا وہ بھی مردہ خانے کے بارے میں سوچ رہا ہے؟ جین نے ڈینئل کا شکن آلود چہرہ دیکھا۔ سب کی نظریں بار بار کلاک پر جا رہی تھیں۔ جین کے خیال میں وائیومنگ میں گیارہ بجے کا وقت ہوگا۔ فون یوں خاموش تھا جیسے ناکارہ ہو۔

دفعتاً فون کی گھنٹی نے تینوں کی کمر سیدھی کر دی۔ گبریل نے کال وصول کی۔ وہ بہت کم بولا تھا۔ زیادہ تر سنتا رہا۔ فون واپس رکھ کر اس نے جین کو دیکھا۔ پلک جھپکنے سے پہلے جین کو ادراک ہو گیا کہ خبر اچھی نہیں ہے۔

''انہوں نے رینٹل کمپنی ہرٹز کو چیک کیا۔ مورا نے کرایے کی کار بھی واپس نہیں کی۔ جو آج صبح واپس ہو جانی چاہیے تھی۔''

''مطلب کار بھی گمشدہ ہے؟'' جین بولی۔

''ایسا ہی ہے۔''

جین نے ڈینئل کی طرف دیکھنے سے احتراز کیا۔

''ایکشن لینے کا وقت ہے۔'' گبریل کا انداز حتمی تھا۔

جین نے اثبات میں سر ہلایا۔ ''میں مام کو فون کر دیتی ہوں۔ وہ رچیل کا خیال رکھیں گی۔''

''کیا تم لوگ جیکسن فلائی کرنا چاہتے ہو؟'' ڈینئل نے استفسار کیا۔

''ہاں، اگر کل کی فلائٹ میں دو نشستیں مل گئیں۔'' جین نے جواب دیا۔

''تین کرلو۔'' ڈینئل نے کہا۔ ''میں بھی چل رہا ہوں۔''

☆☆☆

مورا کی آنکھ آرلو کے دانت بجنے کی آواز سے کھلی۔ رات باقی تھی لیکن سویرا قریب تر تھا۔ اس نے سوئے ہوئے افراد کو گنا۔ اور اٹھ کر مزید لکڑیاں آگ میں جھونک دیں۔ پھر اس نے آرلو کو دیکھا۔ وہ کسی لاش کے مانند دکھائی دے رہا تھا۔ دانتوں کی کٹکٹاہٹ بتا رہی تھی کہ وہ زندہ ہے۔

''آرلو۔'' وہ آہستہ سے بولی۔ آرلو نے دھیرے سے پپوٹے اٹھائے۔ آنکھیں حلقوں میں چلی گئی تھیں۔

''سردی..... بہت.....'' اس نے سرگوشی کی۔

''میں نے آگ تیز کی ہے۔'' مورا نے اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھا اور گھبرا گئی۔ گویا جلتے توے پر ہاتھ رکھ دیا ہو۔ وہ اچھل کر میز کی طرف گئی۔ ادویات کا جائزہ لیا۔ دو مختلف کیپسول لے کر واپس آئی۔

''تمہیں بخار ہے۔ یہ لے لو، بہتر محسوس کرو گے۔''

مورا نے اپنا کمبل بھی اس پر ڈال دیا۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ ٹانگ میں انفیکشن پھیل رہا ہے۔ بیکٹیریا زخم کے بہاؤ پر حملہ آور ہیں۔ یہ دوا اتنی طاقتور اینٹی بائیوٹک نہیں تھی کہ آرلو کو بچا سکتی۔ جبکہ وہ بیس کے قریب باقی تھیں۔ ناکافی۔ مورا نے آرلو کے قریب بیٹھ کر اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ مردہ گوشت کے مانند۔ مورا کی مردہ گوشت سے پرانی شناسائی تھی۔ جب وہ میڈیکل اسٹوڈنٹ تھی تب سے ہی آٹوپسی روم میں آنا جانا شروع ہو گیا تھا۔

صبح نو کی کرن پھوٹی۔ مورا نے محسوس کیا کہ آرلو کی سانس قدرے رواں ہو گئی تھی۔

''کیا تم بھوتوں پر یقین رکھتی ہو؟'' اس نے آنکھیں کھول کے آہستہ سے کہا۔

''تم کیوں پوچھ رہے ہو؟''

''تمہاری جاب ایسی ہے۔ مُردوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ امکان ہے کہ تم نے بھوت دیکھا ہوگا۔''

''نہیں، میں نے کبھی نہیں دیکھا۔'' مورا نے نفی میں گردن ہلائی۔

''مطلب تمہیں یقین بھی نہیں ہے؟''

''نہیں۔''

وہ مورا کے عقب میں کسی شے کو گھور رہا تھا۔ ''لیکن بھوت یہاں ہیں۔ اس کمرے میں۔ وہ ہماری نگرانی کر رہے ہیں۔'' مورا نے اس کی پیشانی کو چھو کے دیکھا۔ بخار کم ہو گیا تھا۔ صبح کی روشنی پھیل گئی تھی۔ مورا نے روشنی میں ٹانگ دیکھنے کا عندیہ دیا۔ آرلو نے بھی اعتراض نہیں کیا۔

مورا نے نرمی سے ٹانگ پر کپڑا ہٹانا شروع کیا۔ جو کچھ اس نے دیکھا وہ بوکھلا دینے کے لیے کافی تھا۔ ''سچ بتاؤ۔'' آرلو نے کہا۔ ''کیا میں ختم ہو رہا ہوں؟''

مورا کچھ کہنے کے لیے مناسب الفاظ ڈھونڈ رہی تھی کہ ایک ہاتھ اس کے شانے پر ٹک گیا۔ وہ حیرت سے پلٹی۔

''تم ٹھیک ہو جاؤ گے میرے دوست۔ میں تمہیں مرنے نہیں دوں گا، کبھی نہیں۔'' ڈگلس، مورا کے پیچھے کھڑا تھا۔

آرلو بمشکل کمزور انداز میں مسکرایا۔

''تم ہمیشہ غلط بات کرتے ہو۔'' آرلو نے آنکھیں بند کرلیں۔

ڈگلس بیٹھ کے اس کی ٹانگ دیکھنے لگا۔ وہ دونوں دیکھ رہے تھے کہ ٹانگ کے گلنے سڑنے کا آغاز ہو چکا تھا۔

ڈگلس نے کھڑے ہوتے ہوئے مورا کو دوسرے کمرے میں چلنے کا اشارہ کیا۔ وہ کچن میں آ گئے۔

''سرجری کی ضرورت ہے۔'' ڈگلس نے بے چارگی سے کہا۔

''میں اتفاق کرتی ہوں۔ ہم جو کچھ کر چکے ہیں، اس سے زیادہ کچھ نہیں کر سکتے۔''

ڈگلس بے قراری کے ساتھ ٹہل رہا تھا۔ پھر وہ کھڑکی کے قریب چلا گیا۔ باہر دیکھا اور بولا۔

''دن کے آٹھ نو گھنٹے ہیں میرے پاس۔ اگر میں فوری طور پر نکل جاؤں تو اندھیرا پھیلنے سے قبل وادی سے نکل کر پہاڑی اتر جاؤں گا۔''

''اسکیٹنگ؟''

''ہاں، اور کوئی متبادل نہیں ہے۔''

''میں کچھ فوڈ پیک کر دیتی ہوں۔ اور سلیپنگ بیگ بھی، ممکن ہے راستے میں رات ہو جائے۔'' مورا نے کہا۔

''تم آرلو کا خیال رکھنا۔'' ڈگلس آزردہ نظر آیا۔

☆☆☆

گریس اڑ گئی تھی۔ ڈگلس نے بمشکل اسے سمجھایا کہ اس کا جانا کتنا ضروری ہے۔ اکل کی زندگی کا سوال ہے۔ اس نے سمجھایا کہ وہ جلدی آجائے گا۔ اس کی غیر حاضری میں ایلن اور مورا اس کا خیال رکھیں گی۔ گریس کو رضامند کرنے میں تیس منٹ صرف ہو گئے۔

☆☆☆

ڈیکلیو کوئین نن، ماؤنٹین لاج کی پارکنگ لاٹ میں ٹویوٹا کے ساتھ کھڑا تھا۔ ٹویوٹا کی چھت پر برف کی تہ تھی۔ وہ جین اور اس کے دونوں ساتھیوں کو دیکھ کر الرٹ ہو گیا۔ اس کے دیکھنے میں صرف مشاہدہ کے سوا کچھ اور نہ تھا۔ مشاہدے کے علاوہ وہ ہر طرح سے ایک عام دردی پوش دکھائی دے رہا تھا۔ نیم گنجا اور موٹا، موچھوں میں سفید بال تھے۔

''تم ڈیکلیو کوئین نن ہو؟'' گبریل نے سوال کیا۔ اس نے اثبات میں سر ہلایا۔ ''اور تم ایجنٹ ڈین۔''

''ہاں۔'' جین نے کہا پھر اپنا اور ڈینئل کا تعارف کرایا۔

''بوسٹن PD؟'' کوئین نن بولا۔

''ہومی سائڈ یونٹ۔'' جین نے کہا۔

''ہومی سائڈ؟ یہاں تو کوئی جرم نہیں ہوا۔''

''ڈاکٹر مورا آئلز ہماری دوست ہے۔ وہ ایک قابلِ اعتماد پروفیشنل ہے۔ اس کے غیاب کو ہم ہوا میں نہیں اڑا سکتے۔ اس کی خیریت سے متعلق ہمیں خاصا تردد ہے۔''

''مزید کیا خبریں ہیں؟'' گبریل نے سنجیدگی سے کہا۔

کوئین نن نے ٹویوٹا کے پاس کھڑے دو افراد کی جانب اشارہ کیا۔ ''آدمی کا نام فنچ ہے۔ لاج کے لیے وہ سیکیورٹی گارڈ کے فرائض انجام دیتا ہے اور وہ عورت ہرٹز رینٹل کار ایجنسی میں ملازم ہے۔''

''یہ ٹویوٹا یہاں پر جمعہ کی رات سے کھڑی ہے۔'' فنچ نے بتایا۔ ''گاڑی کو استعمال نہیں کیا گیا۔''

''کیا سرویلنس وڈیو پر تصدیق کی گئی ہے؟'' جین نے استفسار کیا۔

''نہیں میم، کیمرے اس حصے کو کور نہیں کرتے۔''

''یہ مورا کی کار ہے؟''

کار ایجنسی کی ملازمہ نے جواب دیا۔ ''یہ کرائے پر ڈاکٹر مورا آئلز نے بک کی تھی۔ آن لائن بکنگ..... ادائیگی ایم ایکس کارڈ کے ذریعے کی گئی تھی۔ معاہدے کے مطابق کار کل صبح ہمارے پاس واپس آجانی چاہیے تھی۔''

''کیا ڈاکٹر مورا نے کرائے کی مدت بڑھائی تھی؟ گبریل نے سوال کیا۔

''نو سر۔'' عورت نے جیب سے اسپیئر کی نکال کر کوئین نن کو دی۔ کوئین نن نے لیٹکس گلوز چڑھا کر آگے والی پسنجر سیٹ کا دروازہ کھولا۔

بعد ازاں ہاتھ بڑھا کے گلوو کمپارٹمنٹ میں سے کرائے کا معاہدہ نکالا۔ ''ڈاکٹر مورا آئلز۔'' اس نے تصدیق کی۔ اس نے میٹر دیکھا۔ کاغذات پر نظر ڈالی اور بولا۔ ''برائے نام چلائی گئی ہے..... تیس میل۔''

جین نے گاڑی کو چھوئے بغیر شیشے سے اندر جھانکا۔ پسنجر سیٹ پر اخبار یو ایس اے ٹوڈے پڑا تھا۔

''تاریخ کون سی ہے اس پر؟'' اس نے سوال کیا۔

کوئین نن نے اخبار کھولا۔ ''گزشتہ منگل کی تاریخ ہے۔''

''وہی تاریخ جب مورا کی فلائٹ یہاں آئی تھی۔'' ڈینئل نے کہا۔ ''ائرپورٹ سے مورا نے اخبار لیا ہوگا۔''

''ٹرنک دیکھتے ہیں۔'' کوئین نن نے کہا۔ وہ عقب میں گیا اور ریموٹ سے ٹرنک کھولا۔ سب وہیں جمع ہو گئے۔ جین نے محسوس کیا کہ کوئین نن ٹرنک کا ڈھکن اوپر کرنے میں ہچکچاہٹ کا شکار تھا۔ جین کے خیال میں سب کے دماغ میں ایک جیسا خیال تھا۔ ''لاوارث کار اور گمشدہ ڈاکٹر۔'' اندر کیا ہے؟ بالآخر کوئین نن نے ٹرنک کھول دیا۔ جین کا دل زور سے دھڑکا تھا۔ وہ عام عورت نہیں تھی۔ دل مورا کی وجہ سے تڑپا تھا۔ اس نے اندر دیکھا۔

خالی، کچھ بھی نہیں تھا۔ کوئین نن نے اعلان کیا تو اس کی آواز میں سکون تھا۔

"اس میں سامان بھی نہیں ہے۔" اس نے گبریل کو دیکھا۔

وہ جہاں بھی گئی ہے۔ مرضی سے اور سامان لے کر گئی ہے۔

"کہاں ہے؟ اور سیل فون کیوں خاموش ہے؟" جین بولی۔

"میں تمہاری دوست کو نہیں جانتا۔ شاید اس سوال کا بہتر جواب تمہارے پاس ہو۔" کوئین نن کی جان چھوٹ گئی تھی۔

"ہماری گاڑی کب واپس ملے گی؟" ہرٹز کی ملازم عورت نے استفسار کیا۔

"فوراً تو نہیں۔ لیکن جلد مل جائے گی۔" کوئین نن نے کہا۔

"کب تک؟"

"ہمیں یقین حاصل کرنا ہے کہ کوئی واردات تو نہیں ہوئی۔" اس نے جواب دیا۔

☆☆☆

"میں یقین سے نہیں کہہ سکتی کہ میں اس مہمان کو پہچانتی ہوں۔" ماؤنٹین لاج کی ڈیسک کلرک مشل نے کہا۔ "گزشتہ ہفتے میں یہاں دو سو ڈاکٹرز اور ان کی فیملیز مقیم تھیں۔ جین اور اس کے ساتھی منیجر کے کمرے میں تھے۔ منیجر کی موجودگی کے باعث ڈیسک کلرک نروس تھی۔ وہ کن انکھیوں سے بار بار اپنے باس کو دیکھتی۔

کوئین نن کے کہنے پر مشل نے فوٹو دوبارہ دیکھا۔

"مشل، تمہیں کچھ یاد ہے؟" اس مرتبہ منیجر نے سوال کیا۔

مشل نے بے بسی سے کاندھے اچکائے۔ "میں یقین سے نہیں کہہ سکتی۔ کیا اور تصویریں نہیں ہیں؟"

"میرے پاس ایک ہے۔" ڈینئل نے جیکٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک تصویر نکالی۔ اس تصویر میں مورا کچن ٹیبل پر تھی۔ سامنے سرخ وائن کا گلاس رکھا تھا۔ پہلی تصویر میں وہ کام پر تھی۔ اس کا شعبہ بھی آٹوپسی کا تھا۔ ظاہر ہے وہ ایک سنجیدہ فوٹو تھا۔ کچن میں وہ ایک مختلف عورت کے روپ میں تھی۔ ہنستی ہوئی اور الکوحل کی سرخی چہرے پر۔ خوشگوار، غیر سنجیدہ موڈ.....

کوئین نن نے وہ تصویر مشل کو دکھائی۔

مشل کے تاثرات یکلخت بدل گئے۔ "میں پہچان گئی۔ اس تصویر میں وہ بالکل مختلف نظر آرہی ہے۔ مجھے یاد آگیا۔ کیا وہ اپنے شوہر کے ساتھ تھی؟"

"وہ شادی شدہ نہیں ہے۔" جین نے جواب دیا۔

"اور شاید میں غلط سوچ رہی ہوں۔" مشل نے کہا۔ "تمہیں جو یاد آیا ہے، وہ بتاؤ۔"

"وہ ایک آدمی کے ساتھ تھی، ہینڈسم آدمی تھا۔ بال بھورے تھے اس آدمی کے۔"

جین گڑبڑا گئی۔ وہ ڈینئل کے تاثرات نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔

"اور کچھ؟"

"لگ رہا تھا کہ وہ ایک ساتھ ڈنر کے لیے کہیں جارہے تھے۔ میں سمجھی کوئی شادی شدہ جوڑا ہے۔" مشل نے کہا۔

"تم نے ایسا کیوں سوچا؟"

"ان کا انداز ایسا تھا۔ ہنس بول رہے....."

"کون سا دن تھا؟"

"جمعرات کی رات۔ جمعہ کو میری چھٹی تھی۔"

"اور ہفتے کو وہ چیک آؤٹ کر گئے؟" اس وقت صبح میں تم ڈیوٹی پر تھیں؟" جین تابڑ توڑ سوالات کررہی تھی۔

"ہاں، لیکن بہت سارے مہمان جارہے تھے۔ ہم مصروف تھے۔ میں دیکھ نہیں سکی۔"

"کسی اور نے ڈیسک سے دیکھا ہو؟"

"نہیں۔" اچانک منیجر بولا۔ اس کے ہاتھ میں کمپیوٹر پرنٹ آؤٹ تھا۔ "تمہاری خواہش کے مطابق یہ کمرے کا بل ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ کمرے سے نکلی تھی لیکن ڈیسک پر نہیں گئی۔"

کوئین نن نے کاغذات لے کر دیکھے۔ کوئی غیر معمولی بات نظر نہیں آئی۔

"یہ کمرے سے نکلنے کا ثبوت ہے۔" جین نے کہا۔ "یہ کیسے معلوم ہو کہ وہ خود نکلی تھی؟"

کوئین نن کا منہ بن گیا۔ "تمہارا مطلب ہے کہ کوئی اور اس کے کمرے میں گھسا تھا اور سامان پیک کر کے اس کے بجائے وہ نکل گیا؟"

"میرا نکتہ یہ ہے کہ کیا ثبوت ہے ہفتے کی صبح وہ یہاں تھی۔ جبکہ فرض کیا جارہا ہے کہ ہفتے کو وہ چلی گئی تھی۔" جین نے وضاحت کی۔

"کیسا ثبوت درکار ہے؟"

جین، منیجر کی طرف مڑی۔ "استقبالیہ ڈیسک پر سیکیورٹی

کیمرے ہیں۔ ریکارڈنگ کتنے دن محفوظ رکھی جاتی ہے؟"

"گزشتہ ہفتہ کی وڈیو اب تک موجود ہے لیکن طویل ریکارڈنگ دیکھنے میں کئی دن صرف ہو جائیں گے۔" منیجر نے کہا۔ "سیکڑوں افراد لابی سے گزرے ہیں۔"

"بل کے مطابق اس نے کب چیک آؤٹ کیا؟"

کوئین نے پرنٹ دیکھا۔ "صبح سات بج کے پچاس منٹ پر۔"

"اسی وقت سے شروع کریں گے۔" جین نے کہا۔ "اگر وہ اپنے قدموں پر چل کر اس وقت یہاں سے گئی تھی تو ہمیں نظر آجائے گی۔"

☆☆☆

سرویلنس وڈیو پر کسی کو تلاش کرنا ایک تھکا دینے والا عمل ہے۔ تیس منٹ بعد ہی جین کی گردن اور شانوں میں اکڑن شروع ہو گئی۔ وہ جھکی ہوئی اور بغور مونیٹر پر گزرتے افراد کو دیکھ رہی تھی۔ کوئین نن کے مطابق یہ حماقت تھی۔ وہ ایزی چیئر پر نیم دراز جمائیاں لے رہا تھا۔ جین نے دوسرا راؤنڈ شروع کیا تو لمحہ بھر کے لیے خیال آیا، کیا واقعی یہ وقت کا زیاں ہے۔ افراد زیادہ تھے۔ کسی ایک مقام پر نگاہ کو مرکوز کرنا دشوار تھا۔

وہ ڈینئل ہی تھا جس نے مورا کو دیکھ لیا۔ "وہاں۔" اس کی چیخ نکل گئی۔ گبریل نے پھرتی سے ریکارڈنگ روک دی۔ جین نے فریز فریم میں دو درجن افراد کو گنا۔ زیادہ تر ڈیسک کے قریب کھڑے تھے۔ جیمز پس منظر میں تھے۔ "مجھے تو وہ نظر نہیں آئی۔" کوئین نن بولا۔

گبریل نے ایک ایک کر کے فریم واپس کرنے شروع کیے۔ "وہ رہی۔" اس مرتبہ بھی ڈینئل نے نشاندہی کی۔ جین پہلی مرتبہ مورا کو دیکھنے میں ناکام رہی تھی۔

"عکس واضح نہیں ہے۔" کوئین نن نے کہا۔

"میں خوب جانتا ہوں، وہ ڈاکٹر مورا ہے۔" ڈینئل نے کہا۔

"مزید دیکھتے ہیں۔" گبریل نے ایک کے بعد دوسرا فریم آگے بڑھانا شروع کیا۔ وہ پھر نظر آئی۔ قدرے واضح امیج تھا۔ گبریل نے فریم منجمد کر دیا۔

"ہاں ٹھیک ہے۔" کوئین نن نے اطمینان سے کہا۔ "سوٹ کیس بھی ساتھ ہے۔ جواب مل گیا۔ مسئلہ حل ہو گیا۔" اس نے جین کو دیکھا۔ "وہ زندہ ہے، ٹھیک ہے اور اپنی مرضی سے ہوٹل چھوڑ رہی ہے۔ میں چلتا ہوں۔ کوئی اہم بات ہو تو کال کر لینا۔"

"تم رکو گے نہیں؟"

"میم ہم نے اس کی تصویر ہر اخبار اور ٹی وی اسٹیشن کو روانہ کی تھی۔ جواباً ہر کال چیک کی تھی۔ مسئلہ یہ ہے کہ وہ مختلف جگہوں پر دیکھی گئی ہے۔"

"مثلاً؟"

"ڈائنوسار میوزیم، گرب جنرل اسٹور، بسٹل کاؤنٹی۔ کوڈی کے ارما ہوٹل میں ڈنر۔۔۔ وائیومنگ ریاست کے درجن بھر مقامات پر۔ اور میں کیا کر سکتا ہوں۔ گھوم پھر رہی ہے۔ اس وقت کہاں ہے۔ پتا نہیں۔ مجھے اس کی نفسیات سمجھ میں نہیں آئی۔ لیکن میرا خیال ہے کہ اسے کوئی ساتھی مل گیا ہے۔ شاید وہ بھی ڈاکٹر ہو۔ اب وہ اس کی گاڑی میں قابلِ دید مقامات دیکھتی پھر رہی ہے۔ اس کے علاوہ کیا وضاحت کی جا سکتی ہے۔"

اس کی باتوں سے جین کو تکلیف ہوئی۔ کیونکہ ڈینئل بھی قریب تھا۔ "وہ ایسی نہیں ہے۔" جین نے تردید کی۔

"مسئلہ یہ ہے کہ کوئی واردات نہیں ہوئی ہے۔ کوئی شہادت موصول نہیں ہوئی۔ خون خرابا نہ اسے زبردستی لے جایا گیا ہے۔" کوئین نن نے کہا۔

وہ ٹھیک ہی کہہ رہا تھا۔ "وہ آدمی کون ہے جس کا ہوٹل کلرک نے ذکر کیا تھا۔" جین سوچ کر بولی۔

"کیا مطلب؟"

"اگر مورا اس کے ساتھ گئی ہے تو میں جاننا چاہوں گی کہ وہ کون ہے۔ میرے خیال میں وڈیو ہمیں جمعرات کی رات سے دیکھنی چاہیے۔ کیوں؟"

"ٹھیک ہے۔" کوئین نن نے بے دلی سے کہا۔ "کلرک نے ڈنر کی بات کی تھی۔ کو پار ریکارڈنگ 5P.M سے دیکھنی چاہیے۔"

منشل کے بیان کے مطابق وہ دونوں ریسپشن پر ریسٹورنٹ کی سمت معلوم کرنے آئے تھے۔ وہ لوگ پھر سے نیا ٹارگٹ ذہن میں رکھ کے ریکارڈنگ کھنگالنے میں جُت گئے۔ ٹائم اسٹیمپ بڑھ کر چھ بجے، پھر سوا چھ بجے تک چلی گئی اور اس وقت بھورے بالوں والا آدمی ڈیسک پر ظاہر ہوا۔

"وہ ہے۔" جین بول پڑی۔ چند لمحے خاموشی رہی۔ ہر ایک سیاہ بالوں والی عورت کو دیکھ رہا تھا۔ جو اس آدمی کے ساتھ کھڑی تھی۔

"وہ ہے تمہاری مطلوبہ خاتون۔" کوئین نن نے اشارہ کیا۔

"ہاں۔" جین آہستہ سے بولی۔ مورا مسکرا رہی تھی۔

''وہ خوش ہے۔ ہشاش بشاش ہے۔۔۔۔'' کوئین نن بولا۔ جین ان دونوں کا جائزہ لیتے ہوئے سوچ رہی تھی۔

دفعتاً ڈینئل کمرے سے نکل گیا۔

کوئین نن پُرسوچ انداز میں ڈینئل کو جاتے دیکھ رہا تھا۔

''کیا میں نے کوئی غلط بات کہہ دی؟'' اس نے سوال کیا۔

''اسے تکلیف پہنچی ہے۔'' جین نے سرسری جواب دیا۔

''بہرحال آپ لوگوں کو جواب مل گیا۔'' کوئین نن نے ذومعنی انداز میں کہا۔ ''دو دوست مستی میں ہیں۔ مجھے امید ہے کہ جلد وہ خود ہی منظرِعام پر آجائے گی۔''

''بظاہر وہ آدمی ہوٹل میں مہمان معلوم ہوتا ہے۔'' گبریل نے کہا۔ ''ہمیں اس کا نام درکار ہے۔''

''گزشتہ ہفتے یہاں بہت رش تھا۔'' منیجر نے کہا۔ ''میں دو سو چالیس کمروں کی بات کر رہا ہوں۔''

''ہم خواتین کو ہٹا کر ان مردوں پر فوکس کریں گے۔ جنہوں نے سنگل بکنگ کی تھی۔''

''اکیلے مرد بھی کافی تعداد میں تھے۔''

''پھر تو ہمیں فی الفور شروع ہو جانا چاہیے۔ ہمیں ان کے نام، پتے اور فون نمبرز کی ضرورت ہے۔'' گبریل نے کہا۔

''اگر اسے اغوا کیا گیا ہے تو ہمارے لیے ہر منٹ قیمتی ہے۔'' جین نے عجلت کا اظہار کیا۔

کوئی بات مزید ہونے سے قبل ہی کوئین نن کے سیل فون نے سب کو خاموش کرا دیا۔

''کیا؟ کہاں پر؟'' اس کے چہرے پر پریشان کن سنجیدگی تھی۔ اس نے جلد ہی رابطہ منقطع کر دیا۔

''کیا بات ہے؟'' جین نے سوال تو کر دیا۔ تاہم وہ جواب سننے سے خوف زدہ تھی۔ کوئین نن کے تاثرات نے بتا دیا تھا کہ خبر بُری ہے۔

''۔۔۔ تم لوگوں کو سب لیٹ کاؤنٹی جانا پڑے گا۔ وہاں ''سرکل بی گیسٹ رینچ'' میں۔ وہ میرا دائرہ کار نہیں ہے۔ تم لوگوں کو شیرف فولی سے بات کرنا ہوگی۔''

''کیوں؟''

''وہاں دو مردہ افراد ہیں۔'' کوئین نن نے بتایا۔

''ایک مرد اور ایک عورت۔۔۔۔''

☆☆☆

جین ریزولی ہوی سائڈ ڈیٹیکٹو تھی۔ اپنے تمام کیریئر میں ڈیتھ سین پر جاتے ہوئے اس نے پہلے کبھی ایسی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کی تھی۔ وہ اور گبریل کرائے کی کار میں ''سرکل بی گیسٹ رینچ'' پر تھے۔ شکر تھا کہ وہ ڈینئل کو قائل کرنے میں کامیاب رہے تھے کہ وہ ہوٹل میں ہی ٹھہرے۔ جین نے اطراف اور سرکل بی کا جائزہ لیا۔

''میں یقین نہیں کر پا رہی کہ سوہا ایسی فضول جگہ پر آئی ہوگی۔'' جین نے گبریل سے کہا۔ ان دونوں نے برفیلی سڑک کراس کی۔ پولیس کی گاڑیاں ظاہر ہے پہلے ہی وہاں پہنچ گئی تھیں۔ دونوں شیرف کے ڈپٹی کی طرف گئے۔ جو کسی جوان عورت کے ساتھ بحث کر رہا تھا۔

''مجھے فولی سے بات کرنی ہے۔'' عورت اصرار کر رہی تھی۔ ''ہمیں مزید معلومات درکار ہیں۔ ادھوری معلومات کے ساتھ ہم کیا کام کریں گے؟''

''کیتھی، دیکھو شیرف اس وقت مصروف ہے۔'' تو اس کا نام کیتھی ہے۔ جین نے سرگوشی کی۔

''ہم ان کی بہبود کے ذمے دار ہیں۔ کم از کم ان کا نام بتاؤ اور ان کا اگلا رشتے دار کون ہے؟'' کیتھی اڑی ہوئی تھی۔

''جب ہمیں آگاہی ملے گی تو تم بھی جان جاؤ گی۔''

''وہ جوڑا ''پلین آف اینجلز'' کا ہے۔ کیا میں غلط کہہ رہی ہوں؟ پلین آف اینجلز، مطلب آئی ڈاہو۔''

ڈپٹی کی پیشانی پر بل پڑ گئے۔ ''تم نے کہاں سنا؟''

''میری ڈیوٹی ہے کہ میں غافل نہ رہوں۔ ٹاؤن میں کون کہاں سے آیا ہے، اس کی خبر رکھنا میرے لیے ضروری ہے۔'' وہ بولی۔

''تمہیں اپنے کام سے کام رکھنا چاہیے۔ اب آگے ہمارا کام شروع ہوگا۔''

وہ جیسے ناگن کی طرح پھنکاری۔ ''پتا نہیں تم کیا کام کرتے ہو، بوبی۔ میری شکایات پر کم از کم اداکاری ہی کر لیا کرو۔''

''بہت ہو گیا، اب جاؤ۔'' بوبی نے بیزاری سے کہا۔

''فولی کو بتا دینا کہ میں کال کروں گی۔'' وہ پلٹی اور ٹھٹک کے رک گئی۔ کیتھی حیرت سے جین اور گبریل کو تک رہی تھی۔

''امید ہے یہ لوگ تمہارے ساتھ اچھے رہیں گے۔'' وہ بڑبڑاتی ہوئی ڈرائیو وے کی طرف چلی گئی۔

''رپورٹر تھی؟'' گبریل نے اندازاً کہا۔

''نہیں، کاؤنٹی کی سوشل ورکر۔ اچھی خاصی مصیبت ہے۔'' بوبی نے کہا۔ ''میں کیا مدد کر سکتا ہوں؟'' اس نے

گبریل کو اوپر سے نیچے تک دیکھا۔

"شیرف فولی ہمارا منتظر ہے۔ ڈیٹکٹیو کوئین نن نے اسے بتایا تھا کہ ہم آرہے ہیں۔"

"اوہ، سمجھا..... آپ لوگ بوسٹن سے آئے ہو؟"

"ہاں، میں ایجنٹ ڈین اور ڈیٹکٹیو ریزولی۔"

ڈپٹی بوبی لگ بھگ پچیس برس کا جوان تھا۔ گبریل کے انداز نے اسے متاثر کیا۔

"سر اینڈ میم، میرے ساتھ آیئے۔"

دونوں بوبی کے پیچھے سرکل بی کے چیک اِن کاؤنٹر میں گئے۔ دوسرے کمرے سے دو افراد کی آوازیں آرہی تھیں۔ مردانہ اور زنانہ۔ نیم وا دروازے میں سے ان کو دیکھا جاسکتا تھا۔

"میں نے بیوی کو نہیں دیکھا تھا۔" وہ بولی۔ "مرد نے بکنگ کرائی تھی۔"

"تم نے مرد سے آئی ڈی کیوں نہیں مانگی؟"

"اس نے کیش دیا تھا اور دستخط کر دیے تھے۔ یہ رشیا نہیں ہے۔ یہاں لوگ آزادانہ آتے جاتے ہیں۔ مزید یہ کہ وہ دیکھنے میں ایک معقول آدمی نظر آرہا تھا۔"

"اور بتاؤ۔"

"وہ شائستہ اور قابلِ احترام آدمی تھا۔ ہفتے کے روز برفانی طوفان میں ان کو ٹھہرنے کے لیے کچھ وقت درکار تھا۔ روڈز کلیئر ہونے پر انہیں چلے جانا تھا۔"

"شیرف؟" بوبی نے آواز لگائی۔ "بوسٹن والے پہنچ گئے ہیں۔"

فولی نے مڑ کر ہاتھ ہلایا۔ "آتا ہوں۔" یہ کہہ کر وہ پھر عورت سے باتیں کرنے لگا۔ بوبی نے گبریل کو بتایا کہ وہ عورت منیجر ہے۔ اور نام مارگی ہے۔

"وہ دو دن پہلے آئے تھے۔ آخری بار تم نے کب صفائی کرائی تھی؟"

"موقع ہی نہیں ملا۔" مارگی نے کہا۔ "ناب پر انہوں نے مستقل "ڈونٹ ڈسٹرب" کا نشان لٹکایا ہوا تھا۔ میں نے سوچا کہ انہیں پرائیویسی کی ضرورت ہے۔ آج صبح میں نے دیکھا کہ وہ نشان غائب تھا۔ میں نے دوپہر میں دستک دی..... جواب نہ ملنے پر میں اندر گئی تب خوفناک انکشاف ہوا....."

"مطلب مرد کو تم نے ایک مرتبہ دیکھا، جب وہ چیک اِن ہوا تھا؟"

"وہ شروع سے آخر تک مردہ حالت میں نہیں تھے۔ یہ ممکن نہیں۔ انہوں نے اتوار کی رات یا پیر کی صبح "ڈونٹ ڈسٹرب" کا نشان ہٹایا۔ یا پھر وہ نشان کسی اور نے ہٹایا۔" مارگی نے کہا۔

"اوکے۔" شیرف نے جیکٹ کی زپ چڑھائی۔ "جلد ہی ڈیٹکٹیو چیف انسپکٹر تم سے بات کریں گے۔"

☆☆☆

شیرف فولی کا جسم فربہ اور عمر پچاس برس سے اوپر تھی۔ اس کی تیز نگاہ جین سے گزر کے گبریل پر رک گئی۔

"تم دونوں گمشدہ عورت کے لیے فکرمند ہو؟"

"ہم پُرامید ہیں کہ وہ یہاں نہیں ہے۔" گبریل نے کہا۔

"ہفتے کا دن تھا جب وہ غائب ہوئی، رائٹ؟"

"ہاں، لیٹسن ویلج سے۔"

"دن وہی ہے۔ یہاں وہ دونوں بھی ہفتے والے دن آئے تھے۔ میرے ساتھ آؤ۔" شیف فولی نے اشارہ کیا۔ کیبن نمبر آٹھ پر رک گیا۔ اس نے لیٹکس گلوز اور پیپر شوکورز ان کے حوالے کیے۔ کرائم سین پر جانے کے لیے دونوں اشیا لازم تھیں۔

"اندر قدم رکھنے سے پہلے میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ خود کو ایک ناخوشگوار تجربے کا سامنا کرنے کے لیے تیار رکھنا۔" شیرف نے گویا تنبیہ کی۔

"کرائم سین ناخوشگوار ہی ہوتا ہے۔"

"میرا مطلب کچھ اور ہے۔ آؤ۔" وہ بولا۔

"کیا لاشوں کے ٹکڑے کیے گئے ہیں؟" گبریل نے پُرسکون انداز میں کہا۔ شیرف اس کے فقرے اور انداز پر چونکا تھا۔ لیکن خاموش رہا۔ تینوں اندر داخل ہوئے۔ قدم رکھتے ہی جین نے خون دیکھا۔ چھینٹے دیواروں پر بھی تھے۔ وہ بستر کے قریب گئے تو آگہی ملی کہ خون کہاں سے آیا تھا۔

باڈی بستر پر نہیں بلکہ بیڈ کے ساتھ پڑی تھی۔ چہرہ چھت کی طرف تھا۔ سر پر بال کم تھے۔ جسامت کے اعتبار سے وزن کم از کم پچاس پونڈ سے زیادہ تھا۔ پتلون سیاہ اور قمیص سفید تھی۔ قابلِ دید یا ناقابلِ دید اس کا چہرہ۔ جین ایک پولیس وومین تھی۔ وہ بھی بھیانک منظر سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکی۔ قاتل نے چہرہ ناقابلِ دید اور ناقابلِ شناخت بنا دیا تھا۔

"قاتل نے خوفناک اور غیر انسانی غضب کا مظاہرہ کیا ہے۔" سفید بالوں والا شخص باتھ روم سے برآمد ہوا۔ وہ سول ڈریس میں تھا۔ ہولناک نظاروں نے اسے ہلا کر رکھ دیا تھا۔ وہ پھر بولا۔ "قاتل نے ایسا کیوں کیا؟ چہرے پر حیوانی انداز

میں ہتھوڑا چلایا گیا ہے۔ کوئی ہڈی، کھال، دانت..... کچھ بھی نہیں بچا۔ خون اور پگھلے ہوئے گوشت کا قیمہ یا لوتھڑا رہ گیا ہے۔"

"میڈیکل ایگزامنر؟" گبریل نے اندازہ لگایا۔

"ڈاکٹر ڈریپر۔" اس نے جواب دیا۔ "لیکن میں ایگزامنر نہیں ہوں۔ محض ایک کاؤنٹی کورونر۔ وائیومنگ میں ME نہیں ہے۔ فارنسک پیتھالوجسٹ کولوراڈو سے آئے گا۔"

"یہ دونوں عورت کی شناخت کے لیے آئے ہیں۔" شیرف نے ڈریپر کو بتایا۔

"وہ باتھ روم میں ہے۔" ڈاکٹر نے کہا۔

جین نے باتھ روم کے نیم وا دروازے کو دیکھا۔ وہ محسوس کر رہی تھی کہ پہلا قدم اٹھانے سے وہ قاصر ہے۔ گبریل قدم بڑھا کے باتھ روم میں چلا گیا۔ وہ ساکت کھڑا تھا اور مہر بہ لب تھا۔ جین کے پیٹ میں گرہیں سی پڑنے لگی تھیں۔ سر جھٹک کے وہ آگے گئی۔ گبریل نے ترچھے ہو کر اس کے لیے جگہ بنائی۔

مردہ عورت ٹب کے اندر عریاں حالت میں تھی۔ اس کا سر لٹک کر سینے پر ٹک گیا تھا۔ چہرہ بالوں میں چھپا ہوا تھا۔ کالے بال! بال خون اور بھیجے کے ٹکڑوں سے آلودہ تھے۔ بالوں کی طوالت مورا کے بالوں کے برعکس تھی۔ بائیں ہاتھ میں شادی کا بندھن نظر آرہا تھا۔ کہنی سے نیچے بڑا سیاہ تل موجود تھا۔ جین نے جھک کر چہرہ دیکھنا چاہا۔ بالوں، شادی کا بندھن اور تل نشاندہی کر چکے تھے کہ وہ مورا نہیں تھی۔

عورت کے نقوش مرد کے مانند ناقابلِ شناخت نہیں تھے۔ اگرچہ ضرب شدید تھی لیکن کھوپڑی کی سائڈ پر پڑی تھی۔ جین نے سیدھا ہو کر گہرا سانس لیا۔ بدن ڈھیلا پڑ گیا اور اسے احساس ہوا کہ وہ شدید اعصابی تناؤ کا شکار ہو گئی تھی۔ "یہ مورا نہیں ہے۔"

"She is still missing" گبریل نے کہا۔

'مرنے سے گمشدہ رہنا بہتر ہے۔' جین نے سوچا اور پولیس کی نظر سے ہر شے کا جائزہ لینا شروع کیا۔ ناک سکیڑ کر سگریٹ کی خفیف بو محسوس کی۔ پگھلی ہوئی برف کے دھبے، بوٹ پرنٹس۔ ایک اور چیز جو اسے وہاں آتے ہی دیکھ لینی چاہیے تھی وہ بچے کا چھوٹا سا پالنا تھا۔

"یہاں کوئی بچہ بھی تھا؟" جین نے شیرف فولی کو دیکھا۔

فولی نے اثبات میں سر ہلایا۔ "آٹھ نو ماہ کی بچی..... سوشل ورکر کے مطابق۔ بچی ان کی تحویل میں ہے۔"

جین کو باہر بوبی سے بحث کرنی کیتھی یاد آئی۔ یہاں اس کی موجودگی کا سبب بھی سمجھ میں آگیا۔ "یعنی بچی زندہ ہے؟"

"ہاں، قاتل نے اسے ہاتھ نہیں لگایا۔"

"بچی لازماً چیخی ہوگی۔ روئی ہوگی..... کسی نے نہیں سنا؟" گبریل نے اعتراض کیا۔

"اس وقت مہمان کم تھے اور یہ کیبن ہٹ کر ہے۔ انسولیٹڈ ہے اور کھڑکیاں بند۔ زیادہ امکان ہے کہ کسی نے نہیں سنا تھا۔"

جین آدمی کی طرف گئی۔ لگتا ہی نہیں تھا کہ گردن سے اوپر کوئی انسانی چہرہ رہا ہوگا۔ "اس نے مزاحمت نہیں کی؟"

"معلوم ہوتا ہے کہ سرپرائز ایلیمنٹ تھا۔"

"عورت شاور میں تھی۔ لہٰذا اس نے نہیں سنا ہوگا لیکن آدمی.....؟ کیا لاک توڑا گیا تھا؟" جین نے سوال کیا۔

"کھڑکی سے تو کوئی نہیں آیا۔" فولی نے کہا۔ "یا تو مقتول نے ڈور لاک نہیں کیا تھا یا پھر قاتل کو آنے دیا تھا۔"

"اگر آنے دیا تھا تو کیا قاتل ان کا شناسا تھا؟"

"یہ سوال میرے ذہن میں بھی ہے۔" فولی نے کہا۔

دستک ہوئی اور بوبی اندر آیا۔ "کار کی رجسٹریشن کا پتا چل گیا ہے اور مقتول کی آئی ڈی بھی۔ اس کا نام جان پامی روئے ہے۔ پلین آف اینجلز۔"

"اوہ مائی گاڈ، وہ لوگ۔" ڈاکٹر ڈریپر نے کہا۔

"کون لوگ؟" جین نے سوالیہ نظر ڈالی۔

"انہوں نے خود کو "دی گیدرنگ" کا نام دیا ہے۔ کوئی مذہبی فرقہ ہے، آئی ڈاہو میں۔ لیکن کچھ عرصہ قبل "گیدرنگ" نے وائیومنگ میں بھی کمیونٹی بنائی تھی۔ یہ دونوں شاید سب لیٹ کاؤنٹی جانا چاہتے تھے۔"

"میں نہیں سمجھتا کہ وہ وہاں جانے کا ارادہ رکھتے تھے۔" بوبی نے کہا۔

"تمہیں یہ یقین کیوں ہے؟" ڈاکٹر ڈریپر نے سوال کیا۔

"کیونکہ پچھلے ہفتے میں وہاں تھا۔ وادی سنسان ہے۔ وہ جارحانہ موسم کی وجہ سے بستی خالی کر گئے ہیں۔" ڈپٹی بوبی نے وضاحت کی۔

"تو یہ دونوں یہاں کیوں آئے؟" فولی بولا۔

"میں یہ بتا سکتا ہوں کہ مقتول "کنگڈم کوم" نہیں

جارہے تھے۔ سڑکیں ہفتے کے روز سے بلاک ہیں اور سڑکیں موسم بہار تک نہیں کھلیں گی۔" بوبی نے بتایا۔ تمام گفتگو کے دوران جین بغور ڈیٹی بوبی کا جائزہ لیتی رہی۔ بوبی کی شخصیت میں کوئی انہونی بات تھی جو جین کی سمجھ میں نہیں آرہی تھی۔

☆☆☆

مورا کی کوشش تھی کہ آرلو ڈی ہائیڈریٹ نہ ہونے پائے۔ وہ اسے بار بار پانی پلا رہی تھی۔ کپ میں چینی اور نمک ملا کر اسے پلا رہی تھی۔ آخری دوا انٹی بائیوٹک بھی اسے کھلا چکی تھی۔ کینگرین کے آثار نظر آرہے تھے۔ مورا تقریباً ناامید تھی۔ جلد یا بدیر مورا کو ٹانگ الگ کرنی پڑتی۔ کیا وہ یہ کر سکے گی؟ وہ بھی بے ہوش کیے بغیر؟

اچانک ایلن وہاں آئی۔ "گریس کہاں ہے؟"

"کیا ہوا؟"

"میرا پرس نہیں مل رہا۔"

مزید سوال جواب سے پہلے ہی گریس بیرونی دروازے سے اندر آئی۔ "ہمیں ساتھ رہنا چاہیے، تم کہاں گئی تھیں۔" مورا نے نرمی سے کہا۔

"گیارہ مکانات اور ہیں۔" وہ بولی۔

"ہاں، لیکن تمہارے ڈیڈی سے ہم نے وعدہ کیا تھا کہ تمہارا خیال رکھیں گے۔ تم ہمارے ساتھ رہو۔"

"ٹھیک ہے، لیکن باہر میں نے کچھ دیکھا ہے۔" گریس نے انکشاف کیا۔

مورا کھڑی ہوگئی۔ "کیا ملا ہے تمہیں؟"

"تمہیں دلچسپی ہے؟" لڑکی نے سوال کیا۔

"ہاں۔" مورا نے اثبات میں سر ہلایا۔

گریس خاموش تھی۔ سوچ رہی تھی۔ "وہاں باہر۔" گریس بولی۔ "درختوں کے قریب۔"

مورا نے جیکٹ لی۔ گلوز چڑھائے۔ "آؤ میرے ساتھ۔" باہر پہلے والی حالت نہیں تھی۔ دو دن سے برف باری رکی ہوئی تھی۔ وہ گھوم کر مکان کے عقب میں پھر وہاں سے برفانی میدان میں درختوں کی طرف بڑھے۔ آگے جا کر گریس نے کہا۔ "وہ نشانات دیکھو۔"

مورا اور آگے گئی۔ "یہ جانوروں کے قدم ہیں۔" وہ بولی۔ "شاید بھیڑیوں کے قدموں کے نشانات۔" مورا نے اندازہ لگایا کہ نشانات مکانات کی طرف گئے تھے۔

"اگر یہ جانوروں کے نشانات ہیں تو کیا وہ ہمیں چھوڑ دیں گے؟" گریس قدرے ہراساں تھی۔

"ہاں ہمیں رات میں اندر ہی قیام کرنا چاہیے۔" مورا نے گریس کا بازو پکڑا۔ "اگر کوئی بھیڑیا مکان تک آیا تو میں حفاظت کروں گی، چلو آؤ۔"

وہ دونوں تھوڑی دور گئی تھیں کہ معاً مورا کو رکنا پڑا۔ وہ برف میں نئے نشانات کو گھور رہی تھی۔

وہ جانوروں کے نشانات نہیں تھے۔ مورا کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہونے لگی۔ برفانی جوتوں کے نشان۔ مورا نے مڑ کر پائن کے درختوں میں جھانکا۔ لیکن گھنے درختوں میں کچھ بھی نہ دیکھ سکی۔ اگر کوئی ایک یا زیادہ افراد وہاں تھے تو وہ ان دونوں کو دیکھ رہے تھے۔ تاہم وہ نہیں دیکھ سکتی تھی۔

"مکان میں چلو۔" مورا نے لہجہ ہموار رکھا اور محتاط انداز میں پیش قدمی کی۔ وہ خوف زدہ تھی لیکن خوف کو گریس پر ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی۔ ایلن کو بتانا ضروری تھا کہ وہ دونوں تیار رہیں۔ بالآخر اسرار کا پردہ چاک ہوگیا تھا کہ وہ وادی میں اکیلے نہیں تھے!

☆☆☆

"اگر کوئی اور بھی وادی میں ہے تو ہمیں اب تک نظر کیوں نہیں آیا؟" ایلن نے سوال کیا۔

"وہ رات میں ہوشیار اور چوکس رہتے ہیں۔"

گریس بے خبر صوفے پر سو رہی تھی۔ ایلن اور مورا سرگوشیوں میں باتیں کر رہے تھے۔ دروازے میں بولٹ، چٹخنی اور کرسی بھی پھنسا دی گئی تھی۔ پنجوں کے نشانات دیکھنے کے بعد گریس کا ذہن بھیڑیوں کی طرف تھا۔ لیکن آج رات چار ٹانگوں والے شکاریوں سے زیادہ ان دیکھے دو ٹانگوں والے یا والوں کا خوف تھا۔

"ہمیں اور نشانات کیوں نظر نہیں آئے؟" ایلن بڑبڑائی۔

"وہ مٹا دیے گئے ہوں گے یا وہ دور سے ہماری نگرانی کر رہے ہیں۔" مورا نے جواب دیا۔

"مطلب وہ نہیں چاہتے کہ ہمیں اُن کی موجودگی کا پتا چلے؟"

مورا نے اثبات میں سر کو جنبش دی۔

"اگر ایسا ہے تو وہ یہاں آکر اپنا تعارف کیوں نہیں کراتے؟ کیوں درختوں میں روپوش ہیں..... مورا شاید ہم پاگل ہو گئے ہیں۔ آرلو کو بھوت نظر آتے ہیں۔ میرا پرس غائب ہے اور تمہاری آنکھیں بھی دھوکا کھا رہی ہیں۔ وہ برفانی جوتوں کے نشان نہیں ہو سکتے۔ وہاں درختوں میں کوئی نہیں ہے۔"

"کوئی ہے یہاں۔ شروع سے، جب سے ہم آئے

ہیں وہ ہماری نگرانی کر رہا ہے۔" مورا نے یقین سے کہا۔

"تم نے وہ نشان آج ہی دیکھے ہیں؟"

"کچھ اور بھی ہے۔ میں نے تمہیں اس لیے نہیں بتایا تھا کہ میں کچھ اور ہی سمجھی تھی۔" مورا نے بتانا شروع کیا اور دیکھا کہ ایلن کے تاثرات بدل گئے تھے۔ لیکن وہ خاموش رہی۔

"میں پہلے دن رات میں اٹھی تھی تو یہاں پگھلی ہوئی برف کے نشانات نظر آئے۔" مورا نے گریس پر نظر رکھتے ہوئے سرگوشی کی۔ آدھی رات کا وقت تھا۔ جوتے کا نشان بھی موجود تھا۔ ظاہر ہے کسی نے دروازہ کھولا اور برفانی ہوا اندر آئی تھی۔ لیکن تم سب گہری نیند میں تھے۔ میں سمجھی دروازہ ہوا کے جھکڑ سے کھلا اور کسی نے اٹھ کے بند کر دیا۔ میرا یہ خیال غلط تھا۔ کوئی باہر سے آیا تھا۔ کون تھا؟ کون یہاں آیا تھا؟"

"تم نے پہلے نہیں بتایا؟"

"میں نے کہا نا، میں سمجھی ہم میں سے کوئی تھا۔ صبح میں کوئی نشان نہیں تھا۔ مجھے یہ بھی شک ہوا کہ میرا وہم تھا۔ یہاں کے اسرار نے ہمیں توہمات کا شکار کر دیا ہے۔ میں اب سب کچھ گوش گزار کر رہی ہوں۔ اس لیے کہ میں نے خطرہ محسوس کر لیا ہے۔ واضح طور پر، اب ہمیں ہوشیار رہنا ہوگا۔"

"میرا دماغ ماؤف ہے۔" ایلن بولی۔ "ہوشیار رہ کر کیا کر لیں گے۔ ہم دو عورتیں ہیں۔ ہتھیار بھی کوئی نہیں۔ مطلب آتشیں ہتھیار۔ ایک اور بات ہم سے کسی نے اس کو دیکھا کیوں نہیں؟"

"میں نے دیکھا ہے۔" اچانک آرلو کی نرم آواز آئی۔ وہ دونوں جیسے اچھل پڑیں..... دونوں نیم جان آرلو کے قریب ہو گئیں۔ "کیا دیکھا تم نے؟"

"میں نے کل بتایا تھا۔" وہ بولا۔

"وہ پھر بھوتوں کی بات کر رہا ہے۔" ایلن نے کہا۔

"بخار کی وجہ سے ڈراؤنے خواب آ رہے ہیں۔" مورا نے سرگوشی کی۔ "تم پانی پیو۔"

"وہ وہاں تھا، میں نے دیکھا تھا۔" آرلو مُصر تھا۔

"او کے بتاؤ کیا دیکھا تھا؟"

"چہرے، وہ کمرے میں تھے..... ایک کھڑکی میں....."

مورا نے بے اختیار کھڑکی کی طرف گردن گھمائی۔ وہاں کوئی بھوت تھا نہ شیطان اور نہ کوئی بلا.....

ایلن کے ہنسنے کی آواز آئی۔ "تم دونوں ہی ذہنی انتشار کا شکار ہو....." مورا کھڑکی کے قریب جا کے باہر اندھیرے میں گھورنے لگی۔ تصور کام کر رہا تھا۔ خفیہ عناصر وادی میں موجود ہیں۔ وہ دیکھ نہیں سکتی تھی۔ تاہم تصور میں خون خرابا تھا..... دہشت تھی۔ بستی پُراسرار طریقے سے کیوں فرار ہوئی؟ کس نے مجبور کیا؟ یا وہ لوگ مارے گئے۔ جو ذمے دار تھا وہ اب بھی وہاں موجود تھا۔ کیا یہ محض ڈراؤنے تصورات تھے جو خوف اور تنہائی کی پیداوار تھے۔ علاوہ ازیں چند ناقابلِ وضاحت معاملات۔ "گیدرنگ" کیا ہے؟ کون لوگ ہیں..... کہاں ہیں.....

یکے بعد دیگر انہونے واقعات پیش آئے۔ آغاز غلط موڑ کاٹنے سے ہوا، وہ بھٹک گئے۔ برفانی طوفان، پھر سب اربن کا پھنس جانا۔ کیا یہ اتفاقات تھے یا کوئی انہونی ان کو کنگڈم کوم کے مقتل میں لانا چاہتی تھی۔ وہ ٹریپ ہو گئے تھے۔ دشمن اَن دیکھا تھا، نامعلوم تھا۔ یہاں سے فرار کی کوشش بھی ناکام ہو گئی تھی۔ کیا یہ صرف بدقسمتی تھی۔ آرلو کے ایکسیڈنٹ نے حالات مزید بدتر کر دیے تھے۔ ڈگلس کہاں ہے اب تک پوکل کیا وہ مدد لے آئے گا؟

"نہیں۔" مورا کے ذہن نے کہا۔ "وہ کنگڈم کوم سے نہیں نکل سکا۔ کنگڈم کوم کسی کو نہیں نکلنے دے گا۔"

وہ جھرجھری لے کر کھڑکی سے ہٹ گئی۔ خود پر غصہ آ رہا تھا کہ ماورائی پہلو کی طرف دھیان کیوں گیا۔ شاید ذہنی تناؤ کی وجہ سے۔ ایک بار پھر برف میں اسنوشو کا نشان ابھرا۔ کچھ سوچ کر وہ اچانک ڈور کی طرف گئی۔ کرسی ہٹا کے دروازہ کھولا۔

"کیا کر رہی ہو؟" ایلن کی آواز آئی۔

"میں دیکھنا چاہتی ہوں کہ کیا میں واقعی التباسِ نظر کا شکار ہوں۔" مورا نے جواب دیا۔ "تم نے ہی کہا تھا کہ میں ذہنی انتشار کا شکار ہوں۔ آرلو نے کھڑکی میں کسی کو دیکھا تھا۔ وہاں فٹ پرنٹ ہونے چاہئیں۔"

"پلیز، باہر مت جاؤ۔ مجھے ثبوت کی ضرورت نہیں ہے۔" ایلن نے التجائی انداز میں کہا۔

"میں خود کو قائل کرنا چاہتی ہوں۔" وہ دروازہ کھول کے باہر چلی گئی۔ ہوا تیز نہیں تھی۔ درخت بھی تقریباً ساکت تھے۔ بلند آواز خود اس کے دل کی تھی۔ جو سینے میں سر پٹخ رہا تھا۔ دفعتاً ڈور دوبارہ کھلا اور ایلن باہر نکلی۔ "میں بھی آ رہی ہوں۔"

دونوں گھوم کر مکان کی کھڑکی پر آئیں۔ کیروسین لیمپ کی روشنی میں مورا نے برف کی سطح کا معائنہ کیا۔ جوتوں کا کوئی نشان دکھائی نہ دیا۔ مورا کچھ اور آگے گئی اور یکلخت جم کے رہ گئی۔ بلاشبہ وہ جوتوں کے نہیں بلکہ اغلباً بھیڑیوں کے پنجوں

کے نشان تھے۔ دور سے بھیڑیے کی مخصوص طویل آواز بلند ہوئی۔ وہ یہاں تک آ گئے تھے۔ دونوں عورتیں کپکپا اٹھیں۔ معاً وہ آوازیں یک دم بند ہو گئیں۔ پھر وہی گہرا سکوت۔

"فوراً اندر چلو۔" مورا نے کہا..... اندر پہنچتے ہی بھیڑیوں کی آوازیں پھر بلند ہوئیں۔

☆☆☆

اگلے روز سورج کی کرنیں پھیلنا شروع ہوئیں۔ مورا جان گئی تھی کہ آرلو قریب المرگ ہے۔ اس کی حالت نہایت خستہ تھی۔ مورا کا طبی تجربہ مناسب ادویات اور سرجیکل آلات کے بغیر بے معنی تھا۔

"کیا ٹانگ کاٹ دی جائے؟" ایلن نے کہا۔

"بچنے کے بہت کم امکانات ہیں۔" مورا نے جواب دیا۔ "دیر ہو گئی ہے۔"

"وہ ویسے بھی مر جائے گا۔ ڈگلس کا انتظار کریں؟"

"ڈگلس کا انتظار کب تک..... مجھے ایکشن لینا پڑے گا۔"

"کیا مطلب؟"

"اب تم انچارج ہو۔ فیصلہ کن مرحلہ ہے۔ مجھے جانا پڑے گا۔" مورا نے کہا۔ "تم آرلو کو ڈی ہائیڈریشن سے بچانا۔ میٹھا پانی پلاتی رہنا۔ اگر وہ کھانے کے قابل ہو تو کچھ کھلا بھی دینا....."

"تم کیا کرنا چاہتی ہو؟" ایلن پریشان تھی۔

"کراس کنٹری اسکینر ابھی تک سب اربن میں ہیں۔ وہاں سے میں مزید چند اشیا لوں گی۔ ابھی دن شروع ہوا ہے۔ کافی وقت ہے۔"

"اگر....."

"اگر مگر کا وقت نہیں ہے۔ ہمیں ہر قیمت پر یہاں سے نکلنا ہوگا۔"

☆☆☆

ایک مکان کے گیراج سے مورا نے ضروری اشیا بیک پیک میں منتقل کیں۔ احتیاطاً سلیپنگ بیگ بھی رکھ لیا۔ اگرچہ اسے امید تھی کہ رات سے پہلے وہ وادی سے نکل کر پہاڑ اتر جائے گی۔ وادی سے نکلنے کے لیے اسے اوپر جانا تھا۔ جیپ تک پہنچنے میں اسے دشواری نہیں ہوئی۔ کچھ وقت ضرور لگا..... جیپ کو پیچھے چھوڑتے ہوئے اس نے سفر جاری رکھا۔ تاہم ترچھی چڑھائی توانائی کھینچ رہی تھی۔ اس نے جیکٹ کھول دی۔ گلوز ہٹا کے ہیٹ بھی اتار دیا۔ وادی سے پیدل نکلنا گویا جان جوکھوں کا کام تھا۔ ایک بار وہ مرکزی سڑک پر پہنچ گئی تو پھر نیچے کی طرف اسکینر کے ذریعے پھسلنا آسان ہوگا۔ پائن کے درختوں نے عقب میں وادی کو چھپا لیا۔ ہر قدم پر بیک پیک کا وزن بڑھتا جا رہا تھا۔

☆☆☆

بالآخر اس کی جدوجہد رنگ لائی۔ وہ پھنسی ہوئی سب اربن تک پہنچ گئی تھی۔ کراس کنٹری اسکینر کی ایک جوڑی گاڑی کی چھت پر نہیں تھی۔ صاف ظاہر تھا کہ ڈگلس کم از کم یہاں تک تو پہنچا تھا۔ مورا نے اسکینر کی دوسری جوڑی اور اسکی شوز حاصل کیے۔

دفعتاً اس کی سماعت سے گڑگڑاہٹ کی آواز ٹکرائی جو دور سے آ رہی تھی۔ بے حس و حرکت ہو کر اس نے کان لگائے۔ رفتارِ قلب مزید بڑھ گئی تھی۔ کیا اس کا وہم ہے۔ وہم نہیں تھا۔ انجن کی آواز بھی آنے لگی۔ اسنو پلو پہاڑ پر آ رہی تھی۔ ڈگلس نے کام کر دکھایا تھا۔ بھیانک خواب قریب الختم تھا۔ مورا کے حلق سے پُرمسرت چیخ نکل گئی۔

اسنو پلو نظر نہیں آ رہی تھی لیکن آواز اپنی جگہ پر تھی۔ وہ بیک وقت ہنس رہی تھی، رو رہی تھی۔ مہذب دنیا میں واپسی، گرم شاور، بجلی اور ٹیلی فونز۔ سب سے بڑھ کر واپس اسپتال میں..... آرلو زندہ رہے گا۔

وہ روڈ پر آ کے آنے والوں کا انتظار کرنے لگی۔ امداد پہنچنے والی تھی۔ پہلی مرتبہ ڈگلس کے لیے اس کی سوچ نے مثبت انداز اختیار کیا۔ بھیانک خواب کا اختتام بہت قریب تھا۔ بھاری مشینری کی آواز مزید قریب ہو گئی تھی۔ لیکن مورا ابھی تک اسنو پلو کو دیکھنے سے قاصر تھی۔

دفعتاً بریلی کرنچ کرنچ کی مدھم آواز سنائی دی۔ آواز مورا کے عین عقب میں تھی۔ وہ عالم حیرت میں پلٹنے والی تھی کہ عقب کا سایہ اس نے سامنے دیکھا۔ وہ بھونچکا رہ گئی۔ پلٹنے کا موقع بھی نہ ملا۔

درختوں سے نگرانی کرنے والا مورا کے سر پر تھا۔

☆☆☆

ڈینئل ہوٹل کے خالی کاک ٹیل لاؤنج کے یوتھ میں بیٹھا تھا۔ اس نے سر اٹھا کے جین کو نہیں دیکھا۔ نگاہ میز پر تھی۔ یہ واضح اشارہ تھا کہ وہ تنہا رہنا چاہتا تھا۔ باوجود اس کے جین وہاں بیٹھ گئی۔

"لنچ پر تم نہیں تھے؟"

"مجھے بھوک نہیں ہے۔" وہ بولا۔

"میں منتظر ہوں کہ کوئین نن کوئی خبر دے گا۔" جین نے کہا۔ ڈینئل نے سر ہلایا لیکن جین کو نہیں دیکھا۔ خاموش

اشارہ تھا کہ "جاؤ، میں بات نہیں کرنا چاہتا۔ وہ عمر سے زیادہ بوڑھا اور تھکا تھکا لگ رہا تھا۔

"ڈینغل..... میں نے ہتھیار نہیں ڈالے۔ تمہیں بھی ہار نہیں تسلیم کرنی چاہیے۔"

"ہم پانچ کاؤنٹیز میں سفر کر چکے ہیں۔ چھ ریڈیو اسٹیشنز پر بات کی ہے۔ وڈیوز کا ہرمنٹ دیکھا ہے۔" ڈینغل نے بالآخر منہ کھولا۔

"ہم کچھ مس (miss) کر گئے ہیں۔ دوبارہ دیکھیں گے۔"

"ہم دیکھ چکے ہیں کہ وہ بھورے بالوں والے کے ساتھ خوش اور مطمئن نظر آرہی تھی۔

"اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ دونوں کہیں عشق لڑا رہے ہیں۔ چند سیکنڈز کی جھلکیوں کو سیکس کے ساتھ مت جوڑو۔ مسکرانے، بات کرنے کی کوئی بھی وجہ ہو سکتی ہے..... عام بات ہے۔ اتنے سارے لوگ کانفرنس میں شریک تھے..... ممکن ہے کہ وہ کوئی پرانا شناسا ہو۔"

جین نے وقفہ لیا اور بولی۔ "یہ کافی نہیں ہے کہ وہ زندہ ہے۔ بقیہ حقائق بھی سامنے آجائیں گے۔"

"بات یہ ہے کہ میں اسے وہ نہیں دے سکا جس کی اسے ضرورت تھی۔ شاید میرے پیار میں کمی رہ گئی....."

جین کے جواب دینے سے پہلے ہی کال آگئی۔ جین نے نمبر دیکھا۔ وہ کوئین نن تھا۔ "اس کی آواز سنتے ہی وہ سمجھ گئی کہ یہ وہ کال نہیں تھی جو وہ کرنا چاہتا تھا۔ نہ ہی وہ اطلاع تھی جو وہ سننا چاہتی تھی۔

"میں معذرت خواہ ہوں۔" کوئین نن نے کہا۔

"کس بات پر؟"

"تمہیں جیکسن میں ہینٹ جان میڈیکل سینٹر آنا ہوگا۔ ڈاکٹر ڈریپر منتظر ہے۔"

"مطلب سب لیٹ کاؤنٹی کورونر؟" جین نے تصدیق چاہی۔

"ہاں، معاملہ وہیں کا ہے۔" کوئین نن نے ایک طویل تکلیف دہ وقفہ دیا۔ "مجھے خدشہ ہے کہ انہیں تمہاری دوست مل گئی ہے۔"

☆☆☆

وہ تینوں کانفرنس ٹیبل پر ڈاکٹر ڈریپر کے ساتھ تھے۔

"یہ بہتر ہوگا اگر تم اُسے نہ دیکھو۔" ڈاکٹر نے سنجیدگی سے کہا۔ جین کی گردن پر بال کھڑے ہو گئے۔ وہ خاموش رہی۔ دانتوں پر دانت جمے ہوئے تھے۔

"گاڑی آج صبح دریافت ہوئی ہے۔ وہ ایک پہاڑی نالا تھا۔ آتشزدگی نے ہر شے کو بُری طرح متاثر کیا۔ اس کے بعد جانور....." ڈاکٹر نے وقفہ لیا۔ "میرا مطلب ہے..... تم سمجھ رہی ہو.....؟"

جین کو بولنے کی ضرورت نہیں تھی۔ اسے ادراک تھا کہ کیسے تباہی ہوئی ہوگی۔ آتشزدگی کے بعد باقی کسر جنگلی جانوروں نے پوری کر دی ہوگی۔ "نہیں میں نہیں دیکھنا چاہتی۔ کیسے دیکھوں گی؟ وہ ایک حسین عورت تھی..... بچا ہی کیا ہوگا۔" جین کا سر گھوم رہا تھا۔

"ایسی بُری حالت میں تم کیسے پہچانو گی؟" گبریل نے کہا۔ وہ ابھی تک حواس میں تھا۔ اس کا ذہن کام کر رہا تھا۔ وہ سوالات کرنے کے لیے تیار تھا۔

"کریش سائٹ پر آئی ڈی کے شواہد ہوں گے؟" گبریل نے سوال کیا۔

"شواہد؟"

"ہاں، گاڑی نالے میں گری ہوگی تو متعدد اشیا اچھل کر باہر گری ہوں گی۔ مثلاً سوٹ کیسز، ذاتی اشیا اور چند چیزیں جو آگ سے بچ گئی ہوں اور جانوروں کے کسی کام کی نہ ہوں۔" گبریل نے کہا۔

ڈاکٹر نے اٹھ کر ایک بڑا کارڈیورڈ باکس اٹھایا۔ جو اس نے پہلے سے وہاں لا کے رکھ دیا تھا۔ باکس کھول کے اس نے ڈیسک پر رکھ دیا۔ پلاسٹک میں لپٹی ہوئی اشیا اس نے احتیاط سے باہر رکھنا شروع کیں، ان پر ٹیگ لگے ہوئے تھے۔ جین کی نگاہ اس ٹیگ پر تھی جس پر لکھا تھا۔

مورا آئلز، ایم ڈی۔

ٹیگ پر پتا بھی درست لکھا تھا۔ ڈاکٹر نے جین کی طرف دیکھا۔ جین نے خاموشی سے اثبات میں سر ہلایا۔ وہ بمشکل سانس لے پا رہی تھی۔ اس میں سکت نہیں تھی کہ وہ ڈینغل کی طرف دیکھتی۔

"اس ٹیگ کا سوٹ کیس سب لیٹ کاؤنٹی کے شیرف ڈپارٹمنٹ کی تحویل میں ہے اور دیگر بڑے آئٹمز بھی۔ جین نے ڈیسک پر رکھے دو عدد سیل فونز کی طرف دیکھا۔ ایک ٹیگ سے عاری تھا۔ دوسرے پر لکھا تھا۔

"ڈگلس کوملی، ایم ڈی۔

ایک دوائی کی بوتل لووس ٹیٹن (Lovastatin) کی تھی۔ اس پر جو ٹیگ تھا وہ آرلو زیلنسکی کے نام کا تھا۔ "سب اربن"، ڈگلس کوملی نے کرائے پر حاصل کی تھی۔" ڈاکٹر ڈریپر نے بتایا۔ "حادثہ غالباً برف

باری کے باعث پیش آیا تھا۔"

"تمہارے مفروضے کے مطابق یہ حادثہ تھا؟" گبریل نے سوال کیا۔

"کیا مطلب؟" ڈاکٹر کی پیشانی شکن آلود ہوگئی۔

"کیا دوسرے امکانات کو بالکل نظرانداز کر دینا چاہیے؟"

"ایجنٹ ڈین تمہارا شعبہ ہے جو تمہیں دیگر امکانات کی طرف لے جا رہا ہے۔ لیکن شیرف فولی نے اسے حادثہ قرار دیا ہے۔ ایکسیڈنٹ۔ میں پہلے ہی ایکس ریز کا مطالعہ کر چکا ہوں۔ ہڈیاں چور، چور ہیں۔ گولی یا کسی اور ہتھیار کا نشان نہیں ہے۔ گاڑی سڑک سے بھٹک کر پچاس فٹ نیچے کھائی میں گری تھی پھر آگ بھڑک اٹھی۔ میں سمجھتا ہوں کہ گاڑی کی سواریاں آگ بھڑکنے سے پہلے جو تصادم ہوا، اس وقت ہی جاں بحق ہوگئی تھیں۔"

گبریل نے چند اور سوال کیے۔ وہ جاننا چاہ رہا تھا کہ حادثے کا ٹھیک ٹھیک وقت کیا ہوسکتا ہے۔ اگر ہفتہ کو حادثہ ہوا تو وہ لوگ بقیہ دن کہاں تھے۔ تاہم کوئی تسلی بخش نتیجہ نہیں نکل سکا۔ ڈاکٹر کھڑا ہوا تو گبریل نے کہا۔

"کیا ہم سردخانے میں جا کے دیکھ سکتے ہیں؟"

ایک بار پھر ڈاکٹر کی پیشانی پر بل پڑ گئے۔ "میں مشورہ دوں گا کہ اس کا کوئی فائدہ نہیں۔"

"لیکن یہ معمول کی کارروائی ہے۔" گبریل نے ہموار لہجے میں کہا۔

جین کے دل میں تھا کہ ڈاکٹر انکار کر دے۔ وہ بھیانک منظر نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔ بار بار مورا کا دلکش چہرہ جین کے تصور میں آ رہا تھا۔ وہ شوہر کے سکون پر حیران تھی۔ وہ بے خبر نہیں تھی کہ اندر سے گبریل بھی زخمی ہے۔

"میں تمہیں ایکس ریز دکھاتا ہوں۔ شاید تم مطمئن ہو جاؤ۔" ڈاکٹر نے کہا۔ "تم یہیں رکو۔" اس نے ڈینئل سے کہا۔ ڈینئل کا رنگ زرد تھا۔ وہ جانا بھی نہیں چاہتا تھا۔

گبریل اور جین، ڈاکٹر کے پیچھے ایلی ویٹر کی طرف بڑھے۔ جین نے محسوس کیا کہ اس کے پیٹ میں تیزاب سا گھلنے لگا ہے۔ "میں نہیں دیکھوں گی، میں نہیں دیکھنا چاہتی۔" جین کے دماغ میں ہلچل مچی ہوئی تھی۔ انہوں نے آٹوپسی روم میں قدم رکھا۔ جین نے یہ دیکھ کر سکون کی سانس لی کہ مخصوص ٹیبل خالی پڑی تھی۔ ڈریپر نے متعدد ایکسرے نکال کر "ویو باکس" کے ساتھ کلپ کیے اور سوئچ آن کر دیا۔ باکس کی روشنی میں ایکسروں کا عکس نمایاں ہوگیا۔ وہ مختلف ایکسروں کی وضاحت کر رہا تھا۔ "میں نے یہ کولوراڈو میں فارنسک پیتھالوجسٹ کو ای میل کر دیے ہیں۔"

"یہ عورت ہے۔ قد پانچ ہائی پانچ یا پانچ ہائی چھ۔ عمر تیس سے پینتالیس تک۔ کوئی بچہ نہیں۔ مطلب وہ کبھی حاملہ نہیں ہوئی۔" خاموش ہو کر اس نے جین کو دیکھا۔

"کیا یہ تشریح تمہاری دوست کے قریب قریب ہے؟"

جین کا چہرہ اترا ہوا تھا۔ "ہاں۔" اس نے سرگوشی کی۔

"وہ دانتوں کا بہت خیال رکھتی تھی۔ کئی دانتوں میں فلنگ ہے اور ایک داڑھ میں کراؤن، نیچے کی جانب دائیں طرف۔"

جین لائٹ باکس کو گھور رہی تھی۔ "یہ میں کیسے جان سکتی ہوں۔ میں نے مورا کے منہ کی اسٹڈی نہیں کی تھی۔ بے شک وہ میری دوست اور کولیگ تھی۔" اس نے دل ہی دل میں کہا۔

"آئی ایم سوری۔" ڈاکٹر ڈریپر نے کہا۔ "بہت زیادہ ہوگیا۔ یقیناً دانتوں سے متعلق لاعلم ہو۔ میں صرف یہ چاہتا تھا کہ تم مطمئن ہو جاؤ۔"

"تو پھر آٹوپسی بھی نہیں ہوگی؟" جین نے کہا۔

"آٹوپسی کے لیے کوئی منطقی وجہ یا ضرورت نہیں ہے۔ ہائی اسپیڈ خطرناک حادثہ جبکہ سواری نے سیٹ بیلٹ بھی نہیں باندھی تھی۔ زخم ہی زخم..... اوپر سے آتشزدگی۔"

ڈاکٹر کی بات سمجھنے میں جین نے چند سیکنڈ لیے تھے۔ آنسو ہٹانے کے لیے وہ پلکیں جھپکا رہی تھی۔

"کیا کہا سیٹ بیلٹ نہیں باندھی تھی؟"

"ہاں کسی نے بھی نہیں۔"

"یہ نہیں ہوسکتا۔" جین بولی۔ "مورا ایسی نہیں تھی۔ وہ سیٹ بیلٹ باندھنا کبھی نہیں بھولتی تھی۔" جین نے اعتراض کیا۔

"لیکن اس مرتبہ ایسا ہوا تھا۔ ویسے جیسا شاکنگ یہ حادثہ تھا۔ سیٹ بیلٹ اسے نہیں بچا سکتی تھی۔"

"پوائنٹ یہ نہیں ہے۔" جین نے پہلو بدلا۔ "نکتہ کچھ گڑبڑ کا ہے۔ اس کی بعض عادتیں نہایت پختہ تھیں۔"

ڈریپر نے لمبی سانس خارج کی۔ "ڈیکلیو میں سمجھ سکتا ہوں کہ یہ قبول کرنا بہت مشکل ہے تمہارے لیے..... کہ تمہاری دوست اب اس دنیا میں نہیں ہے۔ بیلٹ کا نکتہ حقائق تبدیل نہیں کر سکتا۔"

"کیوں؟"

"کوئی فرق پڑتا ہے؟"

"ہاں، میں سمجھنے سے قاصر ہوں۔ سمجھنا چاہتی ہوں۔"

گبریل نے نرمی سے جین کا بازو پکڑا۔ ”ہمیں قبول کر لینا چاہیے۔ ہوٹل چلتے ہیں۔“

”نہیں ابھی نہیں۔“ جین نے بازو چھڑایا۔ ”مجھے کچھ دیکھنا ہے۔“

”اگر تم ضد کرو گی تو میں دکھا دوں گا۔“ ڈاکٹر نے کہا۔ ”گوشت اور ہڈیوں کا ملغوبا ہے۔ کچھ حاصل نہ ہوگا۔ تمہاری طبیعت خراب ہو جائے گی۔ میری بات پر بھروسا کرو۔“ پھر اس نے گبریل کو دیکھا۔ ”گھر لے جاؤ۔“

”وہ درست کہہ رہا ہے۔“ گبریل بولا۔ ”باڈی دیکھنا بے معنی ہے۔“

”باڈی نہیں، مجھے کریش سائٹ دیکھنی ہے۔“

☆☆☆

اگلی صبح ہلکی ہلکی برف باری شروع ہو گئی تھی۔ گبریل اور جین کار سے نکل کر روڈ کے کنارے پر گئے۔ وہ خاموش کھڑے نیچے کھائی میں دیکھ رہے تھے۔

”میں قریب سے دیکھوں گی۔“

”وہاں دیکھنے کے لیے کچھ نہیں ہے۔“ گبریل نے کہا۔

”پلیز۔“ جین نے احتیاط سے نیچے جانا شروع کیا۔ مڑے تڑے جھلسے ہوئے دھاتی ٹکڑے نظر آ رہے تھے۔ ایک شیشس شوز بھی نظر آیا۔ نیلا کپڑے کا ٹکڑا۔ اشیا برف میں چھپنا شروع ہو گئی تھیں۔ وہ جلی ہوئی گاڑی تک پہنچی تو برف کی مہین تہ وہاں بھی تھی۔ آتشزدگی کی بُو ماحول میں ابھی تک موجود تھی۔ وہ مڑی، گبریل بھی قریب آ گیا تھا۔

”ایک فیصد درست اور عام سا فیصلہ کیا کر دیتا ہے۔“ جین نے افسردگی سے کہا۔ ”وہ کانفرنس میں آتی نہ ڈگلس سے ملاقات ہوتی اور نہ وہ اس گاڑی میں ہوتی۔ وہ ڈگلس کو جان چکے تھے۔ وہ سان ڈیاگو اسپتال میں پیتھالوجسٹ تھا۔ انہوں نے ڈگلس کا فوٹو سان ڈیاگو اسپتال کی اسٹاف فزیشن ویب سائٹ پر دیکھ لیا تھا۔ مورا کی طرح وہ بھی کانفرنس میں شریک تھا۔ عمر بیالیس سال۔ سنگل فادر۔ دونوں کے دماغ مختلف خیالات کی آماجگاہ بنے ہوئے تھے۔ دونوں تکلیف میں تھے۔

وہ یہاں کیوں آئی؟ یہ دیکھنے کہ مورا نے آخری سانس کہاں لی تھی۔ گبریل نے اسے سہارا دیا۔ ”آؤ اب واپس چلیں۔“

ہوا کی رفتار بڑھ گئی تھی۔ باریک ذرات چہرے سے ٹکرائے آنکھوں میں چبھن ہوئی، چیخ آ گئی۔ اس نے

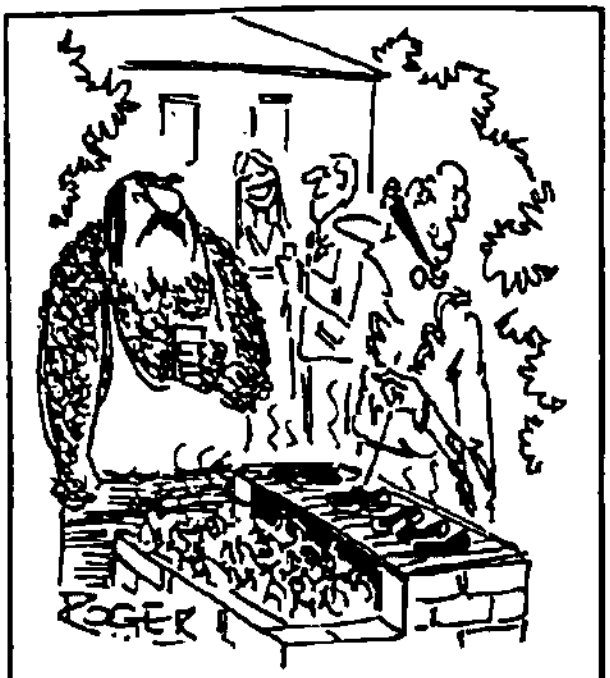

چولہے سے دور رہو۔ تمہارے بال آگ پکڑ لیں گے

دوبارہ آنکھیں کھولیں۔ برف پر کوئی نیلی سی چیز پھڑ پھڑائی۔ جین نے جھک کر اسے اٹھا لیا۔ وہ ایک انٹرلائن ٹکٹ کا پھٹا ہوا لفافہ تھا۔ کنارے جل گئے تھے۔ بورڈنگ پاس محفوظ تھا۔ تاہم نام کے پانچ حروف ہی پڑھے جا سکتے تھے۔ inger۔

جین نے گبریل کو دیکھا۔

”انہوں نے چاروں ہلاک شدگان کی شناخت کر لی تھی۔“ گبریل نے کہا۔ ”ڈگلس، اس کی بیٹی، مورا آرلو زیلنسکی۔“

”ہاں، ٹھیک ہے۔ لیکن یہ ٹکٹ کس کا ہے؟“

”شاید ان سے پہلے جنہوں نے کرائے پر گاڑی لی تھی۔ ان میں سے کسی کا ہو۔“ گبریل نے کہا۔

”سیٹ بیلٹس کے علاوہ یہ دوسری چیز ہے جو منظر نامے میں فٹ نہیں ہو رہی ہے۔“ جین کا انداز پُرسوچ تھا۔

”تم خواہ مخواہ پریشان ہو رہی ہو۔“

”کیا تم نہیں ہو؟ مجھے یقین نہیں آ رہا کہ تم نے معاملہ جوں کا توں قبول کر لیا ہے۔ مجھے تمہارے سہارے کی ضرورت ہے۔“

”ڈارلنگ، میں کوشش کر رہا ہوں۔“

”نہیں، تم میری باتوں کو اہمیت نہیں دے رہے۔“

گبریل نے جین کی کمر میں ہاتھ ڈال کے اسے قریب کر لیا۔ ”ڈیئر ہم نے اپنی پوری کوشش کی ہے۔“

اچانک ایک چیختی ہوئی آواز آئی۔ ”تم لوگ وہاں کیا

کر رہے ہو؟"

دونوں نے چونک کر آواز کی سمت دیکھا۔ وہ سفید بالوں والا آدمی ایک ڈبل کیبن ٹرک کے ساتھ کھڑا تھا۔ ہاتھ میں رائفل تھی۔ جس کا رخ زمین کی طرف تھا۔ حلیہ اور چہرے سے خانہ بدوش تھا۔ جیسے اس نے طویل عرصے آؤٹ ڈور گرم و سرد کا مزہ چکھا ہو۔ عمر ستر برس کے قریب تھی لیکن وہ سخت جان معلوم ہوتا تھا اور سیدھا کھڑا تھا۔

"وہ خونی حادثے کا مقام ہے۔ جگہ سیر و سیاحت کے لیے نہیں ہے۔" وہ بولا۔

"ہم جانتے ہیں۔" گبریل نے کہا۔

"اور یہ علاقہ نجی ملکیت ہے۔ میری پراپرٹی ہے۔"

گبریل نے دیکھا کہ سفید بالوں والے کی گرفت رائفل پر مضبوط ہو گئی تھی۔ اس کے کھڑے ہونے کا انداز بتا رہا تھا کہ ضرورت پڑنے پر وہ فائر کرنے میں لمحہ بھر کی تاخیر نہیں کرے گا۔ گبریل کو وہ شخص کسی قدر پُراسرار لگا تھا۔ اس کا انداز، بول چال اور رائفل ناقابلِ قبول تھی۔

"میں نے پولیس کو کال کر دی ہے۔" اس نے رائفل ہلائی۔

"اوہ گاڈ، کیا مذاق ہے۔ ہمارا تعلق بھی پولیس سے ہے۔" جین نے کہا۔ وہ دونوں اب سڑک پر آ گئے تھے۔ رائفل والے نے مشکوک نظروں سے جین کو دیکھا۔ وہ اندازہ لگا رہا تھا کہ وہ سچی ہے یا جھوٹ بول رہی تھی۔ اسی وقت سب لیٹ کاؤنٹی شیرف ڈپارٹمنٹ کی گاڑی نمودار ہوئی اور پک اپ ٹرک کے پیچھے رک گئی۔ شناسا پولیس آفیسر نے گاڑی سے باہر قدم رکھا۔

وہ ڈپٹی بوبی تھا۔ جین اور گبریل نے اس کو چند روز قبل دہرے قتل کی واردات کے موقع پر دیکھا تھا۔

"ہے..... مونٹی کیا ہو رہا ہے یہاں؟" اجنبی نے آفیسر کو مخاطب کیا۔ بوبی نے جین اور گبریل کو دیکھا۔ پھر ان کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"معذرت خواہ ہوں آپ دونوں سے۔ دراصل مسٹر لوفٹس اپنے علاقے میں بلا اجازت داخلے کے معاملے پر ذرا حساس ہیں۔ گزشتہ رات بھی چند نوجوان یہاں آئے تھے۔"

"تم ان لوگوں کو کیسے جانتے ہو؟" لوفٹس ابھی تک پوری طرح مطمئن نہیں ہوا تھا۔

"سب ٹھیک ہے۔ دراصل حادثے میں ان کا ایک دوست بھی شامل تھا۔ جانبر کوئی نہ ہو سکا۔ یہ دونوں فولی کے پاس "سرکل بی" بھی آئے تھے۔"

لوفٹس ڈھیلا پڑ گیا۔ "پھر تو مجھے بھی معذرت کرنی چاہیے۔ میں اظہارِ افسوس بھی کرتا ہوں۔" اس نے ہاتھ آگے کیا۔ چند رسمی مکالموں کے بعد لوفٹس اپنی گاڑی میں بیٹھ کر وہاں سے روانہ ہو گیا۔

☆☆☆

"کون آدمی تھا یہ، گولی چلانے کے لیے تیار تھا۔" جین نے کہا۔

بوبی ہنس پڑا۔ "مونٹو گومری لوفٹس۔ اطراف کا وسیع علاقہ لوفٹس اور اس کے خاندان کی ملکیت ہے۔ ڈبل ایل رینچ۔"

"بہت بھڑکا ہوا تھا۔" گبریل نے کہا۔

"آج کل یہ اسی طرح بات بات پر اکھڑ جاتا ہے۔ شاید عمر زیادہ ہو گئی ہے۔"

"دیکھنے میں تو فٹ تھا۔ عجیب آدمی ہے۔"

"میں چلتا ہوں۔ ایک بار پھر معذرت۔" بوبی ہاتھ ہلا کر اپنی گاڑی کی طرف چل دیا۔

"مجھے تو یہ بھی کچھ ٹھیک نہیں لگتا۔" جین کا اشارہ ڈپٹی بوبی کی طرف تھا۔

☆☆☆

وہ دونوں ہوٹل واپس پہنچے تو لابی میں ڈینئل ایک آدمی کے ساتھ بیٹھا تھا۔ دوسرا آدمی ان دونوں کو دیکھ کر کھڑا ہو گیا۔ وہ انتھونی سینسبن تھا۔ انتھونی ایک تخلیہ پسند شخص تھا۔ وہ شاذ ہی پبلک میں نظر آتا تھا۔ اس کے چہرے پر غم کا سایہ نمایاں تھا۔

"ڈینئل، مجھے بتانا چاہیے تھا۔ میں کچھ تو مدد کر سکتا تھا۔" وہ بولا۔

"سوری، میں بکھر گئی تھی۔"

"مورا میری بھی دوست تھی۔ مجھے گمشدگی کا علم ہوتا تو میں اٹلی سے یہاں پہلی فرصت میں آتا..... بلکہ فرصت کا انتظار ہی نہ کرتا۔"

جین نے کن انکھیوں سے ڈینئل کو دیکھا۔

"تم کچھ نہیں کر سکتے تھے۔ ہم بھی کچھ نہیں کر سکے۔" جین نے پھر اچٹتی نظر ڈینئل پر ڈالی۔ وہ خاموش تھا۔ پتھریلا چہرہ تاثرات سے عاری ہو گیا تھا۔ جین آگاہ تھی کہ دونوں اشخاص ایک دوسرے کو ناپسند کرتے تھے۔ "خاصا کام کرنا ہے۔" جین نے افسردگی سے کہا۔ "کاغذات سائن کرنے ہیں۔ کالز کے علاوہ تابوت کی ٹرانسپورٹیشن کا بندوبست کرنا ہے۔" وہ یہ سوچ کر نہیں آئی تھی کہ واپسی ایسی اذیت ناک ہو گی۔"

''میرا جیٹ ائرپورٹ پر تیار ہے۔'' انتھونی نے کہا۔
''جیسے ہی باڈی ریلیز ہوتی ہے، ہم گھر کے لیے فلائی کر جائیں گے۔'' اداسی اس کی آنکھوں سے بول رہی تھی۔

☆☆☆

جین کا یہ پہلا سفر نہیں تھا جب ایک بار پھر مورا ساتھ تھی لیکن جین کی سانس چل رہی تھی اور مورا بے جان۔ پرائیویٹ جیٹ کے آرام دہ سفر میں سب بے آرام تھے۔ ڈینئل نے تو کھانا تک نہیں کھایا۔ صدمے کے بوجھ سے اس کے شانے ڈھلکے ہوئے تھے۔ دورانِ سفر مسافروں کے مابین بہت کم بات ہوئی۔

☆☆☆

ایمنویل ایپس کوپل چرچ کا داخلی دروازہ تھا جس کے باہر جین کھڑی تھی۔ سوگواران اور تعزیت کنندگان کی آمد جاری تھی۔ وہ ڈاکٹر مورا آنکلز کے لیے آخری دعائیہ کلمات کے ساتھ آرہے تھے۔ اگر مورا زندہ ہوتی تو حیرانی کے ساتھ شرمندگی بھی محسوس کرتی۔ وہ مرکزِ نگاہ بننا پسند نہیں کرتی تھی۔ جین کی آنکھیں ڈبڈبانے لگیں۔

آنے والوں میں بیشتر کو جین پہچانتی تھی۔ کیونکہ ان کا تعلق بھی ایسی دنیا سے تھا جہاں موت ہم قدم رہتی ہے۔ اور وہ لوگ مورا کو کوئین آف ڈیڈ کی عرفیت سے بھی جانتے تھے۔ مورا کا اصل کام ہی مُردوں کے ساتھ تھا۔ آٹوپسی۔ (لاش کا طبی معائنہ یا پوسٹ مارٹم) آہ، کوئین اب خود ایک لاش تھی۔ ایک آدمی کو وہاں ہونا چاہیے تھا اور جین کو ادراک تھا کہ وہ نہیں آسکتا۔ اس کا نام تھا، ڈینئل برونی.....

سب لوگ بیٹھ گئے تھے۔ جین، شوہر کے ساتھ اگلی نشستوں پر تھی۔ تابوت کے عین سامنے۔ تابوت کے اطراف پھولوں کے اَن گنت گلدان تھے۔ مہاگنی سے بنے تابوت پر خاص پالش کی گئی تھی۔ چمکیلی سطح پر جین اپنا عکس دیکھ سکتی تھی۔ پادری ہرمن نے بولنا شروع کیا۔ جین کا گلا بند ہوگیا۔ وہ آنسوؤں کے ساتھ لڑ رہی تھی۔ پادری چالیس منٹ تک مذہبی خطبہ اور مناجات میں مشغول رہا۔ جین دانت پر دانت جمائے اپنے ساتھ نبرد آزما تھی۔ پادری کے آخری الفاظ پر اس کی آنکھیں خشک تھیں۔ لیکن بدن کے عضلات یوں دکھ رہے تھے گویا وہ میدانِ جنگ سے آئی ہو۔

تابوت اٹھانے کے لیے چھ آدمی کھڑے ہوئے۔ جن میں گبریل اور انتھونی بھی تھے۔ تابوت کو لے کر وہ سلوموشن میں گرجا کی نشستوں سے گزرے۔ باہر مخصوص گاڑی مدفن لے جانے کے لیے تابوت کی منتظر تھی۔ سوگوار کھڑے ہو گئے۔ وہ مورا کا آخری سفر تھا۔ جین اپنی نشست پر ساکت بیٹھی تھی۔ اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ مورا کو دوبارہ نہیں دیکھ سکے گی۔ کبھی نہیں۔

آخری رسومات کے دوران جین نے سیل فون کو خاموش کردیا تھا۔ بیلٹ میں لگے فون نے اچانک تھرتھرا کے بتایا کہ وہ ڈیوٹی پر بھی ہے۔ جین نے فون ہاتھ میں لے کر دیکھا۔ ایریا کوڈ وائیومنگ کا تھا۔

''ڈیکٹیو ریزولی۔'' وہ آہستہ سے بولی۔ دوسری طرف سے کوئین نن کی آواز آئی۔

''کیا ایلن سیلنگر کا نام تمہارے لیے اہم ہے؟''

''کیا یہ نام اہم ہونا چاہیے؟'' جین نے الٹا سوال کیا۔

''مطلب تم نے یہ نام پہلے کبھی نہیں سنا۔'' وہ بولا۔

''میں یہاں چرچ میں ہوں۔ مورا کی تدفین آخری مراحل میں ہے۔ میں تمہاری کال پر توجہ نہیں دے سکتی۔'' جین نے اکتائے ہوئے نڈھال انداز میں کہا۔

''ایلن سیلنگر نامی عورت گمشدہ ہے۔ ابھی علم ہوا ہے۔ اس نے اپنی جاب پر کل واپس آجانا تھا۔ چھٹیوں کے بعد سان ڈیاگو کے لیے اس نے اپنی فلائٹ پکڑی ہی نہیں۔''

سان ڈیاگو، ڈگلس کوملی بھی سان ڈیاگو سے تھا۔ جین کے دماغ میں جھماکا ہوا۔

''ثابت ہوا ہے کہ وہ ایک دوسرے کو جانتے تھے۔'' ڈیکٹیو کوئین نن نے اپنی بات جاری رکھی۔ ''ایلن سیلنگر، آرلو زیلنسکی اور ڈگلس کوملی تینوں دوست تھے۔ تینوں کو ایک ہی جہاز پر ایک ہی دن واپس آنا تھا۔''

جین کی دھڑکن کانوں میں ڈھول بجا رہی تھی۔ تصور میں پھٹا ہوا بورڈنگ پاس ابھرا۔ جو اس نے جائے حادثہ پر دیکھا تھا۔ وہ مسافر کا پورا نام نہیں پڑھ سکی تھی۔ وہاں صرف چار حروف تھے۔ inger۔

Salinger

''وہ کیسی تھی؟ کتنی عمر؟ قد وغیرہ؟'' جین نے سوال کیا۔

''میں نے گزشتہ دو گھنٹے اسی معلومات میں صرف کیے ہیں۔ ایلن سیلنگر کی عمر انتالیس برس تھی۔ قد پانچ فٹ چھ انچ۔ وزن تقریباً ایک سو بیس پونڈ۔ آتشیں رنگ کے بال۔''

جین اسپرنگ لگے کھلونے کے مانند اچھل کر کھڑی ہوئی۔ چرچ پوری طرح خالی نہیں ہوا تھا۔ باہر نکلنے کے لیے جین کو بھاگتے ہوئے راستہ بنانا پڑا۔ وہ باہر نکلی تو تابوت لے جانے والی گاڑی حرکت میں آچکی تھی۔

''رک جاؤ، رکو۔'' وہ حلق کے بل چیخی۔

گبریل چونک کر پلٹا۔ ''جین؟''
انتھونی بھی بوکھلا گیا۔ ''کیا ہوا؟''
''باڈی کہیں نہیں جائے گی۔''
''کیوں؟''
''باڈی میڈیکل ایگزامنر آفس جائے گی۔''

☆☆☆

ڈاکٹر برسٹل میز کو گھور رہا تھا۔ ڈاکٹر نے لاش پر سے کپڑا ہٹانے کی کوشش نہیں کی۔ برسہا برس گزر گئے تھے۔ لاشوں کے ساتھ۔ پوسٹ مارٹم اس کا پیشہ تھا۔ لیکن وہ جانتا تھا کہ کیا دیکھنے والا ہے۔ کمرے میں موجود دیگر افراد کا تعلق بھی مُردوں کے طبّی معائنے سے تھا یا پھر وہ تھے جو کرائم سین پر موت کے مناظر دیکھتے آئے تھے۔ بالآخر ڈاکٹر یوشیما نے حرکت کی اور باڈی کو بے نقاب کر دیا۔ وہ باڈی یا لاش نہیں تھی۔ بُری طرح مجروح گوشت کا ایسا ملغوبا تھا جسے بے پناہ حدت نے پوسٹ مارٹم کے قابل ہی نہیں چھوڑا تھا۔

ایکسرے یوشیما تک پہنچ گئے تھے۔ باڈی دیکھ کر وہ بھی چکرا گیا تھا۔

''میں اس کا کچھ نہیں کر سکتا۔'' ڈاکٹر برسٹل نے سکوت کا پردہ چاک کیا۔ ''ہاں ایکسرے دیکھ سکتا ہوں۔''

یوشیما نے تین ایکسرے روشن بورڈ پر لگائے۔ کھوپڑی، کمر کی ہڈی اور ناف سے نیچے والی ہڈیوں کے تین ایکسرے.....

کمرے میں موجود افراد میز کی طرف دیکھنے سے گریزاں تھے۔ جین کو جیسے زوردار کرنٹ لگا۔ ایک طویل اور اعصاب شکن مرحلے کا آغاز ہوا۔ جدید ترین ہر طریقہ استعمال کرنا تھا۔ کیونکہ شناخت کے لیے کچھ بھی نہیں تھا۔ آگ نے قد سکیڑ دیا تھا۔ سر پر بال بھی جڑوں تک ختم ہو گئے تھے۔ وائیومنگ میں ڈاکٹر ڈریپر اور شیرف نے شناخت ان کاغذات اور اشیا کی بنیاد پر کی تھی جو جائے حادثہ پر گاڑی سے باہر جا گرے تھے۔

کافی دیر بعد ڈاکٹر برسٹل نے جین کی طرف دیکھا اور آہستہ سے سر کو نفی میں جنبش دی۔ جین پہلے ہی تقریباً ناامید تھی۔ تاہم وہ خاموش تھی اور ایک مایوسی بھرا اعلان سننے کے لیے خود کو تیار کر رہی تھی۔ معاً کسی نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھا۔ جین چونک کر پلٹی اور حیرت سے لوئیس کو دیکھا۔ لوئیس، مورا کی سیکریٹری تھی۔ جو شاذ ہی آٹوپسی روم میں قدم رکھتی تھی۔

''یہاں آئی ہو تو قریب مت آنا۔'' ڈاکٹر برسٹل نے کہا لیکن تاخیر ہو گئی تھی۔ لوئیس نے جھلک دیکھ لی تھی اور سکتے کی کیفیت سے دوچار تھی۔ چہرے کے تاثرات میں دہشت کا گہرا عکس نظر آ رہا تھا۔

''ڈاکٹر برسٹل.....؟'' وہ بولی۔

''کیا بات ہے؟''

''آپ نے ڈاکٹر مورا کے ڈینٹسٹ کے بارے میں استفسار کیا تھا۔ ڈاکٹر مورا نے مجھے چھ مہینے قبل دندان ساز سے ملاقات کا وقت طے کرنے کے لیے کہا تھا۔''

''کیا کہنا چاہتی ہو؟''

''میں نے صبح بات کی تھی۔ ڈینٹسٹ نے فوراً بلا لیا تھا اور ریکسرے دیے ہیں۔''

ڈاکٹر برسٹل نے چند تیز قدم اٹھائے اور لوئیس کے ہاتھ سے خاکی لفافہ لے لیا۔

اب روشن باکس پر دانتوں کے ایکسرے لگا دیے گئے۔ مورا کا نام بھی نظر آ رہا تھا۔ تمام ایکسرے گزشتہ تین برسوں کے دوران لیے گئے تھے۔ گولڈ کراؤن بائیں نچلے جبڑے کی ڈاڑھ پر اور دائیں جانب بھی۔ ایک روٹ کینال کے آثار نمایاں تھے۔ یک لخت کمرے میں سنسنی کی نادیدہ لہر دوڑ گئی۔ سب قریب سے ایکسرے دیکھنے کی کوشش کر رہے تھے۔

ڈاکٹر برسٹل نے جین کو دیکھا۔ جین کو اُس کے چہرے پر دبا، دبا جوش ابھرتا نظر آیا۔

ٹیبل پر موجود باڈی کی کھوپڑی کے ایکسرے میں دانت متاثر ضرور ہوئے تھے۔ لیکن ڈاکٹرز کو صاف نظر آ گیا تھا کہ ان دانتوں کا کبھی دندان ساز سے واسطہ نہیں پڑا تھا۔

''وہ باڈی ڈاکٹر مورا آنٹلز کی نہیں ہے۔'' ڈاکٹر نے اعلان کیا۔ جبکہ کچھ دیر پہلے وہ متضاد اعلان کرنے والا تھا۔

جین کے چہرے پر پھیکا رنگ سرخی میں تبدیل ہو گیا۔

''اگر یہ باڈی ایلن سیلنگر کی ہے۔'' گبریل نے کہا۔ ''پھر سابقہ سوال اپنی جگہ پر ہے کہ مورا کہاں ہے؟''

جین نے کچھ کہنے کے بجائے سیل فون نکال کر نمبر ملایا۔ جواب آیا۔

''ڈیٹیکٹو کوئین؟''

''مورا از اسٹل مسنگ۔'' (مورا ابھی تک لاپتا ہے) جین نے کہا۔ ''ہم واپس وائیومنگ آ رہے ہیں۔''

برفانی وادی میں پھنسی مورا کے ساتھ آگے کیا ہونے والا ہے، وہ سنسنی خیز واقعات اگلے ماہ پڑھیں۔

جاسوسی کے اولین صفحات پر ٹیس گریشن کے

شاندار پُرتجسس ایڈونچر سے بھرپور ناول کی تلخیص

وادیِ اجل

امجد رئیس

بلاشبہ زندگی کی سب سے بڑی حقیقت موت ہے... اور انسانی تعلقات کی سب سے بڑی حقیقت ان کی نازکی... کمزوری... اور ناپائداری ہے... انسانی رشتے لوہے سے زیادہ مضبوط ہوتے ہیں اور شیشے سے زیادہ نازک بھی... یعنی نہایت آسانی سے لمحوں میں ٹوٹ جانے والے دوستی... اور تعلق مضبوط ہو تو فولاد سے بھی زیادہ مضبوط ہوتا ہے... بنا کسی خونی رشتے کے ایک دوسرے سے جڑنے والے ایسے ہی تعلق داروں کی داستان... اجنبی لوگ... اجنبی ریاست... اجنبی موسم ، برفانی طوفانی ہواؤں سے لڑتے ہوئے وہ راستہ بھٹک چکے تھے... ایک ایسی وادی میں جا پہنچے تھے جو وادیِ اجل تھی... برف سے ڈھکے راستوں پر قدم قدم پر موت کھڑی تھی... خوف و ہراس نے انہیں بُری طرح جکڑ لیا تھا... پنجۂ اجل سے نکلنے کی ہر کوشش ناکام ہو رہی تھی... آخری سطر تک موت و زیست کا پل پل بدلتا ایک خونی معمّا... جس نے ان مصیبت زدوں سے دور محبت کرنے والوں کی جان سولی پر لٹکا دی تھی۔

لمحہ بہ لمحہ موت سے ہمکنار ہونے والی ایک

باہمت دلیر عورت کی ذہانت و زندگی کا کڑا امتحان

آگ میں لکڑیاں چٹخنے کی آواز سے مورا کی آنکھ کھلی تھی۔ گوشت بھونے جانے کی خوشبو قوتِ شامّہ نے اٹھالی تھی۔ مورا نے حرکت کرنا چاہی تو احساس ہوا کہ وہ بے دست و پا ہے۔ یرغمال بنانے والے کا سایہ اس کے چہرے پر تھا۔ ''کچھ کھالو، تمہارے لیے بہتر ہوگا۔'' وہ بولا۔ اور بُھنے ہوئے مٹر کا چمچہ اس کے آگے کیا۔

مورا نے منہ پھیر لیا۔ ''کیا چاہتے ہو؟'' اس نے سرگوشی کی۔

''تمہیں زندہ رکھنے کی کوشش کر رہا ہوں۔''

''وہاں بستی میں ایک آدمی کو اسپتال کی ضرورت ہے۔ میری مدد کرو۔''

''تم کچھ نہیں کر سکتی ہو۔''

''پلیز، مجھے کھول دو۔''

''تم بھاگ جاؤ گی۔'' وہ بولا اور چمچہ اپنے منہ میں خالی کر دیا۔

''مجھے قید کیوں کیا ہے؟'' مورا نے گردن گھما کے قید کرنے والے کو دیکھا۔ اس کا ذہن کھل رہا تھا۔ وہ کہاں تھی کیا ہوا تھا؟ سر میں دکھن کا احساس ہوا۔ ''تم نے مجھ پر حملہ کیا تھا؟''



''ضروری تھا۔'' اس نے قریبی برتن سے چمچ بھر کے پھر اس کے منہ کی طرف کیا۔

مورا کا ذہن پوری طرح بیدار ہو گیا تھا۔ اسے ادراک ہوا کہ قید کرنے والا اس کی جان کے درپے نہیں تھا۔ وہ زندہ تھی، کتنی دیر بے ہوش رہی، اس نے سوچتے ہوئے منہ کھول دیا۔ چمچ میں بھنے ہوئے مٹر یا لوبیا کے دانے تھے۔ معاً مورا کو احساس ہوا کہ قید کرنے والا اکیلا نہیں تھا۔ ایک اور سایہ نمودار ہوا۔ وہ ایک جسیم کتا تھا، بھیڑیے نما۔

''ڈرو نہیں۔ بیری تمہیں پسند کرتا ہے۔ وہ بہت کم کسی کو برداشت کرتا ہے۔''

''اس کا نام بیری ہے؟'' مورا نے سوال کیا۔

''ہاں، تمہیں کیسا لگا ہے؟''

''خطرناک۔ لیکن تم سے یہ کچھ کہہ رہا ہے۔''

وہ مسکرایا۔ ''کیا کہہ رہا ہے؟''

''یہی کہ میری جانب سے کوئی خطرہ نہیں۔ مجھے جانے دیا جائے۔''

''بہت جلدی ہے؟''

''کیا بکواس ہے۔ مجھے چھوڑ دو۔''

بیری ہلکی غراہٹ کے ساتھ اپنے ماسٹر کے قریب ہو گیا۔ قید کرنے والے کا ہاتھ اپنے عقبی بیگ میں گیا۔ ہاتھ واپس آیا تو مورا کے اعصاب تن گئے۔ ہاتھ میں شکاری چاقو تھا۔ چاقو اوپر گیا پھر نیچے آیا، وہ کیا کر سکتی تھی۔ غیر متوقع طور پر اچانک اس نے مورا کی کلائی کی رسیاں کاٹ دیں اور پھر ٹخنے بھی آزاد کر دیے۔ مورا کھسک کر نیم تاریک کونے میں چلی گئی۔ وہ اپنی کلائیاں مسل رہی تھی۔ وہ بھی مورا کے قریب آ گیا۔ مورا نے پہلی مرتبہ اس کے واضح نقوش دیکھے۔ وہ ایک لڑکا تھا۔ زیادہ سے زیادہ سولہ سال کا۔ وہ اور کتا دونوں مورا کو گھور رہے تھے۔

''تمہیں مجھے چھوڑنا پڑے گا۔'' مورا نے کہا۔

''میرے لوگ میری تلاش میں ہیں۔''

''نہیں، اب کوئی تلاش نہیں کر رہا۔'' لڑکے نے چاقو بیلٹ میں اُڑسا اور آگ کی طرف چلا گیا۔ آتش دان میں ایک لکڑی جھونک دی۔ کیا وہ کئی روز سے یہاں قید ہے؟ مورا نے سوچا۔ وہاں کوئی کھڑکی نہیں تھی۔ وہ اندازہ لگانے میں ناکام تھی کہ دن ہے یا رات۔ ''آخر تم مجھ سے کیا چاہتے ہو؟''

''میں تمہیں بچانے کی کوشش کر رہا ہوں۔''

''قید میں رکھ کے؟'' مورا نے طنز کیا۔

اس نے قہقہہ لگایا۔ ''تم پاگل ہو۔ میں نے تمہاری جان بچائی ہے۔''

''تم نے مجھے مصیبت میں ڈال دیا۔ مجھے بچانے والے آ رہے تھے اور ان کی تلاش جاری رہے گی۔ اگر تم نے مجھے نہیں چھوڑا تو خود بھی پھنسو گے۔''

لڑکے کے تاثرات بدل گئے۔ ''میم تمہیں کوئی بھی تلاش نہیں کر رہا ہے۔ کیونکہ تم مر چکی ہو۔'' اس نے اطمینان سے کہا۔

اس کے الفاظ مورا کی ہڈیوں کے گودے میں اتر گئے۔ کیا وہ مر چکی ہے؟ اور جہنم میں ہے؟ لیکن یہ کیسا جہنم ہے؟ وہ دلچسپی سے مورا کی اُلجھن کا جائزہ لے رہا تھا۔ پُراسرار خاموشی چھائی ہوئی تھی۔

''تمہاری بات کا کیا مطلب ہے؟'' مورا نے بمشکل کہا۔

''ان کو تمہاری باڈی مل چکی ہے۔''

''لیکن میں تو یہاں ہوں، زندہ حالت میں۔''

''ہاں، لیکن خبریں کچھ اور بتا رہی ہیں۔'' وہ بولا اور ایک کونے میں گیا۔ کپڑوں کے ڈھیر سے ایک چھوٹا ریڈیو برآمد کر کے اسے آن کیا۔ کوئی عورت گانا گا رہی تھی۔ لڑکے نے ریڈیو مورا کی طرف بڑھایا۔ مورا نے ریڈیو پکڑنے کے بجائے دوسرے کونے میں ڈھیری کی طرف دیکھا۔ وہاں اس نے اپنا بیک پیک دیکھا۔ لیکن وہ دوسری چیز دیکھ کر گڑبڑا گئی۔

''ایلن کا پرس تمہارے پاس کہاں سے آیا؟'' وہ بولی۔ ''تم چور ہو۔''

''میں یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ وادی میں کون ہے؟''

''یعنی وہاں برف پر تمہارے نشان تھے۔ تم ہماری نگرانی کر رہے تھے۔''

''میں کسی کا انتظار کر رہا تھا۔'' اس نے کہا۔

''تمہیں آ کر ہم سے بات کرنی چاہیے تھی۔''

''مجھے یہ نہیں پتا تھا کہ تم اُن کے لوگ ہو۔''

''کون، کس کی بات کر رہے ہو؟''

''دی گیدرنگ!'' اس نے انکشاف کیا۔ مورا کو جھٹکا لگا۔ اسے وہ پورٹریٹ یاد آیا جو بستی کے گھر میں لگا تھا۔ وہ ان کا خدا تھا..... گیدرنگ کا دیوتا...

ریڈیو پر گانا ختم ہوا۔ خبروں کا آغاز ہوا۔ مورا کی قوتِ سماعت ریڈیو کی طرف تھی۔

''اسکائی روڈ پر ہونے والے خوفناک حادثے اور آتشزدگی کی مزید تفصیلات آ رہی ہیں۔ کرائے کی سب

اربن کے ہولناک حادثے میں چار افراد کی ہلاکت کی تصدیق ہوگئی ہے۔ نام ہیں۔ آرلوز بلنسکی، ڈاکٹر ڈگلس، ڈگلس کی نوعمر بیٹی کریس، سان ڈیاگو۔ چوتھی ہلاکت کا تعلق بوسٹن سے ہے۔ نام ڈاکٹر مورا آنگلز۔ مورا اور ڈگلس، ٹاؤن میں میڈیکل کانفرنس میں شرکت کے لیے آئے تھے۔ گزشتہ ہفتے کی برف باری اور دُھند کو حادثے کی وجہ قرار دیا گیا ہے۔"

لڑکے نے ریڈیو بند کردیا۔ "سن لیا تم نے۔ ڈاکٹر فرام بوسٹن اِز ڈیڈ۔" لڑکے نے بیک پیک سے اس کا والٹ نکالا۔ "مجھے تمہارا ڈرائیونگ لائسنس ملا تھا۔"

"میری سمجھ سے بالاتر ہے۔" مورا نے سر دونوں ہاتھوں میں تھام لیا۔ "کوئی بہت بڑی غلط فہمی ہے۔ وہ مرے نہیں ہیں۔ زندہ ہیں۔ میں روانہ ہوئی تو وہ زندہ تھے۔"

لڑکے نے ایلن کے پرس کی طرف اشارہ کیا۔ اس عورت کو وہ ڈاکٹر مورا سمجھ رہے ہیں۔"

"ایسا کوئی کریش نہیں ہوا تھا اور ڈگلس پہلے ہی اکیلا نکل گیا تھا۔"

"وہ نہیں نکل سکا۔" لڑکے نے تردید کی۔

"تمہیں کیسے پتا چلا؟"

"ریڈیو پر نہیں سنا تم نے؟ انہوں نے ڈگلس کو پہاڑ اترنے سے پہلے ہی پکڑ لیا تھا۔ کوئی بھی زندہ نہیں نکل سکا۔ سوائے تمہارے۔ تم اسی لیے بچ گئیں کہ جب وہ آئے تو تم وہاں نہیں تھیں۔"

"لیکن وہ ہمیں بچانے آرہے تھے۔" مورا نے اعتراض کیا۔ "میں نے اسنوپلو کی آواز سنی تھی۔ اس سے پہلے ہی تم نے....." وہ چپ ہوگئی۔ لڑکا جھوٹ بول رہا تھا۔ ڈرا رہا تھا، اُلجھا رہا تھا۔ تاکہ وہ اس کے ساتھ رہے۔ لیکن مقصد؟ اور مقصد سے ہٹ کر ریڈیو کیونکر جھوٹ بول سکتا ہے؟ سر میں دکھن کا احساس بڑھ گیا۔ سر پر چوٹ لڑکے نے لگائی تھی۔ آخری بات مورا کو وہی یاد تھی۔ پھر وہ اندھیروں میں ڈوب چکی تھی۔ پوری طرح بے ہوش ہونے سے دھندلی یادداشت بتا رہی تھی کہ لڑکا اسے گھسیٹ کر درختوں میں لے گیا تھا۔ پزل، مورا کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا۔ ایلن، گریس اور آرلو مکان میں تھے۔ ڈگلس جاچکا تھا اور ریڈیو کریش کی کہانی سنا رہا تھا۔

آہستہ سے وہ لڑکھڑا کر کھڑی ہوئی۔ لڑکا اور اس کا کتا بیری مورا کو دیکھ رہے تھے۔ وہ آہستہ آہستہ دروازے کی طرف گئی۔ ٹانگوں میں جان نہیں تھی۔ اگر وہ دونوں روکنے آئے تو وہ ان کو ہرا نہ پائے گی..... وہ رکی اور پلٹ کے دیکھا۔

"کیا واقعی جانا چاہتی ہو؟" لڑکے نے استفسار کیا۔

"تم مجھے کیونکر قید رکھ سکتے ہو؟"

"تم گئیں تو وہ تمہیں پکڑ لیں گے۔ وہ بچانے والے نہیں، مارنے والے ہیں۔"

"لیکن تم مجھے روکو گے نہیں؟"

"اگر تم مرنا چاہتی ہو تو میں کیوں روکوں گا۔" لڑکے نے ٹھنڈی سانس بھری۔ مورا نے دروازے کی طرف سرکنا شروع کیا۔ اسے شک تھا کہ لڑکا پکڑنے آئے گا لیکن وہ بے حس و حرکت کھڑا رہا۔ مورا نے دروازہ کھولا۔ باہر تاریکی تھی۔ اس نے قدم بڑھائے۔ سامنے درختوں کے سائے تھے۔ عقب میں آگ کے قریب لڑکا اور بیری اسے تک رہے تھے۔ دروازہ کھلا تھا۔ اس نے دو قدم اٹھائے اور ٹھہر گئی۔

"میں نہیں جانتی میں کہاں ہوں اور کہاں جارہی ہوں؟ یہ بھی نہیں جانتی کہ درختوں میں کیا ہے؟" وہ سوچ رہی تھی۔ کوئی سڑک تھی نہ کوئی گاڑی نظر آرہی تھی۔ کنگڈم کوم قریب ہونا چاہیے۔

لڑکے نے شاید اُس کے خیالات پڑھ لیے۔

"قریبی ٹاؤن تیس میل کے فاصلے پر ہے۔" لڑکے نے اعلان کیا۔

"مجھے وادی میں اپنے دوستوں کے پاس جانا ہے۔"

"اندھیرے میں؟"

مورا نے اِدھر اُدھر دیکھا۔ "میں کہاں ہوں؟" وہ الجھ گئی۔

"جہاں ہو، محفوظ ہو۔" وہ بولا۔ مورا اچانک مڑی اور لڑکے کے قریب آگئی۔ "تم کون ہو؟"

وہ خاموش رہا۔

"تمہارا نام کیا ہے؟"

"کیا فرق پڑے گا۔" اس نے جواب دیا۔

"تم اکیلے یہاں کیا کررہے ہو؟ فیملی کہاں ہے؟"

معاً لڑکے کے تاثرات بدل گئے۔ اس نے گہری سانس لی اور آہ بھری۔ "کاش میں جان پاتا۔" بیری نے مورا کے قریب آکے اس کا ہاتھ چاٹنا شروع کردیا۔ وہ سمجھ گئی کہ بیری کیا چاہتا ہے۔ اس نے پیار سے بیری کی موٹی فر جیسی کھال پر ہاتھ پھیرنا شروع کردیا۔

''اگر تم سردی سے اکڑ کے مرنا چاہتی ہو تو میں روکوں گا نہیں۔'' لڑکے نے کہا۔ ''آؤ بیری۔'' اس نے کتے کو اشارہ کیا۔ دفعتاً بیری مکمل طور پر ساکت ہو گیا۔ مورا کا ہاتھ اس پر تھا۔ اس نے محسوس کیا کہ کتے کے جسم کے عضلات اکڑ گئے تھے۔ وہ درختوں کی طرف دیکھ کر دھیمی آواز میں غرا رہا تھا۔

مورا اور کتے کا مالک دونوں تاریکی میں جھانک رہے۔ کس چیز نے بیری کو چوکنا کر دیا تھا؟

''آؤ۔'' اس نے مورا کو اشارہ کیا۔ تینوں آگے بڑھنے لگے۔ کچھ دیر بعد وہ تاریک جنگل میں تھے۔ مورا سوچ رہی تھی کہ خطرے کا امکان نہیں ہے۔ ورنہ وہ اس طرف نہ آتا۔ وہ ان دونوں کے پیچھے تھی۔ آنکھیں تاریکی سے مانوس ہونے لگی تھیں۔ درختوں سے نکل کے وہ رک گئے۔ مورا کے نتھنوں نے آتشزدگی کی بُو محسوس کی۔ وہ دونوں ایک مقام پر ساکت کھڑے تھے۔ مورا بھی ان کے ساتھ آن ملی۔ لڑکا نیچے وادی میں دیکھ رہا تھا۔

''اوہ مائی گاڈ۔'' مورا کے حلق سے بے ساختہ سرگوشی نکل گئی۔ ''یہ کیسے ہوا؟''

''وہ آگئے تھے اور میں جانتا تھا کہ وہ آئیں گے۔'' لڑکے نے کہا۔ مختصر بستی کے بارہ کے بارہ مکان آگ میں جل رہے تھے۔ یہ حادثہ نہیں تھا۔ کسی نے باقاعدہ مکانات میں آگ بھڑکائی تھی۔ کنگڈم کوم کی تباہی نے لڑکے کو ہپناٹائز کر دیا تھا۔ وہ اور آگے گیا۔ مزید گنجائش نہیں تھی۔ اگلا قدم اسے نیچے گرا دیتا۔ آگ شدید تھی۔ مکانات یوں بھسم ہو رہے تھے جیسے کاغذ کے بنے ہوں۔ مورا کی آنکھوں سے ازخود آنسو رواں ہو گئے۔ آنسو آرلو، ایلن اور گریس کے لیے تھے۔ اس کا دماغ ماؤف تھا۔ وہ لوگ یہاں مرے تھے یا ریڈیو کی خبر درست تھی۔ دونوں امکانات کا مطلب ایک ہی تھا، موت.....

لیکن ایسا کیوں اور کیسے ہوا؟ کس نے کیا؟ گریس تو صرف ایک تیرہ سالہ نوعمر بچی تھی۔

''وہ وہی کچھ کرتے ہیں جو وہ چاہتا ہے۔'' لڑکے نے کہا۔

''کچھ بھی؟''

''ہاں..... کچھ بھی۔''

''لیکن ایسا کون چاہتا ہے اور کیوں چاہتا ہے؟''

''جرمی، خدا، دیوتا۔'' لڑکا یوں بولا جیسے گالی دے رہا ہو۔

''تم اس آدمی کی بات کر رہے ہو جس کی تصویر ہر گھر میں لگی ہوئی تھی؟''

''وہ منتخب کردہ افراد کو بستی میں رکھتا تھا۔ بظاہر آزاد لیکن وہ اس کے غلام تھے، پجاری تھے۔ جب جس کو چاہتا نذرِ جہنم کر دیتا تھا۔'' لڑکا شدید غصے میں تھا۔

''مکانات کس کے تھے؟'' مورا نے سوال کیا۔

''جرمی کے.....'' اس کی آواز ٹوٹنے لگی۔ ''وہیں ایک اور جگہ بھی ہے..... پلین آف اینجلز۔''

''وہاں کون رہتا تھا؟''

''میری ماں اور میری بہن وہاں ہوتی تھی۔'' لڑکا سوگوار ہو گیا۔

☆☆☆

جین، گبریل اور انتھونی ایکسیڈنٹ سائٹ پر موجود تھے۔ سرچ ٹیم پہلے ہی پہنچ گئی تھی۔ جین نے شیرف فولی، ڈپٹی بوبی کے علاوہ دیوانے مونٹگومری لوفٹس کو پہچان لیا تھا۔ اس مرتبہ اس کے پاس رائفل نہیں تھی۔

''تم کیا لائی ہو؟'' شیرف نے جین کی طرف دیکھا۔ جین کے ہاتھ میں ایک بیگ تھا۔ اس نے بیگ کی اشیا کے بارے میں بتایا۔ اس نے مورا کے گھر سے تکیوں کے غلاف اور چند ملبوسات لیے تھے۔ تربیت یافتہ کتوں کے ذریعے بُو پانے کے لیے یہ کافی سے زیادہ تھے۔

''ہمیں یہاں سے آغاز کرنا چاہیے۔'' فولی نے کہا۔ ''اگر وہ کریش سے بچ نکلی ہے تو بہت دور نہیں جا سکی ہو گی۔ کتے جلد یا بدیر اس کی مخصوص بو اٹھانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔''

جین اور گبریل نے کھائی میں حادثے کے مقام کو دیکھا۔ آگ کی نذر ہونے والی ٹوٹی پھوٹی گاڑی کافی حد تک برف میں چھپ گئی تھی۔

ایسے ہولناک جان لیوا حادثے سے کوئی کیونکر بچ کر نکلا اور چلا بھی گیا۔ جین سوچ رہی تھی۔ کوئی منطقی وجہ تلاش کر رہی تھی۔ ممکن ہے گاڑی کھائی میں گرنے سے قبل کسی طرح مورا قصداً یا اتفاقاً گاڑی سے نکل کر نرم برف پر جا گری ہو۔ اگر ایسا ہوا تھا تو ایک معجزہ تھا۔ جین نے اطراف میں دور تک نظریں دوڑائیں۔ موہوم سی امید تھی کہ مورا ابھی زندہ ہے۔ لیکن اگر وہ بھی حادثے کے وقت گاڑی میں تھی تو پھر وہ ایک اور باڈی دریافت کرنے والے تھے۔

انہوں نے کھائی میں اُترنا شروع کیا۔ جب تک

باڈی نہیں ملتی، جین کے لیے مورا "گمشدہ" تھی۔ "مسنگ پرسن" اگرچہ بار بار خیال آتا کہ وہ خوش فہمی میں مبتلا ہے۔ لوفس نے ان کا ساتھ دینے کی کوشش نہیں کی۔ وہ بوبی سے چند باتیں کر کے روانہ ہو گیا۔

انتھونی کے پرائیویٹ جیٹ نے کافی وقت بچایا تھا۔ وہ بوسٹن سے سیدھے جیکسن ہول آ گئے تھے۔

سرچ پارٹی نے جائے حادثہ کے مقام پر گھیرا ڈال دیا تھا۔ دائرہ پھیلتا ہوا جائے حادثہ سے دور ہوتا جا رہا تھا۔ جین کی دی ہوئی اشیا ان کے پاس تھیں۔ کتوں کو کپڑے سنگھا دیے گئے تھے۔ لیکن انہوں نے کوئی حوصلہ افزا اشارہ نہیں دیا تھا۔ جین امید و ناامیدی کے درمیان جھول رہی تھی۔ ناامیدی کا جھولا زور آور تھا۔ سرچ پارٹی کے خیال میں آتشزدگی نے مسائل میں اضافہ کر دیا تھا۔ گیسولین اور دھوئیں نے مورا کے بدن کی خوشبو کو دبا دیا تھا۔ اگرچہ کئی دن گزر گئے تھے۔

"اگر وہ قریب یا دور ہے تو موسم بہار سے پہلے اسے پانا بہت مشکل ہے۔" پارٹی کے ایک رکن نے کہا۔

"کیا تم اعترافِ شکست کر رہے ہو؟" جین نے سوال کیا۔

"اور کیا کر سکتے ہیں؟ کتوں کی سرگرمی حوصلہ شکن ہے۔"

"تو ہمیں اسے اس کے حال پر چھوڑ دینا چاہیے کہ وہ جنگلی جانوروں کے ہتھے چڑھ جائے؟"

فولی نے بدمزہ ہو کر گہری سانس خارج کی۔ "تمہارا کیا مشورہ ہے۔ جہاں سے کہو وہاں سے شروع کر دیتے ہیں۔ لیکن تمہیں یہ حقیقت تسلیم کرنی چاہیے کہ ہم "ریسکیو مشن" پر نہیں ہیں۔ یہ محض تلاش کا معاملہ ہے اور تم سمجھ رہی ہو کہ اگر وہ مل بھی گئی تو کس حال میں ملے گی۔"

پارٹی واپس روڈ پر آ گئی تھی۔ جین نے ان کے حوصلہ شکن تاثرات دیکھے۔ کتے بھی ڈھیلے نظر آ رہے تھے۔

"یہ لوگ سنجیدہ نہیں ہیں۔" انتھونی نے کہا۔ "اتنے کم وقت میں ناکامی کا اعتراف سراسر غلط ہے۔"

"اگر کتوں نے تمہاری دوست کو تلاش کر بھی لیا تو رزلٹ بدلا نہیں جا سکتا۔" شیرف نے کہا۔

"کم از کم ہمیں علم ہو جائے گا۔" انتھونی بولا۔ "اور ہم تدفین کر سکیں گے۔"

☆☆☆

وہ سولہ سال کا تھا۔ جائے پیدائش وائیومنگ۔ پلا بڑھا بھی وہیں تھا۔ اس کا نام جولین پرکنس تھا۔ لیکن بڑے افراد..... اس کے ٹیچرز، فوسٹر پیرنٹس اور ہم جماعت اسے جولی این کے نام سے پکارتے تھے اور کبھی تو مذاق اڑاتے ہوئے اینی کا لفظ استعمال کرتے۔ اس کی ماں اور نانا نے طویل عرصے بعد کنگڈم کوم میں زندگی کا درست مقصد دریافت کر لیا تھا۔ جب جرمی نے ان کو منتخب کیا۔ یہ اور بات تھی کہ زندگی کا درست مقصد سرے سے غلط تھا..... جولین نامی لڑکا اپنی کہانی مورا کو سنا رہا تھا۔ ساتھ ہی وہ آہستہ آہستہ نیچے چلتے ہوئے کنگڈم کوم کی چھوٹی سی بستی کی طرف اتر رہے تھے۔ انہوں نے ایک دن بعد اترنا شروع کیا تھا۔ جب آگ کم ہونے لگی تھی اور جولین کو اطمینان ہو گیا تھا کہ کوئی خطرہ نہیں ہے۔ مورا نے جولین کی ہمراہی کو قبول کر لیا تھا۔ جولین اس کے لیے خطرہ نہیں تھا۔ دوسرے کھانا اور پناہ گاہ بھی میسر تھی۔ بیری نامی کتا گویا محافظ کی طرح تھا۔ تاہم وہ یہ فیصلہ نہیں کر سکی تھی کہ قید میں ہے یا ایک مہمان کی حیثیت سے.....

"وہ مجھے "ریٹ" کے نام سے بلاتی تھی۔" لڑکا اچانک بولا۔

"کون؟"

"کیری، کیری میری بہن کا نام تھا۔"

"یہ کیسا نام ہے؟"

"یہ میرا خفیہ نام تھا۔ صرف کیری استعمال کرتی تھی۔ تم بھی مجھے ریٹ (Rat) کہہ سکتی ہو۔ لیکن کسی اور کو نہ بتانا۔"

"یعنی تمہاری ماں اور بہن یہاں رہتے تھے لیکن تمہارے فادر؟"

"ان کا انتقال ہو گیا تھا۔"

"اور نانا؟"

"وہ ایک سال پہلے دنیا چھوڑ گئے تھے اور کنگڈم کوم سے بھی نکل گئے تھے۔"

"آئی ایم سوری۔" مورا نے کہا۔

وہ جلی ہوئی بستی کے قریب پہنچ گئے تھے۔ وہ ایک خوفناک منظر تھا۔ مورا اس مکان کے قریب ٹھہر گئی جو اب مکان کہلانے کے قابل نہیں رہا تھا۔ جہاں اس نے ڈگلس، آرلو، ایلن اور گریس کے ساتھ وقت گزارا تھا۔ اسے محسوس ہوا کہ ان کے بھوت آس پاس منڈلا رہے ہیں۔ مورا سے سرگوشیاں کر رہے ہیں۔ مورا کو تنبیہ کر رہے ہیں۔ خطرے سے آگاہ کر رہے ہیں..... بھاگ جاؤ، یہاں سے بھاگ

جاؤ..... مورا نے سر جھٹک کے اِدھر اُدھر دیکھا پھر اس کی نگاہ نیچے کی طرف گئی۔ وہ چونک اٹھی۔ برف میں ٹائر ٹریکس واضح تھے۔ سائر بتا رہا تھا کہ وہ ٹرک کے نشان تھے۔ مورا اشک بار تھی۔

ایک اذیت ناک کراہ مورا کی قوتِ سماعت سے ٹکرائی۔ وہ بھڑک اٹھی۔ ''کیا ہوا ریٹ؟''

وہ گھٹنوں کے بل برف پر بیٹھا تھا۔ کوئی شے اس نے دونوں ہاتھوں میں سختی سے دبائی ہوئی تھی۔

وہ دل کی شکل کا لاکٹ تھا۔ ''یہ نانا نے کیری کو دیا تھا۔ لاکٹ ہر وقت کیری کے ساتھ رہتا تھا۔'' ریٹ نے بتایا۔ وہ رو رہا تھا۔ لاکٹ کے ساتھ ٹوٹی ہوئی طلائی زنجیر تھی۔

''یہ تمہاری بہن کا ہے؟''

''غلط ہے، کچھ بہت غلط ہے۔'' وہ غصے سے کھڑا ہوا پھر تباہ شدہ ویلیا کھودنے کی کوشش کرنے لگا۔

''کیا کر رہے ہو؟'' مورا نے پریشانی سے استفسار کیا۔

''یہ ہمارا گھر تھا۔ مام اور کیری یہاں رہتے تھے۔ یہ لاکٹ لگتا ہے کہ آگ سے دور تھا..... کیسے؟''

مورا کا ذہن کڑیاں ملانے کی کوشش کر رہا تھا۔ جب وہ یہاں آئے تھے..... کیا کیا دیکھا تھا اور اب کیا دیکھ رہے تھے۔ یوں لگتا تھا کہ رہائشی گئے نہیں تھے۔ ان کو زبردستی عجلت میں نکالا گیا تھا کہ وہ کھانا بھی نہ کھا سکے اور بچی گرا ہوا لاکٹ بھی نہ اٹھا سکی..... بعد ازاں جو کچھ ہوا، اسے چھپانے کے لیے پوری بستی بھسم کر دی گئی۔

دفعتاً بیری کی مدھم غراہٹ بلند ہوئی۔ مورا نے کتے کو دیکھا۔ اچانک الرٹ ہو گیا تھا اور وادی کی سڑک کی جانب نگراں تھا۔

''ریٹ۔'' مورا نے لڑکے کو متوجہ کیا۔ جو ملبا کھودنے میں جُتا ہوا تھا۔ بیری کی دوسری غراہٹ پہلے سے بلند تھی۔ بلاشبہ روڈ سے کوئی اس طرف آ رہا تھا۔

''ریٹ۔'' مورا نے بلند آواز میں کہا۔ لڑکے نے سر اٹھایا۔ پھر بیری کو دیکھا۔ اچانک وہ روڈ کی طرف متوجہ ہوا۔ اور اس وقت کسی گاڑی کی مدھم آواز کانوں سے ٹکرائی۔

''وہ آ رہے ہیں۔'' ریٹ نے مورا کا بازو پکڑا اور اسے درختوں کی طرف کھینچنے لگا۔

''رک جاؤ۔'' مورا نے نرمی سے کہا۔ ''اگر وہ مجھے تلاش کرنے والی پولیس ہوئی؟''

''پولیس تمہارے لیے یہاں نہیں آئے گی۔ بھاگو۔'' وہ مڑا اور دوڑ لگا دی۔ مورا لمحہ بھر کے لیے ہچکچائی۔ بیری بھی تردد میں نظر آیا۔ پھر اس نے دور ہوتے ہوئے مالک کی طرف دیکھا اور معاً اپنے مالک کے پیچھے دوڑ گیا۔

''میں اپنے بچانے والوں سے دور ہوں۔ کیا ان دونوں نے میری برین واشنگ کر دی ہے۔ جو میں ان کے ساتھ چپک گئی ہوں۔ لیکن اگر لڑکا درست ثابت ہوا تب کیا ہوگا۔ کیا ہوگا اگر مڑک سے واقعی مجھے دبوچنے موت آ رہی؟' شروع سے لے کر اب تک..... تمام واقعات، اسرار، حادثات برق رفتاری کے ساتھ مورا کے دماغ میں گھوم گئے..... اگر ایک کتے کو اتنی سمجھ ہے کہ فرار ہونا بہتر ہے۔ تو پھر اسے بھی ان دونوں کی نقل کرنی چاہیے۔ سب کچھ آناً فاناً ہوا اور وہ بھی ان دونوں کے تعاقب میں بھاگی۔

وہ درختوں میں پہنچے تو مورا نے کتے کے بھونکنے کی آواز سنی۔ آواز بیری کی نہیں تھی۔ فاصلے سے آئی تھی۔ مورا نے پائن کی آڑ سے جھانک کے دیکھا۔ ایک کالے رنگ کی SUV آتش شدہ بستی کے سیاہ ملبے کے پاس رک رہی تھی۔ وہ پولیس والے نہیں تھے۔ ایک بڑا سا کتا گاڑی سے باہر کودا۔ اس کے پیچھے دو آدمی برآمد ہوئے۔ دونوں کے ہاتھوں میں رائفلز تھیں۔ وہ جلے ہوئے ملبے کا جائزہ لے رہے تھے۔ فاصلہ اتنا تھا کہ مورا چہرے دیکھنے سے معذور تھی۔ یہ صاف عیاں تھا کہ انہیں کسی شے کی تلاش ہے۔

بیری کا پنجہ مورا کے شانے پر آیا۔ وہ پلٹی تو ریٹ بھی بہت قریب تھا۔ ''اب میری بات کا یقین آیا؟''

''وہ شکاری بھی ہو سکتے ہیں۔'' مورا نے کہا۔

''میں کتوں کو پہچانتا ہوں۔ وہ بلڈ ہاؤنڈ ہے۔'' ایک آدمی نے SUV میں سے بیگ نکالا۔ ہاؤنڈ کے قریب بیٹھ کے اس نے بیگ کی اشیا کتے کے آگے کیں۔

''وہ کوئی خاص خوشبو کتے کو دے رہا ہے۔'' ریٹ نے کہا۔ کتا الجھن کے ساتھ گھوم رہا تھا۔ آتشزدگی نے فضا کو آلودہ کر دیا تھا۔ کتے کو مشکل درپیش تھی..... اچانک ایک آدمی چیخا۔ وہ زمین کی طرف اشارہ کر رہا تھا۔

''اسنو شوز پرنٹس!''

''ان کو ہمارے قدموں کے نشان مل گئے ہیں۔'' ریٹ نے پھر وضاحت کی۔ ''اب انہیں کتے کی ضرورت بھی نہیں ہے۔ نکلو یہاں سے۔''

''کہاں؟'' مورا کی آنکھوں میں پریشان کن سوال

تھا۔

اس نے سوال نہیں سنا، پہلے ہی حرکت میں آ گیا تھا۔ جنگل میں آگے نکل گیا۔ یہ بھی نہیں دیکھا کہ مورا پیچھے آ رہی ہے یا نہیں۔ مورا اور بیری بھی تعاقب میں تھے۔

بلڈ ہاؤنڈ کی اور دونوں آدمیوں کے باتوں کرنے کی آواز قریب آتی جا رہی تھی۔ وہ ٹارگٹ ملنے کے بعد پُرجوش تھے۔ مورا کے دماغ میں ابھی تک وہم تھا کہ وہ اپنے بچانے والوں سے دور جا رہی ہے.....

معاً رائفل فائر کے دھماکے نے اس کا ذہن صاف کر دیا۔ اس کے سر کے قریب درخت کے تنے سے گولی ٹکرائی تھی۔ دہشت نے رگوں میں دوڑتے خون کے اندر نئی توانائی شامل کر دی..... وہ اندھا دھند بھاگ رہی تھی۔ دوسرا فائر ہوا۔ پھر ان میں سے کسی نے گالی دی۔ اسنوشوز کی غیر موجودگی میں وہ سست پڑ گئے تھے۔ ''کتے کو چھوڑ دو۔'' ایک بولا۔

''گو بوائے..... گو، پکڑ کتیا کو۔''

مورا کے خوف دہرا اس میں اضافہ ہو گیا۔ رفتار میں وہ کتے کو نہیں ہرا سکتی تھی۔ بوکھلاہٹ میں اس نے ریٹ کو تلاش کرنا چاہا۔ وہ کیسے اور کہاں نکل گیا تھا؟ اب اس کا انحصار خود پر تھا۔ وہ ایک تنہا شکار تھی۔ بلڈ ہاؤنڈ قریب ہوتا جا رہا تھا۔ مورا حتی الامکان تیزی سے درختوں اور جھاڑیوں میں راستہ بنا رہی تھی۔ زخموں اور خراشوں سے بے نیاز ہو کر دیوانہ وار بھاگ رہی تھی۔ سامنے درختوں کا گھنا پن ختم ہو رہا تھا۔ دفعتاً وہ کھلی جگہ پر نکل آئی۔ کھلی جگہ کے آخری کنارے پر کھدائی کرنے والی مشین موجود تھی۔ جس کا کیبن تقریباً برف میں دفن تھا۔ مشین کے قریب ریٹ کھڑا پاگلوں کی طرح ہاتھ ہلا ہلا کر اسے بلا رہا تھا۔ اس کے عقب میں درختوں کا نیا سلسلہ نظر آ رہا تھا۔

مورا نے پیچھے کی توانائی سمیٹی اور ریٹ کی طرف لپکی۔ مڑ کے دیکھنے کی ضرورت نہیں تھی۔ وہ آگاہ تھی کہ بلڈ ہاؤنڈ سر پر ہے اور پھر ہاؤنڈ نے جست لگائی۔ وہ مورا کے کاندھوں سے ٹکرایا۔ مورا بے ڈھنگے انداز میں منہ کے بل گری۔ جہاں گری وہاں صرف برف ہی نہیں تھی۔ کوئی دھاتی چیز اس کے ونڈ گلوز میں سے گزر کر چہرے کی طرف آئی۔ لوٹ لگا کے اس نے چہرہ بچایا۔ بلڈ ہاؤنڈ گھوم کر پھر فضا میں بلند ہوا۔ مورا نے گردن بچانے کے لیے بازو سامنے کیا۔ فضا سے اس پر آتا ہوا کتا حیرت انگیز طور پر دوسری طرف نکل گیا۔

بیری نے بھی جست لگائی تھی۔ وہ فضا میں ہی بلڈ ہاؤنڈ سے ٹکرایا۔ دونوں کتے دوسری جانب گرے۔ بلڈ ہاؤنڈ کے حلق سے نکلنے والی آواز گویا انسانی چیخ سے مشابہ تھی۔ وہ کتے نہیں درندے معلوم ہو رہے تھے۔ بلڈ ہاؤنڈ نے جارحیت کا مظاہرہ کیا۔ تاہم اب اس کے سامنے دو ٹانگوں والا آسان شکار نہیں تھا۔ بیری نے اسے بُری طرح بھنبھوڑا۔ ذرا دیر میں بلڈ ہاؤنڈ نے پسپائی اختیار کر لی۔ بیری اس کے پیچھے گیا۔

''بیری، اسٹاپ!'' ریٹ نے اسے روکا۔

''تمہارا ہاتھ زخمی ہے۔'' اس نے مورا سے کہا۔ مورا نے دستانہ اتار کے ہتھیلی کو دیکھا۔ وہ دونوں ہاتھ کے زخم کا جائزہ لے رہے تھے کہ فائر کا دھماکا ہوا۔ ریٹ نے مورا کا ہاتھ پکڑا اور دوسری طرف کے درختوں میں گھس گیا۔ تعاقب میں آنے والوں کے لیے ان کے قدموں کا سہارا کافی تھا لیکن وہ برفانی جوتوں کے بغیر مطلوبہ رفتار سے ریٹ اور مورا کا پیچھا نہیں کر سکتے تھے۔ مورا کے ہاتھ میں کٹ لگا تھا۔

''انہیں چکر دے کر ہم واپس ادھورے مکانوں تک جائیں گے۔'' ریٹ نے ارادہ ظاہر کیا۔

''لیکن وہ پناہ گاہ کو ٹریک کر لیں گے۔''

''ہم وہاں ٹھہریں گے نہیں۔ خوراک سمیٹ کر نکل جائیں گے۔'' ریٹ نے کہا۔

''وہ کون لوگ ہیں؟'' مورا نے سوال کیا۔

''میں نہیں جانتا۔''

''شاید، گیدرنگ؟''

''نہیں معلوم۔'' ریٹ نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ ''اوہ گاڈ، تم کیا جانتے ہو؟''

''یہی کہ زندہ کیسے رہا جا سکتا ہے۔'' وہ بولا۔

''فون کا بندوبست کرو۔ میں پولیس کو کال کروں گی۔''

''وہ ان کا مالک تھا، دیوتا تھا۔ وہ لوگ اس کے اشاروں پر چلتے تھے۔'' ریٹ نے فون والی بات گول کر دی۔

''تم جرمی کے بارے میں بتا رہے ہو؟''

''کوئی اس سے اختلاف نہیں کرتا تھا۔ کوئی نہیں لڑ سکتا تھا۔ نہ لڑنا چاہتا تھا۔ میری ماں بھی۔ حتیٰ کہ جب.....'' وہ یکلخت رک گیا۔

''اس نے تمہاری ماں کے ساتھ کیا کیا تھا؟''

لڑکا خاموش اور غصے میں تھا۔

''میری بات سنو۔'' مورا نے کہا۔ ''میرے دوست ہیں۔ جن پر میں بھروسا کرتی ہوں۔ مجھے صرف فون کی ضرورت ہے۔ سارے مسئلے حل ہو جائیں گے۔''

''تم کس کو کال کرو گی؟'' ریٹ نے استفسار کیا۔

مورا کے ذہن میں پہلا خیال ڈینئل کا آیا تھا لیکن آخری بار ائرپورٹ پر وہ ڈینئل سے جدا ہوئی تو وہ کوئی آئیڈیل صورتِ حال نہیں تھی۔ اب اسے ڈینئل کی ضرورت تھی۔ کیا وہ اس پر بھروسا کرے۔ اس سوال کا مورا کے پاس جواب نہیں تھا۔

''کیا نام ہے تمہارے دوست کا؟'' ریٹ نے پھر سوال کیا۔

''اس کا نام جین ریزولی ہے۔''

☆☆☆

شیرف فولی نے جین کو دیکھ کر خوشی محسوس نہیں کی تھی۔

''کیا مصیبت ہے۔'' وہ زیرِ لب بڑبڑایا۔ جین نے بھی اس کا چہرہ پڑھ لیا۔ یقیناً وہ سمجھ رہا تھا کہ کوئی نیا مسئلہ سامنے آنے والا ہے۔ وہ دوسرے آفیسرز کے قریب سے گزر کر فولی کے پاس چلی گئی۔ دیگر آفیسرز اسے پہچاننے لگے تھے۔ فولی کھڑا ہو گیا۔ سوال پوچھنے سے پہلے ہی وہ بول پڑا۔

''کوئی نئی پروگریس نہیں ہے۔''

''میں نئی اطلاع حاصل کرنے نہیں آئی۔'' جین نے کہا۔

''بھروسا کرو، کوئی نئی بات سامنے آئی تو میں فوراً کال کروں گا اور وہ تمہارے دونوں پارٹنر کہاں ہیں؟''

''وہ ہوٹل میں سامان پیک کر رہے ہیں۔ میں نے سوچا کہ جانے سے پہلے شکریہ ادا کرنا چاہیے۔''

''تم لوگ جا رہے ہو؟'' شیرف نے مسرت آمیز حیرت ظاہر کیے بغیر سوال کیا۔

''ہم آج شام بوسٹن واپس چلے جائیں گے۔''

''اوہ ہاں میں نے پرائیویٹ جیٹ کی افواہیں سنی ہیں۔''

''وہ دراصل انتونی کی ملکیت ہے۔'' جین نے جواب دیا۔

''تم لوگ اپنی دوست کے بارے میں بہت بھاگ دوڑ کر چکے ہو۔''

''وہ ہمارے لیے بہت اہم تھی۔'' جین غمزدہ ہو گئی۔

''میں یقین دلاتا ہوں کہ ہماری کوششیں جاری رہیں گی۔'' شیرف فولی نے جھوٹی تسلی دی۔

جین خاموش رہی۔ وہ ہاتھ ملانے ہی والی تھی کہ سیل فون نے روک لیا۔ جین نے فون ہاتھ میں لے کر ایریا کوڈ دیکھا۔ کوڈ وائیومنگ کا تھا۔ جین نے تعجب محسوس کیا۔ نمبر اجنبی تھا۔ شیرف سے معذرت کر کے اس نے کال موصول کی۔

''ڈیلکٹیو ریزولی؟''

''جین؟'' آواز نہیں سسکی تھی۔ ''تھینک گاڈ، تم سے رابطہ ہوا۔''

لمحہ بھر کے لیے جین جیسے گونگی ہو گئی۔ مفلوج ہو گئی۔ دل حلق میں دھڑکنے لگا۔ ذہن نے کہا کہ وہ بھوت کی آواز سن رہی ہے۔

''میں سمجھی تھی کہ تم دنیا سے چلی گئی ہو۔'' اس نے بمشکل کہا۔

''میں زندہ ہوں۔ میں ٹھیک ہوں۔''

''اوہ گاڈ، مورا ہم تمہارے کفن دفن کا بندوبست کرنے والے تھے۔'' جین کی آنکھوں سے آنسو ازخود بہہ نکلے۔

''تم کہاں ہو؟ مجھے بتاؤ تم کہاں.....''

''سنو، میری بات سنو۔''

''تم وائیومنگ آؤ اور مجھے لے جاؤ۔''

''ہم پہلے ہی یہاں ہیں۔ ہم پولیس کے ساتھ مل کر تمہاری باڈی ڈھونڈتے رہے ہیں۔''

''پولیس؟ کون سی پولیس؟''

''سب لیٹ کاؤنٹی شیرف۔ میں اس وقت شیرف کے آفس میں کھڑی ہوں۔'' جین نے فولی کو دیکھا۔ جس کی آنکھوں میں سوال ہی سوال تھے۔ ''بتاؤ تم کہاں ہو؟ ہم لینے آ رہے ہیں۔''

جواب ندارد.....

''مورا؟ مورا؟''

لائن ڈیڈ ہو چکی تھی۔ جین نے کال ہسٹری کے نمبرز دیکھے۔ ''مجھے پتا درکار ہے۔'' وہ جیسے چلائی تھی۔ ''یہ وائیومنگ کا ایریا کوڈ ہے۔''

''تمہاری دوست نے کال کی تھی؟'' شیرف نے سوال کیا۔

''ہاں، وہ زندہ ہے۔'' جین مسرت کے عالم میں چیخنے لگی۔ ماحول اور صورتِ حال کرشماتی طور پر تبدیل ہو گئی

تھی۔ جین بار، بار وہی نمبر ملا رہی تھی جہاں سے کال آئی تھی۔ دوسری طرف گھنٹی بج رہی تھی۔ تاہم کوئی ردِعمل نہیں تھا۔

فولی نے اپنی ڈیسک پر رکھے فون سے کوشش کی۔ وہاں ہر کوئی الرٹ ہو گیا تھا۔

''جواب نہیں آرہا۔'' شیرف فولی نے کہا۔ شیرف نے جین سے دریافت کیا کہ بات کیا ہوئی تھی اور وہ کہاں ہے..... جین نے مختصر بات چیت کے بارے میں بتایا۔

''پتا مل گیا ہے۔'' ایک اہلکار نے اعلان کیا۔ ''فون نور ماجیکولین برنڈل کے نام پر ہے۔ مقام ہے ڈوئل ماؤنٹین۔''

فولی نے کہا۔ ''مطلب جائے حادثہ سے پانچ میل دور مغرب میں۔ حادثے کے بعد اتنی دور جانا کیسے ممکن ہے؟''

''یہ جگہ کہاں ہے۔ نقشہ دکھاؤ۔'' جین نے کہا۔ وہ دیوار پر لگے نقشے کے قریب چلے گئے۔ فولی نے ایک جگہ انگلی رکھی۔

''یہ مقام ہے۔ وہاں چند کیبن ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ ایسے موسم میں وہاں کوئی جائے گا۔''

''کال کرتے رہو۔'' جین نے کہا۔

فولی ڈسپیچر کی طرف متوجہ ہوا۔ ''چیک کرو کہ وہاں یا آس پاس ہمارا کوئی آدمی ہے۔''

جین نقشے کا جائزہ لے رہی تھی۔ اس کے ذہن میں دو سوال چکرا رہے تھے۔ پہلا یہ کہ مورا نے پولیس کا سن کر فون کیوں بند کیا۔ یا پھر اس کے ساتھ کوئی تھا جس نے بات آگے نہیں بڑھنے دی۔

ڈسپیچر کی آواز آئی۔ ''ڈپٹی بوبی نے ریڈیو پر بتایا ہے کہ وہ ڈوئل ماؤنٹین کی طرف جا رہا ہے۔ وہ دیکھے گا کہ معاملہ کیا ہے۔''

☆☆☆

کچن میں فون بار بار بج رہا تھا۔

''مجھے بات کرنے دو۔'' مورا بے قرار تھی۔

''ہمیں جانا ہوگا۔'' ریٹ کا جواب تھا۔ وہ پینٹری سے اشیائے طعام نکال کر بیک پیک میں ڈال رہا تھا۔

''وہ میری دوست ہے، میری تلاش میں ہے۔''

''پولیس بھی آئے گی۔'' ریٹ نے کہا۔

''اچھی بات ہے۔ تم جین پر بھروسا کر سکتے ہو۔''

''لیکن تم پولیس پر بھروسا نہیں کر سکتی ہو۔''

فون نے پھر بولنا شروع کر دیا۔ مورا مڑی اور ریٹ نے بڑھ کر تار کھینچ ڈالی۔

''کیا تم مرنا چاہتی ہو؟'' وہ چلایا۔ ریٹ غصے میں تھا۔ مٹھیاں بھنچ گئی تھیں۔ مورا بوکھلا گئی۔ ٹوٹی ہوئی تار اس نے ایک طرف پھینکی۔

''ہمیں نکلنا ہوگا۔ اگر آنا چاہتی ہو تو آؤ۔''

''میں معذرت خواہ ہوں۔'' مورا نے کہا۔ ''میں تمہارے ساتھ نہیں جاؤں گی۔ میں اپنی دوست کا انتظار کروں گی۔''

مورا نے اس کی آنکھوں میں غصے کے بجائے اداسی دیکھی پھر وہ کچھ کہے بغیر مڑا اور چل دیا۔

''بیری چلو۔''

بیری ہچکچاہٹ کے عالم میں ان دونوں کے درمیان آگے پیچھے ہو رہا تھا۔

''رکو۔'' مورا نے کہا۔ ''میرے ساتھ تم ٹاؤن چل سکتے ہو۔''

''میم، میرا ٹاؤن سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ نہ پہلے تھا۔'' ریٹ نے کہا۔

''تم اکیلے یہاں آوارہ گردی کیوں کرو گے؟''

''میں آوارہ گرد نہیں ہوں۔ مجھے اپنی منزل اور مقصد کا علم ہے۔'' اس نے بیری کو دیکھا۔ اس مرتبہ بیری نے آخری بار مورا کو دیکھا اور مالک کے پیچھے چلا گیا۔ وہ عقبی جانب سے کچن کی ٹوٹی ہوئی کھڑکی سے نکلے تھے۔ دیکھتے ہی دیکھتے انہوں نے برفانی قطعہ پار کیا اور درختوں میں غائب ہو گئے۔

اپنی دنیا میں واپس جانے کا وقت قریب تھا۔ جین کی آواز سن کر اسے ناقابلِ بیان خوشی کے ساتھ حیرت کا بھی سامنا تھا۔

مورا نے ٹوٹی ہوئی ٹیلی فون تار کا جائزہ لیا۔ تار جوڑ کر دوبارہ قابلِ استعمال بنانا ناممکن ہو گیا تھا۔ تاہم مورا کو یقین تھا کہ جلد یا بدیر جین اس کی لوکیشن ٹریس کر لے گی۔ جین جان گئی تھی کہ وہ زندہ ہے۔ اب مورا کے کرنے کا ایک ہی کام تھا۔ انتظار۔

وہ لیونگ روم میں گئی اور صوفے پر بیٹھ گئی۔ جیکٹ کی زپ اس نے اوپر کر لی۔ کچن کی ٹوٹی کھڑکی سے سرد ہوا اندر آ رہی تھی۔ مورا کے ذہن میں احساسِ جرم تھا۔ وہ کسی اور کے مکان میں ناجائز طریقے سے مہمان بن چکی تھی۔ ریٹ نے کھڑکی توڑ دی تھی۔ کھانے کی اشیا لوٹ لی تھیں۔ مورا

نے سوچا کہ وہ شکریے کے ساتھ مالک مکان کو بعد میں چیک کے ذریعے ادائیگی کردے گی۔ فون کی وجہ سے اس کی جان بچ گئی تھی۔ بک شیلف پر تصویروں میں اس نے تین نوجوان لڑکیوں اور ایک سفید بالوں والی عورت کو دیکھا پھر کتابوں پر نظر گئی۔ بیشتر کتابیں میری ہگنس کلارک اور ڈینئل اسٹیل کی تھیں۔ بلاشبہ عورت روایتی رومانی کتب پڑھنے کی شوقین تھی۔

معاً کسی نے داخلی دروازہ پیٹنا شروع کیا۔ مورا اُچھل پڑی۔ اس نے باہر گاڑی رکنے کی آواز نہیں سنی تھی۔ لیونگ روم کی کھڑکی سے اس کی نظر SUV پر گئی۔ وہ سب لیٹ کاؤنٹی شیرف ڈپارٹمنٹ کی گاڑی تھی۔ بالآخر برفیلا جہنمی خواب ختم ہوگیا تھا۔ مورا نے اٹھ کر دروازہ کھولا۔

باہر ایک جوان ڈپٹی کھڑا تھا۔ فیگ پر بوبی لکھا تھا۔

''میم! آپ نے یہاں سے کال کی تھی؟''

''ہاں، ہاں، ہاں.....'' مورا کا دل چاہا کہ ڈپٹی کے گلے لگ جائے۔ ''تم اندازہ نہیں لگا سکتے کہ تمہیں دیکھ کر مجھے کس قدر خوشی ہوئی ہے۔''

''میں آپ کا نام جان سکتا ہوں؟''

''ڈاکٹر مورا آلٹر۔ میں جانتی ہوں کہ میری موت کی غلط افواہیں اُڑی ہوئی ہیں۔'' وہ عجیب انداز میں ہنسی۔ ''اور میں تو زندہ ہوں۔''

بوبی نے اس کے شانے پر سے اندر کی طرف جھانک کر دیکھا۔ ''تم اندر کیسے گئیں؟ کوئی اندر لے کر گیا تھا؟''

مورا کا چہرہ لال ہوگیا۔ ''مجبوری تھی، ہمیں کھڑکی توڑ کر اندر جانا پڑا تھا۔ میں وعدہ کرتی ہوں کہ جو بھی نقصان ہوا ہے، اس کی ادائیگی کردوں گی۔''

''ہم؟'' بوبی چونکا۔

مورا کو غلطی کا احساس ہوا۔ ریٹ مشکل میں پڑ جاتا۔ ''میرے پاس اور کوئی راستہ نہیں تھا۔'' وہ بولی۔ ''مجھے فون کی ضرورت تھی۔ لہٰذا مجھے یہ غلط کام کرنا پڑا۔''

بالآخر ڈپٹی مسکرایا لیکن مسکراہٹ کچھ عجیب تھی۔ جو چہرے پر تھی لیکن آنکھوں میں نظر نہیں آئی۔

''چلو تم کو ٹاؤن لے جاتا ہوں۔'' وہ بولا۔ ''وہاں تمام کہانی سنیں گے۔ تم نے اچھا کیا۔ ہم اور تمہارے دوست مایوس ہو چکے تھے۔ تمہارا ہاتھ؟''

''ہاں میں گر گئی تھی۔'' مورا اس کے ساتھ گاڑی کی طرف گئی۔ لیکن وہ ''تمہارے دوست'' کا مطلب سمجھنے کی کوشش کررہی تھی۔ کیا ڈینئل بھی یہاں آیا ہے؟ ایک اور سوال اُس کے ذہن میں چبھ رہا تھا۔ ڈپٹی کی شخصیت میں کوئی جھول تھا۔ جو مورا کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا۔ اس کا شعبہ ایسا تھا کہ پولیس والوں سے واسطہ پڑتا رہتا تھا۔

اندر تحقیقی نشست پر بیٹھ کر اس نے ڈور بند کردیا۔ گاڑی شیرف ڈپارٹمنٹ کی تھی۔ درمیان میں آہنی رکاوٹ تھی۔ گویا وہ پچھلی جانب پنجرے میں تھی۔ ڈپٹی نے آگے اسٹیئرنگ وہیل سنبھالا۔ اس کا ریڈیو بیدار ہوگیا۔

''بوبی، دس از ڈسپیچ۔'' عورت کی آواز آئی۔ ''کیا تم ڈوئل ماؤنٹین پہنچ گئے ہو؟''

''ابھی سارا مکان دیکھا ہے۔'' ڈپٹی نے جواب دیا۔

''وہ عورت مل گئی؟ بوسٹن کی پولیس ہمارے پیچھے پڑی ہوئی ہے۔''

''سوری، کوئی نہیں ملا۔''

مورا کا اپنی سماعت پر سے اعتبار اٹھ گیا۔

''کسی نے مذاق کیا ہے۔ یہاں کچھ نہیں ہے۔ دس بج کر سترہ منٹ پر یہاں سے نکل رہا ہوں۔'' ڈپٹی نے ریئر ویو مرر میں دیکھا۔ اس کے انداز نے مورا کا لہو جما دیا۔ مورا کو اس کی مسکراہٹ یاد آئی۔ جب اسے گڑبڑ کا خفیف احساس ہوا تھا۔

''میں یہاں ہوں۔'' مورا چیخ اٹھی۔ ''میری مدد کرو۔ میں یہاں ہوں۔''

لیکن ڈپٹی بوبی پہلے ہی ریڈیو بند کرچکا تھا۔ مورا نے ڈور ہینڈل کی طرف ہاتھ بڑھایا لیکن پولیس کی مخصوص گاڑی میں وہاں اندر سے کھولنے کے لیے کچھ نہ تھا۔ مورا جنونی انداز میں کھڑکی کے شیشوں پر ہاتھ مار رہی تھی۔ بے سود۔ ریٹ کون ہے؟ اسے کیسے پتا چلا کہ بچانے والے نہیں مارنے والے آرہے ہیں؟ آگے کیا ہوگا؟ پہلے ریٹ نے بچا لیا تھا۔ اب کون بچائے گا۔ پولیس کا کنگڈم کوم سے کیا تعلق۔ کنگڈم کوم کیا بلا ہے؟ اس کو کس نے کیوں آگ کی نذر کیا۔ رہائشی کہاں ہیں؟ جرمی کی اصلیت کیا ہے؟ سوالات کا طومار تھا۔ مورا کا ذہن بھٹکنے لگا۔ بدحواسی کے عالم میں وہ پنجرے سے نکلنے کی ناکام کوشش کررہی تھی۔ ٹوئی کہاں کمند۔ جب عالم مایوسی میں دفعتاً جین سے رابطہ ہوا۔ طرفہ تماشا جین قریب ہی وائیومنگ میں تھی۔ مورا کو یقین تھا کہ اس مرتبہ موت سے نہیں بچا جاسکتا۔ کاش وہ ریٹ کی بات مان لیتی۔

بوبی نے گاڑی اسٹارٹ کرکے موڑی اور سڑک پر آگیا۔ اچانک اس نے بریک لگائے اور گالی بکی۔

جسیم کتا سڑک پر کھڑا تھا۔ گاڑی کے سامنے۔
بوبی نے ہارن پر ہاتھ رکھ دیا۔ پھر گالی بکی۔ ”دفع ہو جاؤ۔“
بیری دفع ہونے کے بجائے پچھلی ٹانگوں پر کھڑا ہو گیا اور اگلی دونوں ٹانگیں بونٹ پر رکھ لیں۔ پھر مشتعل انداز میں بھونکنے لگا۔ بوبی بھی نئی افتاد سے بپھر گیا تھا۔ کتا گویا آسمان سے ٹپکا تھا۔ بوبی نے ارادہ کیا کہ بریک چھوڑ کر گاڑی کتے پر چڑھا دے لیکن بمپر اور اگلا حصہ خون آلود ہو جائے گا اور خون کا جواز پیش کرنا مشکل ہو گا۔ دانت پیستے ہوئے اس نے دروازہ کھولا اور SUV سے باہر قدم رکھا۔ بیری غراتا ہوا چند انچ آگے آیا۔ بوبی نے ہتھیار اٹھا کے نشانہ لیا۔ وہ کتے کو ٹھکانے لگانے کی سوچ میں گم تھا۔ جب کوئی وزنی شے اس کے سر کے عقبی حصے سے ٹکرائی اور وہ خود گاڑی سے ٹکرایا۔ ہتھیار گرفت سے نکل کر برف پر گر گیا۔
”میرے بیری کو کوئی نہیں مار سکتا۔“ اس نے باہر نے مورا کا عقبی ڈور کھول دیا۔
”آجاؤ، میم۔ دیر مت کرو۔“
مورا کی آنکھوں میں تشکر کے آنسو تھے۔ وہ ریٹ کو گلے لگانا چاہتی تھی لیکن موقع نہیں تھا۔ بوبی گھٹنوں پر تھا اور اپنی گن اٹھا چکا تھا۔ جیسے ہی اس نے گن اٹھائی۔ لڑکا اڑتا ہوا اس پر جا گرا۔ دونوں برف پر قلابازیاں کھا رہے تھے۔ بڑے سنسنی خیز لمحات تھے۔ مسئلہ گن حاصل کرنے کا تھا اور دھماکے نے وقت کی نبض روک دی۔ گردش کائنات تھم گئی۔ بیری بھی سکتے میں تھا۔ مورا کا منہ کھل گیا اور سانس وقتی طور پر رک گئی۔ ریٹ دھیرے سے الگ ہو کر قدموں پر کھڑا ہو گیا۔ اس کی جیکٹ پر خون نظر آ رہا تھا لیکن وہ اس کا خون نہیں تھا۔
مورا گھٹنوں کے بل ڈپٹی کے قریب بیٹھ گئی۔ وہ زندہ تھا۔ کھلی آنکھوں میں دہشت نے پڑاؤ ڈال دیا تھا۔ خون گردن سے نکل رہا تھا۔ مورا نے زخم پر ہاتھ رکھ دیا۔ لیکن برف پہلے ہی لہو رنگ ہو چکی تھی۔ ڈپٹی بوبی کی آنکھوں کی روشن لو تند مدھم ہونے لگی۔ گردن سے لہو کا پرنالا بہہ رہا تھا۔ مورا جان گئی کہ بوبی موت کی شاہراہ پر گامزن تھا۔ مورا کا دماغ ماؤف تھا۔ وہ دوسری گاڑی کے آنے کی آواز نہ سن سکی۔ لیکن ریٹ غافل نہیں تھا۔ اس نے مورا کا بازو پکڑ کے اتنی زور سے کھینچا کہ وہ اٹھتی ہوئی سیدھی کھڑی ہو گئی۔ اس نے دوسری گاڑی کی جھلک بھی دیکھ لی۔
ریٹ نے بوبی کی گن اٹھائی اور رائفل کا دھماکا ہوا۔

گھر کے ہر فرد کے لئے

کے باذوق قارئین کے لیے خوشخبری

ماہنامہ پاکیزہ کراچی

کون خوابوں کے پار رہتا ہے

خوابوں، خیالوں اور تخیلات کی دنیا ہمیشہ ہی مسحور کن لگتی ہے۔ سنہرے اور روپہلے خوابوں پر نہ کسی کو اختیار ہے اور نہ ہی کوئی قدغن لگا سکتا ہے۔ امنگوں، آرزوؤں کی تکمیل میں تخیلاتی دنیا کبھی معاون ہوتی ہے تو کبھی انسان مایوس بھی ہو جاتا ہے۔ مگر یہاں مایوسی بھی آگے بڑھنے میں معاون ثابت ہو تو منزل تک پہنچنا آسان ہو جاتا ہے۔
حسین داستاں اور خوابوں کی تعبیر ..... ایسے ہی تو بنتی ہے ایک دلکش تحریر

مایہ ناز، قلمکار، ہر دلعزیز ناول نگار محترمہ

افشاں آفریدی

کے ماہرانہ انداز بیان کا ایک اور دلکش، حسین و پر لطف قسط وار ناول

جلد ہی ماہنامہ پاکیزہ کے صفحات کی زینت بننے جا رہا ہے

گولی نے بوبی کی گاڑی کا شیشہ اُڑا دیا۔ شیشے کے ٹکڑے مورا کے سر سے ٹکرائے تھے۔

وہ وارننگ شاٹ نہیں تھے۔ فائرنگ انہیں مارنے کے لیے تھی۔ وہ پھر درختوں کی طرف بھاگے۔ دوسری گاڑی بوبی کی گاڑی کے قریب رکی۔ ایک اور فائر ہوا لیکن وہ درختوں کی آڑ لے کر اندر جا رہے تھے۔ مورا نے مڑ کے دیکھنے کی کوشش نہیں کی۔ اس کی تمام توجہ اپنے آگے بھاگتے ہوئے لڑکے پر تھی۔ درخت گھنے ہوتے جا رہے تھے۔

☆☆☆

جین وہ جگہ دیکھ رہی تھی جہاں سے ڈپٹی کی باڈی ملی تھی۔ نگاہ برف پر تھی۔ جیسے وہ برف نہیں کتاب ہو، جسے وہ پڑھنے کی کوشش کر رہی تھی۔ کاؤنٹی شیرف آفس کا عملہ اور وائیومنگ ڈپارٹمنٹ آف کرمنل انویسٹی گیشن مل کر کرائم سائٹ کا جائزہ لینے میں مصروف تھے۔ برف پر مختلف قدموں کے نشان واضح تھے۔ جین کے علاوہ دوسروں کی توجہ بھی اسنوشوز بکس ٹریکس پر تھی۔ نشانات مردہ ڈپٹی کی گاڑی سے جنگل کی طرف گئے تھے۔ اسی سمت میں کتے کے پنجوں کے نشان بھی موجود تھے۔ بوٹ پرنٹ کا سائز سات تھا۔ غالباً مورا کے قدم تھے۔ درختوں میں نشانات رک گئے تھے اور آگے جانے سے قبل اسنوشو کی ایک اور جوڑی نشانات میں شامل ہو گئی تھی۔

جین تصور میں کوشش کر رہی تھی کہ جائے واردات میں حقیقتاً ہوا کیا تھا؟ جین کا پہلا نظریہ یہ تھا کہ جس نے بھی بوبی کو ہلاک کیا تھا، وہ بوبی کی گن ساتھ لے گیا تھا۔ گن کے زور پر مورا کو بھی ساتھ رکھا تھا۔ لیکن نشانات تصدیق کی نفی کر رہے تھے۔ وہ برف کو تک رہی تھی۔ مورا کے بوٹ، اسنوشو کے پیچھے تھے۔ مطلب قاتل نے مورا کو آگے نہیں لگایا تھا۔ مورا اپنی مرضی سے کوپ کلر کے پیچھے درختوں میں گئی تھی لیکن کیوں؟ یہ ایک معما تھا۔ دوسرے اس نے جین کو فون کیوں کیا؟ کیا اس نے یہ کام ڈپٹی کو فریب کرنے کے لیے کیا تھا۔ نہیں، وہ ایسا نہیں کر سکتی۔

''اندر ہر جگہ لکیروں کے نشانات ہیں۔'' گبریل نے بتایا۔ ''زیادہ نشان ٹوٹی کھڑکی، کچن کاؤنٹس اور فون پر ہیں۔''

''ٹیلی فون کی تار توڑی گئی ہے؟''

''ہاں، کسی نے بات چیت کو آگے نہیں بڑھنے دیا۔''

''مطلب مورا بات کرنا چاہتی تھی؟'' جین نے کہا۔

''وہ گاڑی پر سے فنگر پرنٹس اٹھا رہے ہیں۔ جلد ہی ہم سمجھ جائیں گے کہ واسطہ کس سے پڑا ہے؟'' گبریل نے امید ظاہر کی۔

''بلاشبہ وہ عورت مغوی نہیں ہے۔ وہ درختوں کی طرف خود بھاگی ہے۔ کوئی گھسیٹ کر نہیں لے گیا۔''

جین نے مڑ کر دیکھا۔ وائیومنگ ڈی سی آئی ڈیٹیکٹو اور موٹگومری لوفٹس بات کر رہے تھے۔ عمر رسیدہ ریٹچر (لوفٹس) باتیں کر رہے تھے۔ لوفٹس بھڑکا ہوا تھا۔ قتل کی اطلاع اسی نے دی تھی۔

''میں نے ان دونوں کو دیکھا تھا۔'' وہ بولا۔ ''وہ بھوکے گدھوں کی طرح باڈی پر جھکے ہوئے تھے۔ ایک عورت اور ایک مرد۔ مجھے خطرہ تھا کہ میرے اوپر بھی حملہ ہو گا۔ لہٰذا میں نے گولی چلائی.....''

''ایک سے زیادہ فائر کیے تھے؟'' ڈیٹیکٹو نے سوال کیا۔

''ہاں، شاید تین چار..... شاید میری غلطی تھی۔'' لوفٹس نے SUV کی ٹوٹی ہوئی کھڑکی دیکھی۔ ''لیکن تم مجھ سے کیا توقع کرتے ہو؟ کیا میں اپنا دفاع نہ کرتا؟ میرے فائر کرتے ہی وہ بھاگ نکلے۔''

''عورت کے ساتھ زبردستی کی گئی تھی؟''

''زبردستی؟'' لوفٹس پھنکارا۔ ''وہ خود قاتل کے پیچھے بھاگی تھی۔''

''کون قاتل؟''

''وہ جس کے ہاتھ میں گن تھی۔'' لوفٹس نے جواب دیا۔

جین کو لوفٹس کا رویہ اور کہانی پسند نہیں آئی۔ وہ اپنی مرضی کے مطابق کہانی گھما رہا تھا۔ پولیس بھی پہلے وارننگ کے لیے فائر کرتی ہے۔ البتہ یہ بات درست تھی کہ مورا اپنی مرضی سے بھاگی تھی۔

اچانک انتونی نے لب کشا کیے۔ ''مسٹر لوفٹس تمہاری یہاں موجودگی کیسے ہوئی؟''

ہر کوئی انتونی کی طرف متوجہ ہوا۔ سب کی آنکھوں میں تجسس تھا لیکن کسی نے کرائم سین پر اس کی موجودگی کو چیلنج نہیں کیا۔ اگرچہ وہ آگاہ تھے کہ انتونی کا تعلق پولیس سے نہیں تھا۔ انتونی نے سوال مہذب انداز میں کیا تھا۔

''کیا مجھ پر شک کر رہے ہو؟'' وہ برہم نظر آیا۔

''تمہاری یہاں موجودگی قطعی غیر متوقع اور غیر معمولی ہے۔ یہاں تمہاری موجودگی مجھے حیران کر رہی ہے۔''

''مجھے ڈپٹی بوبی نے کال کی تھی۔''

''کیا مطلب ہوا؟''

''وہ کہہ رہا تھا کہ وہ ڈوئل ماؤنٹین جا رہا ہے۔ اس کے خیال میں کوئی مشکل درپیش آسکتی ہے۔ میں یہاں سے قریب میں تھا۔ لہٰذا میں نے پیشکش کی کہ میں آجاتا ہوں۔ اسے ضرورت پڑ جائے۔''

''وہ شیرف آفس ریڈیو کر سکتا تھا۔ کیا یہ معمول کا طریقہ کار ہے کہ ایک پولیس والا مدد کے لیے سویلین کو کال کرتا ہے؟''

انتھونی نے بڑا ہی چبھتا ہوا سوال کیا۔ سب خاموش ہو گئے۔ لوفش ڈھیلا پڑ گیا۔ جین بغور سب کچھ دیکھ رہی تھی۔ اسے یاد آیا کہ جب اس نے مورا کو بتایا تھا کہ وہ شیرف کے آفس میں کھڑی ہے تو مورا نے پولیس کے بارے میں سوال کیا اور مورا کے جواب دینے پر رابطہ منقطع ہو گیا تھا۔

''مسٹر مجھے نہیں معلوم کہ بوسٹن میں کیا ہوتا ہے۔ لیکن اس اگر قانون نافذ کرنے والے کسی آدمی کو ضرورت ہے تو ہم لوگ ساتھ دیتے ہیں۔''

جین دیکھ رہی تھی کہ لوفش ایک مکار آدمی ہے اور انتھونی نے اسے کارنر کر دیا تھا۔

''میں مسٹر لوفش پر کسی قسم کا الزام نہیں لگا رہا ہوں۔''

''لیکن میں دیکھ رہا ہوں کہ سوالات کا رخ کس طرف ہے۔'' لوفش نے کہا۔ ''اب تم پوچھو گے کہ بوبی کو کس نے مارا ہے۔'' وہ اپنی ڈبل کیبن پک اپ کی طرف گیا اور رائفل نکال لایا۔

''ڈیٹکٹیو پیٹرنک، یہ دیکھو۔'' اس نے ہتھیار ڈی سی کی ڈیٹکٹیو کے حوالے کیا۔ ''اسے قبضے میں لے لو اور لیب میں چیک کرو۔''

''کم آن، مونٹی۔'' فولی نے اس کے شانے پر ہاتھ مارا۔ ''کوئی نہیں کہہ رہا ہے کہ بوبی کو تم نے مارا ہے۔''

''یہ بوسٹن سے آنے والے مجھ پر یقین نہیں کر رہے۔'' وہ بولا۔

اب جین نے مداخلت کے لیے پیش قدمی کی۔ ''مسٹر لوفش تم گتھی کو غلط رنگ دے رہے ہو۔ تفتیش کے دوران بہت کچھ ہوتا ہے۔ ہم صرف یہ سمجھنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ یہاں کیا ہوا تھا۔''

''میں بتا چکا ہوں۔'' لوفش نے کہا۔

''لیکن مورا ایسا نہیں کر سکتی۔ وہ پولیس کے ساتھ کام کر چکی ہے۔''

''تم لوگ یہاں نہیں تھے، میں تھا۔ میں نے جو دیکھا، وہ بتا دیا۔ اس نے کچھ غلط کیا تھا اسی لیے وہ بھاگی تھی۔''

''تو پھر تم نے سمجھنے میں غلطی کی ہے۔'' جین نے کہا۔

''کیسے؟''

اچانک انتھونی بول پڑا۔ ''تم یہاں تھے، تم نے دیکھا۔ اور فائرنگ بھی کی۔ کیا گن مورا کے ہاتھ میں تھی؟''

لوفش کے جواب دینے سے پہلے گبریل بول پڑا۔

''بہت سارے سوالات کا جواب ڈیش کیمرے سے مل جائے گا۔'' اس نے فولی کو دیکھا۔ ''ہمیں چاہیے تھا کہ پہلے ڈپٹی کی وڈیو دیکھتے۔''

جین نے رخ فولی کی طرف کیا۔ فولی اچانک قدرے بے چین دکھائی دیا۔ جین اور گبریل دونوں کی تیز نگاہوں نے یہ بے چینی بھانپ لی تھی۔

''خدشہ ہے کہ وڈیو کے ساتھ مسئلہ ہوگا۔'' فولی نے کہا۔

''مسئلہ؟''

''ڈپٹی کی گاڑی کا کیمرا ریکارڈنگ کے قابل نہیں ہے۔''

جین نے غیر یقینی نظروں سے شیرف کو دیکھا۔ ''یہ کیونکر ممکن ہے؟''

''ہم نہیں جانتے۔ لیکن وہ بند حالت میں ہے۔''

''بوبی کو کیمرا بند کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ قوانین کے مطابق ایسی حرکت کے خلاف ضوابط موجود ہیں۔'' گبریل نے نشاندہی کی۔

''شاید ڈیش کیم بوبی نے نہیں کسی اور نے بند کیا ہو۔'' فولی نے کہا۔

''ونڈر فل، تم اس کا الزام مورا پر رکھنا چاہتے ہو؟''

فولی جھینپ گیا۔ وہ کچھ کہنا چاہتا تھا کہ ڈیٹکٹیو پیٹرنک نے مداخلت کی۔

''ڈاکٹر آئلز کون ہے؟ میں اس کے بارے میں مکمل معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں۔''

''میں اس کے بارے میں سب کچھ بتاؤں گی۔ وہ آؤٹ سائڈر نہیں ہے۔ اسے جلد از جلد تلاش کرنا ہے۔ وہ زیادہ دیر برفستان، جنگل بیابان میں زندہ نہیں رہ سکتی۔''

''اس کی گمشدگی کو دو ہفتے ہو رہے ہیں اور وہ زندہ رہنے میں کامیاب رہی ہے۔''

''میں نہیں جانتی کیسے؟''

''شاید اُس آدمی کی وجہ سے جو اس کے ساتھ ہے۔''
اس مرتبہ شیرف فولی نے رائے دی۔
جین نے پہاڑی کی طرف دیکھا۔ خاصا وقت گزر گیا تھا۔ کچھ دیر بعد تاریکی نے پر کھول دیے تھے۔ رات مورا، اس کے ساتھ ہوگی۔ وہ کون ہے؟ کیا ہونے والا ہے۔ وہ اُس آدمی پر منحصر تھا جو مورا کے ساتھ تھا۔

☆☆☆

''یہ فنگر پرنٹس ہمارے لیے اجنبی نہیں ہیں۔'' شیرف فولی نے کہا۔ وہ آفیسرز اور رضا کاروں سے مخاطب تھا۔ یہ لوگ پائن ڈیل ٹاؤن ہال میں موجود تھے۔ فنگر پرنٹس پہلے ہی وائٹ مونگ اسٹیٹ کے ریکارڈ پر تھے۔ نشانات والے کا نام جولین پرکنس تھا۔ اس کا ریکارڈ بھی اچھا نہیں تھا۔ گاڑیوں کی چوری، گھروں میں داخل ہونا، آوارگی، بدکلامی اور چوریاں جولین کے ریکارڈ پر تھیں۔ ''ہم جان گئے ہیں کہ ہمارا سامنا کس کے ساتھ ہے۔ مزید یہ کہ جولین اب مسلح ہو کر خطرناک ہو گیا ہے۔''

''میں ایسے مجرمانہ ریکارڈ سے بیزار ہو رہی ہوں۔'' جین کی آواز آئی۔ وہ تیسری قطار میں بیٹھی تھی۔ ''یہ ریکارڈ کوپ کلر جیسی دہشت ناک واردات سے ہم آہنگ نہیں ہے۔''

''شاید تمہیں نہیں معلوم کہ وہ صرف سولہ سال کا ہے۔''

''ہمیں یقین کرنا پڑے گا کہ مسٹر لوفٹس نے لڑکے کو موقع واردات پر دیکھا تھا۔ مکان میں جگہ جگہ اور گاڑی پر اس کے فنگر پرنٹس موجود ہیں۔'' ڈیٹکٹیو پیٹرنک نے کہا۔

''لڑکا ہمارے لیے اجنبی نہیں ہے۔ کئی مرتبہ ہم اسے قانون شکنی پر پکڑ چکے ہیں۔ لیکن تمہاری دوست کے ساتھ اس کا کیا کنکشن ہے، وہ سمجھ نہیں آ رہا۔'' فولی نے سر کھجایا۔

''کنکشن؟'' جین نے اعتراض کیا۔ ''مورا اس کی قید میں ہے۔''

پہلی قطار میں بیٹھے لوفٹس نے فوراً تردید کی۔ ''میرا مشاہدہ اس کے برعکس ہے۔''

''تم نے جو دیکھا ویسا سوچ رہے ہو۔ وہاں صرف تمہاری گولیوں کے خول ملے تھے۔ بیان بھی یہی تھا کہ تم نے فائرنگ کی۔ وہ فائرنگ کی وجہ سے بھاگی۔ کیا اُسے گولیوں کے آگے کھڑا ہونا چاہیے تھا؟'' جین نے سب کی بولتی بند کر دی۔

لیکن وہ تین تھے، دوسری طرف پوری کمیونٹی۔ ڈپٹی کا مرڈر اُن کے لیے شاک تھا۔ وہ قاتل سے بدلہ لینے کے لیے بے قرار تھے۔ انہیں کوئی غرض نہیں تھی کہ وہ ایک ٹین ایجر ہے۔ ماحول بوسٹن سے آنے والوں کے حق میں نہیں تھا۔

اچانک عقبی نشست سے ایک عورت کی آواز بلند ہوئی۔ جولین ایک لڑکا ہے۔ اس کے ریکارڈ میں کوئی مرڈر نہیں۔ اس کے پیچھے مسلح فوج کو بھیجنا کسی بھی طرح قانونی نہیں ہے۔ کیا مسٹر لوفٹس نے بیان میں کہا تھا کہ انہوں نے لڑکے کو گولی چلاتے دیکھا؟''

جین نے خوشی کے ساتھ تعجب محسوس کیا۔ کون عورت یوں جم کے بول رہی ہے۔

''کیتھی، اس نے ایک ڈپٹی کو ہلاک کیا ہے۔'' فولی بولا۔

''میں جولین کو سب سے بہتر جانتی ہوں۔ وہ کسی کو ہلاک نہیں کر سکتا۔ کجا ایک پولیس والے کو۔'' کیتھی نے ترنت جواب دیا۔

''معاف کرنا۔'' ڈیٹکٹیو پیٹرنک نے گفتگو میں حصہ لیا۔ ''میرا تعلق کاؤنٹی سے نہیں ہے۔ میم کیا آپ اپنا تعارف کرائیں گی؟''

وہ کھڑی ہو گئی۔ جین نے اُسے فوراً پہچان لیا۔ جوان عورت سوشل ورکر تھی۔ جسے انہوں نے پہلی مرتبہ سرکل بی کے ڈبل مرڈر پر پولی سے بحث کرتے دیکھا تھا۔

''میرا نام کیتھی ویز ہے۔ سب لیٹ کاؤنٹی چائلڈ پروٹیکٹو سروسز۔ میں ایک سال سے جولین کے لیے کیس ورکر کے طور پر کام کر رہی ہوں۔''

''اور تمہیں یقین نہیں ہے کہ اس نے ڈپٹی کو ہلاک کیا؟'' پیٹرنک نے استفسار کیا۔

''نو سر۔''

''کیتھی اس کا ریکارڈ دیکھو۔'' فولی بولا۔ ''وہ فرشتہ نہیں ہے۔''

''ہاں، لیکن وہ درندہ بھی نہیں ہے۔'' کیتھی ترازو جواب دے رہی تھی۔ ''وہ خود ایک شکار ہے۔ سولہ سالہ بچہ ہے، اٹھارہ سال کا بھی نہیں ہوا۔ وہ ایک ایسی دنیا میں خود کو بچانے کی جدوجہد کر رہا ہے جہاں اس کا کوئی نہیں۔''

''بہت سے بچے چوریاں کیے بغیر بھی سروائیو کرتے ہیں۔''

کیتھی میں جین کی دلچسپی بڑھتی جا رہی تھی۔

اس نے کھٹ سے جواب دیا۔ ''بہت سے بچوں کا

عزت جعلی فرقوں (Cults) کے ہاتھوں تار تار نہیں ہوتی۔ ان کو جھوٹے مذہب کے نام پر استعمال نہیں کیا جاتا۔"

جین بُری طرح چونکی۔ فولی نے آنکھیں گھمائیں۔

"پھر وہی قصہ۔"

"میں برسوں سے "دی گیدرنگ" کے بارے میں خبردار کرتی آرہی ہوں۔ اُس وقت سے جب وہ کاؤنٹی میں آئے اور اپنی الگ چھوٹی سی بستی بسائی۔ نتائج نہیں دیکھے تم نے۔ تم نظرانداز کرتے رہے۔ تمہاری ناک کے نیچے کیا ہو رہا تھا اور تمہارا رخ کسی اور طرف تھا۔"

"تمہارے پاس کوئی ثبوت نہیں تھا۔ بوبی وہاں تین مرتبہ گیا تھا۔ اس نے وہاں محنت کرنے والے خاندان دیکھے تھے۔ جو الگ تھلگ رہنا چاہتے تھے۔ کنگڈم کوم میں جرائم کا اڈا نہیں تھا۔"

"اب وہ بھی برباد کر دیا گیا ہے۔ وہ معاملہ بھی زیرِ تفتیش ہے۔"

"گیدرنگ والے الگ اس لیے تھے کہ وہاں بچوں کا استحصال ہوتا رہے۔" کیتھی ڈٹی ہوئی تھی۔

"اس وقت کیا کرنا ہے۔ اس پر بات کرو۔" کوئی بلند آواز میں بولا۔

"تم ہمارا وقت ضائع کر رہی ہو۔"

"ہاں، تم لوگوں کو بہت جلدی ہے کہ لڑکے کو شکار کیا جائے۔ جسے پہلے ہی مدد کی ضرورت ہے اور اس کی کوئی نہیں سنتا۔"

"مس ویز۔" ڈیٹکٹیو پیٹرنک نے کہا۔ "سرچ ٹیم کل نکلے گی۔ اس سے پہلے تمام تر معلومات کی ضرورت ہے۔ بقول تمہارے تم اُسے جانتی ہو۔ ہمیں بتاؤ کہ ہم لڑکے سے کیا توقع رکھیں۔ وہ سرد رات میں ایک عورت کے ہمراہ ہے۔ ممکن ہے کہ وہ عورت یرغمال ہو، کیا وہ خود کو اور عورت کو زندہ رکھ سکتا ہے؟"

"کیوں نہیں۔ بُرے حالات میں کیسے زندہ رہا جا سکتا ہے، وہ خوب جانتا ہے۔ کیونکہ وہ ایبسولن پرکنس کا نواسا ہے۔"

اچانک کمرے میں بھنبھناہٹ شروع ہوگئی۔ پیٹرنک نے حیرت سے اِدھر اُدھر دیکھا۔ "سوری، کیا یہ اتنی اہم بات ہے؟"

"تم اگر سب لیٹ کاؤنٹی میں پلے بڑھے ہوتے تو ضرور ایبسولن پرکنس کو پہچانتے۔" موٹگومری لوفٹس نے کہا۔

"اس نے پہاڑوں میں اپنا کیبن بنایا تھا۔ برجر ٹیشن پر رہتا تھا۔ میں نے کئی مرتبہ اپنی پراپرٹی پر اسے شکار کھیلتے ہوئے پکڑا تھا۔ پہلے وہ بھی گیدرنگ میں تھا۔"

"جولین کا بچپن وہیں گزرا تھا۔ نانا نے اسے بہت کچھ سکھایا تھا۔ لیکن مرڈر نہیں۔" کیتھی نے کہا۔

"لیکن وہ پہاڑوں میں کیا کرتا تھا؟" جین نے استفسار کیا۔ "وہ اسکول میں کیوں نہیں تھا؟" جین نے کوئی احمقانہ بات نہیں کی تھی۔ لیکن ہال میں ہنسنے کی آوازیں بلند ہوئیں۔

"وہ اور اسکول۔" فولی نے نفی میں سر ہلایا۔ "ایسا ہی تھا جیسے کسی بچھڑے کو ریاضی سکھائی جائے۔"

"اسی قسم کی آرا نے لڑکے پر ظلم کیا۔" کیتھی پھر بولی۔ "یہ ٹھیک ہے کہ فوسٹر ہوم سے وہ تیرہ مہینے میں آٹھ مرتبہ بھاگا۔ اسکول سے اسے کئی مرتبہ نکالا گیا۔ کیونکہ اس نے کئی مرتبہ جھگڑے کیے تھے۔ تاہم جھگڑے یک طرفہ طور پر نمٹائے گئے تھے۔"

فولی نے کھڑے ہو کر کئی تصاویر نکالیں۔ وہ جولین کی تصاویر تھیں۔ "یہ ڈیڑھ سال پرانی ہیں۔ جب وہ اسکول میں تھا۔" فولی نے تصاویر بورڈ پر پن کر دیں۔

"اور اب اس کے پاس بوبی کی گن ہے۔" لوفٹس نے لقمہ دیا۔

"کل نکلیں گے۔ یہ پکنک نہیں ہے۔ موسم بھی خراب ہے۔ صرف صحت مند افراد مناسب کپڑوں کے ساتھ جائیں گے۔" یہ کہہ کر فولی نے لوفٹس کی آنکھوں میں دیکھا۔ لوفٹس نگاہ کا مطلب سمجھ گیا تھا۔

"تم چاہتے ہو کہ میں نہ جاؤں؟" لوفٹس نے کہا۔

"موٹی، میں نے تو کچھ بھی نہیں کہا۔"

"میں سمجھتا ہوں۔" لوفٹس بولا۔ "میں علاقے کو سب سے بہتر جانتا ہوں۔ وہ میرے آنگن کی طرح ہے۔" وہ کھڑا ہو گیا۔ اگرچہ اس کے چہرے پر عمر اور آؤٹ ڈور سرگرمیوں کے علاوہ موسمی سرد و گرم کے اثرات تھے۔ تاہم پھر بھی وہ ہال میں سب سے لحیم شحیم، مضبوط اور توانا دکھائی دے رہا تھا۔ "اس سے پہلے کوئی اور مارا جائے، کام کا آغاز کرو۔" وہ باہر نکل گیا۔

ہال خالی ہونے لگا۔ جین کی نظر سوشل ورکر پر تھی۔ اس نے آواز لگائی۔ "مس کیتھی؟"

کیتھی نے مڑ کر جین کو اپنی طرف آتے دیکھا۔

"ہمارا تعارف تو نہیں ہے۔ میں ڈیٹکٹیو جین ریزولی

ہوں۔"

"میں آگاہ ہوں۔ تم لوگ بوسٹن سے آئے ہو۔" کیتھی نے گیریل اور انتھونی پر نظر ڈالی۔ "تم لوگ ناؤن پر خاصے اثر انداز ہوئے ہو۔"

"کیا ہم کسی جگہ بیٹھ کر جولین کے بارے میں بات کر سکتے ہیں؟"

"ابھی؟" کیتھی نے سوالیہ نظر ڈالی۔

"اس سے پیشتر کہ یہ لوگ جولین اور میری دوست پر ٹارگٹ پریکٹس شروع کریں۔" جین نے کہا۔

کیتھی نے کھڑی دیکھی اور اثبات میں سر ہلایا۔ "بلاک کے کونے پر کافی شاپ ہے۔ میں دس منٹ میں وہاں ملوں گی۔"

☆☆☆

کیتھی بیس منٹ بعد کافی شاپ کے بوتھ میں پہنچی جہاں جین اس کی منتظر تھی۔ "تمہارے ساتھی کہاں ہیں؟" کیتھی نے خالی نشستوں پر نظر ڈالی۔

"وہ کیمپنگ کا ساز و سامان خریدنے گئے ہیں۔"

"مطلب وہ کل سرچ پارٹی میں شامل ہوں گے؟"

"میں اُن کو سرچ سے باہر نہیں رکھ سکتی۔"

کیتھی نے پُرسوچ انداز میں ایک قدرے طویل وقفہ دیا اور بولی۔ "تم لوگوں کو اندازہ نہیں ہے کہ تم کس معاملے میں اُلجھ رہے ہو۔"

"مجھے امید ہے کہ تم بتاؤ گی وہ ہمارا سامنا کس چیز سے ہے؟" ویٹرس کافی پاٹ کے ساتھ داخل انداز ہوئی۔

"گڈ اینڈ اسٹرانگ۔" کیتھی نے اشارہ کیا۔

"ہمیشہ کے مانند۔" ویٹرس مسکرائی۔ جین نے اندازہ لگایا کہ کیتھی کاؤنٹی میں خاصی معروف ہے۔ ویٹرس کے جانے کے بعد کیتھی گویا ہوئی۔ "صورتِ حال پیچیدہ ہے۔"

"میلنگ میں انہوں نے اسے سادہ اور آسان بنا دیا ہے۔ کوپ کلر کا شکار کرنا ہے۔" جین نے کہا۔

"رائٹ۔ کیونکہ لوگ آسانیوں کو ترجیح دیتے ہیں۔ جولین ان کے نزدیک ایک شیطانی لڑکا ہے۔ جبکہ وہ ایسا نہیں ہے لیکن موقع ان کے ہاتھ لگ گیا ہے۔"

"تو پھر وہ کیسا ہے؟"

کیتھی نے جین کی آنکھوں میں جھانکا۔ "کیا تم نے کبھی گمشدہ لڑکوں کے بارے میں سنا ہے؟"

"گمشدہ لڑکے، میں نہیں سمجھی۔" جین نے لاعلمی ظاہر کی۔

"جوان یا نوجوان..... ٹین ایجرز..... جنہیں اُن کے گھروں اور فیملیز سے دور کر دیا جاتا ہے۔ انجام یہ ہوتا ہے کہ وہ سڑکوں پر لاوارث ہوتے ہیں۔ اس لیے نہیں کہ انہوں نے غلط کام کیے ہوتے ہیں بلکہ صرف اس لیے کہ وہ لڑکے ہیں۔ کمیونٹی میں ان کے لیے لڑکے دردِ سر سمجھے جاتے ہیں۔"

"کیونکہ وہ پریشانیاں کھڑی کرتے ہیں، شرارت وغیرہ.....؟"

"نہیں وہ حریف یا مدِ مقابل کی طرح ہیں۔ بوڑھے یا عمر رسیدہ اُن سے جان چھڑانا چاہتے ہیں۔ وجہ لڑکیاں ہیں۔ لڑکیوں کو وہ اپنی جائداد گردانتے ہیں۔"

اچانک جین کی سمجھ میں آ گیا۔ "تم کیٹیر الانز ورواج کمیونٹیز کی بات کر رہی ہو۔"

"ہاں۔ یہ گروپس آفیشل مورمن چرچ سے کوئی تعلق نہیں رکھتے۔ یہ چرچ سے ٹوٹے ہوئے مخصوص فرقے ہیں جن کا لیڈر خدائی حیثیت رکھتا ہے۔ تمہیں ایسے فرقے مختلف ریاستوں میں ملیں گے۔ کولوراڈو، ایری زونا، یوٹا آئی ڈاہو اور وائیومنگ کی سب لیٹ کاؤنٹی ہیں۔ وہ یہاں اور آئی ڈاہو میں ہیں، آئی ڈاہو اور وائیومنگ کا بارڈر ملتا ہے۔"

"دی گیدرنگ؟" جین نے سرگوشی کی۔

کیتھی نے اثبات میں سر ہلایا۔ "اس فرقے یا گروپ کا سربراہ ایک نام نہاد خدا، دیوتا یا پیغمبر ہے۔ جس کا نام جرمی گوڈڈ ہے۔ بیس سال پہلے اس نے مرید بنانے شروع کیے۔ انہوں نے "چلڈرن آف اینجلز" کے نام سے ایک کمپاؤنڈ بنایا۔ آئی ڈاہو فالز کے شمال مغرب میں۔ ان کی تعداد بڑھ کر تقریباً چھ سو ہو گئی۔ یہ لوگ اپنے سارے کام خود کرتے تھے۔ بیرونی فرد کو وہاں داخلے کی اجازت نہیں تھی۔ لہٰذا یہ جاننا ناممکن تھا کہ وہاں دراصل کیا کھیل کھیلا جاتا ہے۔"

"تمہاری باتوں سے لگتا ہے جیسے وہ "آزاد قیدی" تھے۔"

"ہاں کہہ سکتے ہیں بلکہ مکمل قیدی۔ جعلی دیوتا ہی سب کچھ کنٹرول کرتا تھا۔ ان کی زندگی کا ہر پہلو اس کے قبضے میں تھا اور وہ معصوم اسے پوجتے تھے، پرستش کرتے تھے۔ ایسے انتہا پسند مسلک (cult) میں ہوتا ہے۔ کلٹس کا طریقہ کار یہی ہوتا ہے۔ وہ ضرورت مند اور ٹوٹے ہوئے کمزور دماغ افراد کو گھیرتے ہیں۔ محبت اور توجہ دیتے ہیں۔ ان کی ضروریات پوری کرتے ہیں۔ تمام انتہا پسند مسلک اسی

طرح وجود میں آئے۔ مونیز (Moonies) سے لے کر مینشن فیملی تک۔"

"تم جرمی گوڈڈ کو چارلس مینشن سے ملا رہی ہو؟"

"بالکل۔" کیتھی کے تاثرات میں نفرت کی جھلک اُبھر کے غائب ہوگئی۔ تاہم جین نے نوٹ کرلیا۔ "جرمی نے گویا ان کو ہپناٹائز کردیا تھا۔ وہ ان کی فری لیبر کو اپنے مفاد میں بھی استعمال کرتا۔ کئی کاروبار اس نے شروع کردیے۔ کنسٹرکشن سے فرنیچر..... میل آرڈر پر جام اور جیلی، بیرونی فرد کے لیے وہ ایک خیالی جنت تھی۔ بوبی نے اپنے پہلے وزٹ میں یہی محسوس کیا تھا۔ بوبی کے نزدیک کنگڈم کوم ایک مثالی بستی تھی۔"

"بوبی کیا نہیں دیکھ پایا تھا؟"

"جرمی کی ڈکٹیٹر شپ نہیں دیکھ پایا تھا۔ جرمی کے شیطانی مذموم مقاصد۔" کیتھی کے تاثرات ایک بار پھر بدل گئے۔ "جرمی کا اصل ٹارگٹ کم سن گوشت کا حصول تھا۔ دی گیدرنگ!"

"کیا؟"

"کم سن بھولی بھالی شہزادیوں سے وہ اپنا بستر گرم رکھتا تھا۔ وہ اس کی "روحانی دُلہنیں" تھیں۔ ایک سے زیادہ دُلہنیں، وہ بھی کم سن اور قانون کی گرفت۔ لہٰذا "روحانی دُلہن" بناؤ۔ والدین نہ صرف تائید کریں بلکہ اسے ایک اعزاز سمجھیں۔ پھر قانون کیا کرلے گا؟"

جین بہت کم بول رہی تھی۔ اسے خطرہ تھا کہ کیتھی کہیں خاموش نہ ہوجائے۔ کیتھی یہ سب کیسے جانتی تھی؟

کیتھی نے کافی ختم کرکے پھر بولنا شروع کیا۔ "اسی لیے وہاں زیادہ لڑکے اسے برداشت نہیں تھے۔ وہ فیملیز کو حکم دیتا اور وہ اپنے ہی بیٹوں کو خود سے دور کردیتے۔ لڑکے آئی ڈاہو فالز، جیکسن اور پائن ڈیل کی سڑکوں پر نظر آتے۔"

"فیملیز کیوں تعاون کرتی ہیں؟"

"عورتوں کی حیثیت فرمانبردار بے ضرر روبوٹس کے مانند ہے اور مردوں کو قابو کرنے کے لیے نوجوان دُلہنیں موجود تھیں۔ ایک سے زیادہ۔ یہ بھی روحانی دُلہنیں کہلاتی ہیں۔ کتنی دُلہنیں؟ مرضی ہے..... بائبل بھی اجازت دیتی ہے۔"

جین ہنس پڑی۔ "واقعی؟ کون سی بائبل؟"

"دی اولڈ ٹیسٹامنٹ..... ابراہم، جیکب، ڈیوڈ اور یاد کرو....."

"اس کے مُرید خوش ہیں اس حد تک جانے پر؟"

"کیوں نہیں..... اُن کے اندر کی ازلی، جبلی، حیوانی آگ جو موقع ملتے ہی بھڑکنے لگتی ہے۔ خوشی سے بڑھ کر خوشی۔ جب چودہ سال کی لڑکی کے ساتھ شب بسری کریں گے تو گویا جنت میں ہوں گے۔" کیتھی نے تنفر سے کہا۔

"اور جولین.....؟"

"اس کی ماں شیرن اور ایک چودہ سالہ بہن ہے۔ جو اب بھی کنگڈم کوم میں مقیم تھے جسے تباہ کردیا گیا ہے۔ جولین چار سال کا تھا جب اس کا باپ فوت ہوگیا تھا۔ اس کی ماں کا ہونا نہ ہونا برابر ہے۔ نانا اسٹیون مختلف آدمی تھا۔ ماؤنٹین میں۔ شیرن نے جولین کے ساتھ دغابازی کی۔ اور اس کو کنگڈم کوم سے باہر پھنکوادیا۔ کیونکہ یہ جرمی کا مطالبہ تھا۔"

اس مرتبہ دونوں عورتوں کی آنکھوں میں غصہ تھا۔ وہ ایک دوسرے کو دیکھ رہی تھیں۔ ویٹرس کے آنے پر انہوں نے کافی کا نیا دور شروع کیا اور خاموشی سے چسکیاں لیتی رہیں۔

"جرمی کو تو جیل میں ہونا چاہیے۔"

"تمہارا خیال ہے کہ میں نے تگ و دو نہیں کی ہوگی۔ تم نے دیکھا نہیں کہ میٹنگ میں میری آواز نقارخانے میں طوطی کی آواز کی طرح تھی۔ میری اہمیت نہیں ہے یا پھر ان کو خرید لیا گیا ہے۔"

"جرمی نے خریدا ہے؟"

"ہاں، پولیس کو اور عدلیہ کو بھی۔ اس کی آبادکاری بیرونی دنیا سے کٹی ہوئی ہے۔ فون اور نہ ریڈیو۔ کوئی لڑکی کال کرنا چاہے تو وہ نہیں کرسکتی۔ میں اسے اور اس کے مرید نما غلاموں کو ہتھکڑیاں پہناؤں گی لیکن آثار نظر نہیں آتے۔"

"کیا جولین بھی اسی طرح سوچتا ہے؟"

"وہ ان سب سے نفرت کرتا ہے۔"

"مارنے کی حد تک نفرت؟"

"کیا مطلب؟"

"سرکل بی لاج پر بھی تم تھیں۔ ڈبل مرڈر کیس پر۔ اور مقتولین کا تعلق "دی گیدرنگ" سے تھا۔ کیا وہ کام جولین نہیں کرسکتا؟" جین نے امکان ظاہر کیا۔ اگرچہ اسے خود بھی یقین نہیں تھا۔ "اس لیے وہ بھاگا اور بوبی کو بھی ختم کردیا۔"

کیتھی نے شدت سے نفی میں سر ہلایا۔ "میں نے پہلے بتایا کہ میں نے لڑکے کے ساتھ بہت وقت گزارا ہے۔ میرے لیے وہ بچہ ہی ہے۔ اس کے اندر خون خرابا نہیں ہے۔ وہ بھی ایسی ہولناک واردات؟ بالکل نہیں۔ فرض کرلو کہ وہ قاتل ہے تو سیریل کلر کو کٹہرے میں لایا جاتا ہے۔ نہ کہ

براہِ راست گولی ماردی جائے....."

☆☆☆

برفانی غار میں تین طرح کی بُو شامل تھی۔ کُتے کی، آوارہ لڑکا کب سے بھٹک رہا تھا اور مورا جو ہفتوں سے نہا نہ سکی تھی — گندے کپڑے۔ تاہم غار مناسب حد تک گہرا اور چوڑا تھا۔ آگ روشن تھی۔ وہ تینوں ہی گویا جانور بن چکے تھے۔ مورا سوچ رہی تھی کہ لڑکے کے بغیر سرد جہنم میں وہ ایک رات بھی گزار نہیں سکتی تھی۔ وہ مردہ حالت میں کہیں برف کے نیچے دفن ہوتی۔ ریٹ نے بیک پیک سے کھانے کی اشیا نکال کر تقسیم کیں۔ بیری بھی محروم نہ تھا۔ تینوں خاموشی سے جبڑے چلا رہے تھے۔

"ریٹ ہمارا یہاں بچنا دشوار ہے۔" مورا نے کہا۔

"ہم یہاں نہیں رکیں گے۔" ریٹ نے کہا۔ "پہاڑوں میں ایک جگہ ہے۔ وہاں جائیں گے۔ پورا موسمِ سرما وہاں گزارا جاسکتا ہے۔"

"لیکن وہ ہار نہیں مانیں گے۔ صورتِ حال بگڑ گئی ہے۔" مورا نے اس بنڈل کی طرف دیکھا جس میں بوبی کی گن لپٹی ہوئی تھی۔ "بچنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ ہم ایک ساتھ گرفتاری دے دیں۔ یوں ان کو قائل کرنے میں آسانی ہوگی۔ ورنہ وہ یہی فرض کریں گے کہ ہم اس کو اسی کی گن سے ہلاک کرکے فرار ہوگئے ہیں۔"

ریٹ نے کھانا بند کردیا۔ اس کا سر جھک گیا۔ مورا کو احساس ہوا کہ وہ رو رہا ہے۔

"ریٹ یہ ایک حادثہ تھا۔" وہ بولی۔ "میں ان کو بتاؤں گی کہ تم مجھے بچانے کی کوشش کررہے تھے۔"

ریٹ نے زور، زور سے نفی میں سر ہلایا۔ بیری، لڑکے کے قریب چلا گیا اور اپنا بڑا سا سر اس کے گھٹنے پر رکھ دیا۔ مورا نے ریٹ کے بازو کو چھوا۔ "اگر ہم نے گرفتاری نہیں دی تو مجرم تصور کیے جائیں گے۔ سوچو ذرا۔"

ریٹ نے پھر نفی میں سر ہلایا۔

"میں اُن کو قائل کرلوں گی۔ قسم کھاتی ہوں۔ تمہارے اوپر آنچ نہیں آنے دوں گی۔ مجھ پر بھروسا کرو۔"

ریٹ ایک طرف ہٹ گیا۔ "نہیں۔" اس نے سر اٹھایا۔ چہرے پر آنسو تھے۔ وہ کئی روز سے مردوں کی طرح جدوجہد کررہا تھا۔ آنسوؤں نے انکشاف کیا کہ وہ مرد نہیں لڑکا ہے، بچہ ہے..... میں نے اسے نہیں مارا۔" وہ بولا اور ہاتھ کی پشت سے آنسو صاف کیے۔

"ہاں میں جانتی ہوں۔" مورا کی توجہ بٹ گئی۔ بیری، مورا کا ہاتھ چاٹ رہا تھا۔ مورا نے کُتے کا سر سہلایا۔

"تمہارے پاس کتا نہیں ہے؟" ریٹ نے کہا۔

"نہیں۔"

"اور بچے؟"

مورا نے وقفے کے بعد کہا۔ "نہیں۔"

"تمہارا دل نہیں چاہتا؟"

مورا نے آہ بھری۔ "میری زندگی پیچیدہ ہے۔"

"پیچیدگی ختم ہوجائے گی اگر ایک کتا پالو۔"

مورا بے اختیار ہنسی۔ کچھ دیر کے لیے خاموش ہوگئی۔

"ریٹ، تمہاری ماں اور بہن کے ساتھ کیا ہوا؟ جانتے ہو؟"

"وہ دونوں کو لے گئے۔"

"دیوتا؟"

"وہ دیوتا نہیں، انسانی شیطان ہے۔ وہی ہر فیصلہ ہے۔"

"کیا تم اُس وقت وہاں نہیں تھے؟"

"میرے نانا نے مجھے بہت بتایا اور سکھایا تھا۔ وہیں آس پاس تھا لیکن بے بس تھا۔ جب وہ مجھے ٹاؤن پنکوانے کی تیاری کررہے تھے تو میری بہن کیری نے شور مچایا تھا۔ تاہم میری ماں نے اسے پکڑا ہوا تھا۔" ریٹ کی مٹھیاں بھنچ گئیں۔ "میں کیری کے لیے واپس آیا تھا، وہ نہیں تھی۔ وہاں کوئی بھی نہیں تھا لیکن تم لوگوں کی موجودگی میری سمجھ میں نہیں آئی۔ بہرحال میں آگاہ تھا کہ تم لوگ خطرناک جگہ پر ہو۔"

"میرے دوستوں کے ساتھ کیا ہوا تھا؟"

"وہ انہیں مکان سے لے گئے تھے۔ اُن کے پاس اسنو پلو تھی۔ انہوں نے تمہارے دوستوں کو پھنسی ہوئی گاڑی میں ڈالا اور اس گاڑی کو کھائی میں پھینک کر آگ لگا دی..... تم مکان میں نہیں تھیں اس وقت بچ گئیں لیکن وہ لوگ تمہیں دیکھنے والے تھے، جب میں نے تم پر حملہ کیا اور درختوں میں لے گیا۔"

مورا کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ وہ گرلیس کو نہ بچا سکی۔ لیکن ریٹ کو ہر قیمت پر بچائے گی۔ اس نے دل میں قسم کھائی۔

"ریٹ، میں تمہاری بہن کو تلاش کروں گی، وعدہ

کرتی ہوں۔"

"بیری بھی اس بات پر یقین نہیں کرے گا۔" ریٹ نے کہا۔

☆☆☆

جین، شوہر کو کیمپنگ کی تیاری کرتا دیکھ رہی تھی۔ انٹرنل فریم بیک پیک، سلیپنگ بیگ، تھرماریسٹ، ون مین ٹینٹ، کیمپنگ اسٹو، خشک اشیائے طعام، کپاس، چاقو، ہیڈ لیمپ، فرسٹ ایڈ وغیرہ۔ ہتھیار اس کی پنڈلی اور چیسٹ ہولسٹر میں تھے کہ یہ کوئی عام وینٹر کیمپنگ ٹرپ نہیں تھا۔

"مجھے تم دونوں کے ساتھ جانا چاہیے۔" جین نے کہا۔

"نہیں، تم یہاں رکو گی اور فون کالز مونیٹر کرو گی۔"

"اگر وہاں کچھ غلط ہو گیا پھر؟"

"ایسا ہوا تو مجھے یہ معلوم ہو گا کہ تم یہاں پر محفوظ ہو۔"

"گبریل، میں اور تم ہمیشہ ایک ٹیم کی طرح رہے ہیں۔"

"لیکن تم کیمپنگ سے ہمیشہ متنفر رہی ہو۔ وینٹر کیمپنگ کا ویسے بھی تمہیں کوئی تجربہ نہیں۔"

"تجربہ انتھونی کو بھی نہیں ہے۔" جین نے اعتراض کیا۔

"وہ فٹ ہے۔ مضبوط ہے۔ تم یہ بیک پیک ہی نہیں اٹھا سکتی ہو۔ یہ عام بیک پیک نہیں ہے۔ کوشش کرو۔"

جین نے بیک کی طرف دیکھا لیکن حرکت نہیں کی۔

"سرچ ٹیم کے ساتھ ہماری موجودگی لازم ہے۔ ان کو فائرنگ کی جلدی ہے اور زد میں مورا ہو گی۔"

"وہ وہاں کیا کر رہی ہے؟ میں سوچ، سوچ کر تھک گئی ہوں۔"

"اسی لیے تمہارا یہاں رکنا ضروری ہے۔ اس نے تمہیں ایک بار کال کی تھی۔ وہ دوسری کوشش بھی کر سکتی ہے۔"

"اور میں تم سے کیسے رابطہ کروں گی؟"

"انتھونی اپنے ساتھ ایک سیٹلائٹ فون بھی لایا ہے۔" گبریل نے بتایا۔ جین کو کئی بار خیال آیا تھا کہ مورا کیڈھر بدترین حالات میں اب تک پنگی ہو گی ہے۔

☆☆☆

"تمہارے خیال میں تم دونوں کہاں جانے کی تیاری پکڑ رہے ہو؟" ٹولی نے گبریل اور انتھونی سے سوال کیا۔

"یہ سوال تم نے وائلڈ لائف رینجرز سے کیا تھا؟ اگر نہیں تو اب کر لو۔" گبریل نے گویا لاجواب کر دیا۔

"ہم نے فیڈرل ایجنٹ کو ٹیم میں شامل کرنے کی درخواست نہیں کی تھی۔" شیرف جھینپ گیا۔

"کیا وہ وائلڈ لائف رینجرز تمہارے خیال میں فیڈرل ایجنٹ سے بہتر ہیں؟"

"تم اس علاقے کی سختی سے واقف نہیں ہو۔" شیرف نے نیا عذر گھڑا۔ "تم مشکل میں پڑ جاؤ گے۔"

"میں نے آٹھ سال مرین کور میں گزارے ہیں۔ وینٹر ماؤنٹین آپریشن کی تربیت الگ لی ہے۔ کچھ اور جاننا چاہو گے؟"

شیرف کو خاموش ہونا پڑا۔ تاہم اُس کا رخ انتھونی کی طرف ہو گیا۔ انتھونی کے پتھریلے تاثرات دیکھ کر اس نے منہ بند رکھنے میں ہی عافیت سمجھی۔

جین سمیت وہ دونوں بھی شیرف سے مطمئن نہیں تھے۔ انہیں اس بات کا کوئی تسلی بخش جواب نہیں ملا تھا کہ بوبی کی گاڑی کا ڈیش کیمرا کیوں بند تھا اور لوفٹس کو اس نے کیوں کال کی..... مزید یہ کہ لوفٹس نے وہاں فائرنگ کیوں کی؟

☆☆☆

سرچ ٹیم کتوں سمیت کچھ دیر بعد درختوں میں غائب ہو چکی تھی۔

"کچھ غلط ہونے والا ہے۔" ایک آواز آئی۔ جین نے گردن موڑی اور دیکھا کہ کیتھی زور، زور سے نفی میں گردن ہلا رہی تھی۔ وہ دو قدم بڑھا کر جین کے برابر میں کھڑی ہو گئی۔

"وہ اسے شکار کرنے گئے ہیں۔ جیسے جانور کا شکار کرتے ہیں۔" کیتھی بڑبڑا رہی تھی

"میں اپنے شوہر اور مورا آئلز کی طرف سے فکرمند ہوں۔" جین نے کیتھی کو دیکھا۔

"کم از کم تمہارے شوہر کا دماغ درست کام کرتا ہے۔"

"بدترین حالات میں جس کا دماغ کام کرتا رہے، اس کا نام گبریل ہے۔" جین کی آواز میں ہلکا سا فخر تھا۔

"لیکن باقی افراد گولی پہلے ماریں گے، سوال بعد میں کریں گے۔ ممکن ہے، بوبی برف پر پھسل کے گرا ہو اور اپنی ہی گولی کا شکار بن گیا۔" کیتھی نے کہا۔ "کسی کو نہیں پتا کہ کیا ہوا تھا۔ کسی نے کچھ نہیں دیکھا۔"

جین کا دماغ بار بار بوبی کی گاڑی کے ڈیش کیمرے میں اٹک جاتا۔ کیمرا درست کام کر رہا تھا۔ کیمرے کو آف کر دیا گیا تھا۔ یہ سیدھی، سیدھی شیرف ڈپارٹمنٹ کے ضوابط کی خلاف ورزی تھی۔ آخری فوٹیج وہ تھی جب بوبی، ڈوئل ماؤنٹین والے مکان کے قریب پہنچ گیا تھا۔

''کیا تم نے بوبی کی رہائش گاہ دیکھی ہے۔ اگر دیکھی ہے تو وہاں کا وزٹ نہ کیا جائے؟''

کیتھی آمادہ ہوگئی تھی اور دونوں مجوسفر تھے۔

☆☆☆

تم بوبی کو کتنا جانتی ہو؟'' جین نے کیتھی سے سوال کیا۔

''ڈپارٹمنٹ میں زیادہ تر میرا واسطہ اسی سے پڑتا ہے یا پھر سامنا کرا دیا جاتا ہے۔'' کیتھی کے لہجے میں بوبی کے لیے کوئی اچھا تاثر محسوس نہیں ہوا۔ دونوں اس وقت کیتھی کی پرانی SUV میں سفر کر رہے تھے۔

''کبھی تمہیں ایسی کوئی وجہ نظر آئی، جب تم نے سوچا ہو کہ وہ قابلِ بھروسا نہیں ہے؟''

کیتھی چند لمحے جین کی آنکھوں میں دیکھتی رہی پھر گہری سانس لے کر بولی۔ ''بوبی اب ہیرو کی حیثیت اختیار کر گیا ہے۔ اگر وہ بُرا تھا، تو بھی ہمیں مردہ ہیرو کی برائی نہیں کرنی چاہیے۔'' کیتھی احتیاط سے ڈرائیو کر رہی تھی۔

''مطلب کم از کم تم اس کی مداح نہیں رہی ہو۔''

''باتیں تمہارے اور میرے درمیان رہنی چاہئیں۔'' کیتھی نے وقفہ لیا۔ ''بوبی کے بارے میں میری رائے اچھی نہیں ہے۔ میرا جو کام ہے، مجھ جیسوں کو جلد پتا چل جاتا ہے کہ کس فیملی کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ کسے طلاق ہو رہی ہے۔ کس کے بچے زیادہ تر اسکول سے دور رہتے ہیں..... وغیرہ وغیرہ.....''

''بوبی کی بیوی؟''

''دو سال ہو گئے، اسے ہوش آیا۔ اب وہ بوبی کی سابقہ بیوی ہے۔ اور یکان خفل ہوگئی۔ میری خواہش تھی کہ وہ یہیں رہتی اور بوبی کے خلاف پریس میں ہنگامہ کرتی۔ کیونکہ بوبی ان ججز کا حق دار نہیں ہے جو اس کی وردی پر موجود ہیں۔ میں جانتی ہوں کہ بیوی یا بچے کے ساتھ بدسلوکی کی جائے تو ان پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں۔''

''کیا وہ اپنی بیوی پر تشدد کرتا تھا؟''

''ہاں، وہ بددماغ تھا اور پھر بھی وردی میں تھا۔''

''تمہارے خیال میں ڈیش کیمرا بند کرنے کی کیا وجہ ہو سکتی ہے۔ یہ واضح ہے کہ کیمرا بوبی نے بند کیا تھا؟''

''اس سوال کا میرے پاس کوئی واضح جواب نہیں ہے۔'' کیتھی نے اعتراف کیا۔

''کیا بوبی، جولین کو جانتا تھا؟'' جین نے سوالات کا رخ جولین کی طرف کیا۔

''ہاں، کیوں نہیں۔ کسی نہ کسی ڈپٹی نے کم از کم ایک بار جولین کو قانون کی خلاف ورزی پر پکڑا تھا۔ لیکن جولین قتل نہیں کر سکتا، مجھے پورا یقین ہے۔''

''ایک ذاتی سوال؟'' جین نے کیتھی کی طرف گردن گھمائی۔

''ہم..... م.....''

''تمہیں اتنی معلومات کیسے ہیں اور تم مجھ پر اعتبار کیوں کر رہی ہو؟'' جین نے استفسار کیا۔

''معلومات کی جہاں تک بات ہے۔ میں عرصے سے یہ کام کر رہی ہوں۔ اعتبار والا سوال..... بات یہ ہے کہ میری چیخ پکار نقار خانے میں طوطی کے مانند ہے۔ بہت کچھ غلط ہو رہا ہے اور میری کوئی نہیں سنتا۔ تم لوگوں کو دیکھ کر مجھے امید کی کرن نظر آئی ہے۔ جولین اور تمہاری دوست اگر بچ گئے تو وجہ تمہارا شوہر اور اس کا دوست ہوں گے۔ ورنہ پارٹی اُن کو ہلاک کرنے کے لیے نکلی ہے۔''

کیتھی خاموش رہنے کے بعد پھر بولی۔ ''بوبی تمہاری دوست کو لینے گیا تھا۔ اس نے وہاں پہنچ کر کیمرا بند کیا تو میرے خیال میں اس بات کا کوئی نہ کوئی تعلق تمہاری دوست کے ساتھ بنتا ہے۔''

''تم اسے مورا کہہ سکتی ہو۔'' جین بولی۔

''مورا کا فیاب اور مومنٹس ابھی تک سب کے لیے کسی پزل کے مانند ہیں..... ہم پہنچ گئے۔'' کیتھی نے گاڑی ایک طرف لگائی اور اشارہ کیا۔

جین نے سڑک کے پار عام سے مکان کو دیکھا۔ مکان گویا برف میں ڈھکا ہوا تھا۔ آس پاس کوئی دوسرا مکان نہیں تھا۔ یہ بھی اچھا ہے۔ جین نے سوچا۔

''وہ اکیلا رہتا تھا؟''

''میرے علم کے مطابق اکیلا تھا۔ اس وقت بھی مکان میں سناٹا معلوم ہوتا ہے۔''

جین نے جیکٹ کی زپ چڑھائی اور گاڑی سے باہر قدم رکھا۔ کیتھی مکان کی طرف گئی۔ جین سوچ رہی تھی کہ ان کے پاس سرچ وارنٹ نہیں ہے۔ نہ ہی وہاں موجود ہونے کی

کوئی معقول وجہ اُن کے پاس تھی۔ ہاں بوبی مارا گیا تھا۔ کس نے مارا؟ موت کی وجہ کیا بنی؟ سب کی توجہ کا مرکز مبینہ قاتل جولین نامی لڑکا تھا اور جین کی توجہ بوبی پر تھی۔

بالآخر جین نے قدم اٹھائے۔

کیتھی بیرونی دروازے پر دستک دے رہی تھی۔ اسے جین کا سہارا تھا ورنہ وہ یہ حرکت نہ کرتی۔

توقع کے مطابق کوئی جواب نہ آیا۔ جین نے مکان کا جائزہ لیا۔ کھڑکی سے لیونگ روم میں جھانکا۔ اندر باہر کوئی اچھی حالت نہیں تھی۔ نہ کوئی غیر معمولی بات نظر آئی۔ اکیلا آدمی اور ڈپٹی کی تنخواہ۔ مکان کو ایسا ہی ہونا چاہیے تھا۔

''تم بوبی کے کسی دوست کو جانتی ہو؟''

''شیرف کے آفس میں ہو سکتا ہے لیکن کسی دوست سے بات کرنا بڑی غلطی ہوگی۔ جیسا کہ میں نے پہلے کہا ڈیڈ کوپ ہمیشہ ہیرو ہوتا ہے۔'' کیتھی نے جواب دیا۔

جین نے ڈور ناب گھمائی لیکن ڈور لاک تھا۔ اس کی توجہ گیراج کی طرف گئی۔ ہچکچاہٹ کے ساتھ وہ گیراج کی طرف گئی۔ گھر میں جانا یا گیراج کھولنا دونوں کام غیر قانونی تھے۔ خود اس کا تعلق پولیس سے تھا جبکہ یہ علاقہ بھی اس کے دائرۂ کار سے باہر تھا۔ آس پاس کوئی نہیں تھا۔ بوبی شکایت کر نہیں سکتا تھا۔ جین نے دستانے والا ہاتھ ہینڈل پر رکھ کر زور آزمائی کی۔ اچانک جھٹکے سے گیراج ڈور کھل گیا جو کچھ دکھائی دیا اس نے دونوں کو حیرت زدہ کر دیا۔

اندر چمکتی ہوئی سیاہ گاڑی دراصل فورڈ تھی۔

''کم از کم پچاس ہزار ڈالرز.....'' جین نے سرگوشی کی۔ ''وہ کیونکر شہزادی کو خرید سکتا ہے؟''

وہ دونوں اندر چلی گئیں۔ فورڈ کے آگے وہ ایک بار پھر ٹھٹکی۔ دونوں ایک دوسرے کا منہ دیکھ رہی تھیں۔

''یہ کیا ہے؟'' کیتھی نے کہا۔

سیاہ رنگ کی مسل ماڈل وی راڈ ہارلے کھڑی تھی۔ ہیوی بائیک فورڈ کی طرح نئی تھی۔

''وہ عام بائیک نہیں خرید سکتا۔ لیکن یہ دونوں.....؟'' کیتھی کی آنکھیں سکڑ گئیں۔

''میرا خیال ہے کہ یہ معما کے حل کا آغاز ہے۔'' جین نے پُرسوچ انداز میں کہا۔ ''بوبی کسی اور کے لیے کام کر رہا تھا جو اس کو ادائیگی کرتا تھا۔''

''کیا مطلب؟''

''کیتھی، کنگڈم کوم یہاں سے کتنی دور ہے؟'' جین نے سوال کیا۔

''سب سے الگ تھلگ، یہاں سے تقریباً تیس چالیس میل کے فاصلے پر۔''

''ہمیں وہاں جا کر جولین کی ماں سے بات کرنی چاہیے۔''

''میں نہیں سمجھتی کہ اس وقت وہاں کوئی ہوگا۔ میں نے سنا تھا کہ رہائشی، سرما میں وہاں سے چلے گئے ہیں۔''

''اس قسم کی اطلاعات کون فراہم کرتا تھا؟''

''ڈپٹی بوبی۔'' کیتھی نے جواب دیا۔ ''ہر مرتبہ وہی وہاں کا چکر لگاتا تھا اور اس نے کبھی وہاں کچھ غلط نہیں دیکھا۔''

گیراج میں ہم جو کچھ دیکھ رہے ہیں، اس کے بعد یہ آسانی یہ کہا جا سکتا ہے کہ بوبی کسی بھی طرح قابلِ بھروسا نہیں تھا۔'' جین نے یقین کے ساتھ کہا۔ ''دوسرے یہ کہ ڈپٹی کو اتنی رقم دینے کا صاف مطلب کوئی بڑا گھن چکر ہے۔ گیراج میں جو کچھ ہے، ممکن ہے کہ بوبی کے پاس اس سے زیادہ مال ہو۔''

دونوں ابھی تک جری گوڈڈ کا نام زبان پر نہیں لائے تھے۔

''وقت آ گیا ہے کہ کنگڈم کوم کا وزٹ کیا جائے۔'' جین نے فیصلہ کن انداز میں کہا۔

☆☆☆

کنگڈم کوم کی طرف دورانِ سفر شہروں میں رہنے والی جین کے لیے علاقہ اور مناظر قابلِ دید بھی تھے اور خطرناک بھی۔ موسم اور نامساعد علاقے کے... جنگلی جانور بھی..... آخر جولین کیونکر یہاں سروائیو کر رہا تھا اور سورا؟ وہ کیسے اب تک زندہ تھی۔ اب تو وہ اکیلی رہ گئی تھی۔

کیتھی نے جیسے اس کے خیالات پڑھ لیے۔ ''جولین ایسے ہی علاقے میں پلا بڑھا ہے، وہ بھی نانا کے ساتھ۔ نانا نے اسے زندہ رہنے کے لیے بہت کچھ سکھا دیا تھا۔ اس کا نانا یہاں انسانوی شہرت کا مالک تھا۔ اس نے وہاں پہاڑ پر رہنے کے لیے اپنے ہاتھوں سے رہائش گاہ بنائی تھی۔''

جب وہ گربس جنرل اسٹور کے سامنے سے گزرے تو جین نے وہاں لکھا دیکھا۔ ''فیول کے لیے آخری موقع۔''

کیتھی ہائی وے چھوڑ کے تنگ سڑک پر آئی تو اچانک بولی۔ ''عجیب بات ہے۔ بھاری مشین کے ذریعے برف ہٹا کر راستہ صاف کیا گیا ہے۔ کسی کو ایسا کرنے کی کیا ضرورت تھی؟''

''یہ کنگڈم کی طرف جاتی ہے؟'' جین نے استفسار

کیا۔

''ہاں، لیکن بوبی نے اگر سچ بولا تھا کہ بستی ویران ہے تو یہ راستہ کس نے اور کیوں صاف کیا؟''

''تم یہاں پہلے آئی ہو؟''

''ہاں جب میں جولین کی کیس ورکر بنی تو مجھے اس کی بہن کیری کی فکر ہوئی۔ جولین نے بتایا تھا کہ وہ صرف چودہ سال کی تھی اور میں جانتی تھی کہ وہاں تیرہ، چودہ سال کی لڑکیوں کے ساتھ کیا ہوتا ہے..... تاہم میں کنگڈم کوم تک نہیں جا سکی۔''

''ایسا کیا ہوا تھا؟''

''میں پرائیویٹ روڈ پر تھی اور وادی میں داخل ہونے والی تھی۔ جب ایک ٹرک نے میرا راستہ روک لیا۔ میرا خیال ہے کہ وہ پراپرٹی کی سیکیورٹی تھی۔ بغیر اجازت بیرونی افراد وہاں نہیں جا سکتے تھے۔ ان کے پاس داکی ٹا کی تھے۔ وہاں میری آمد کا مقصد معلوم کر رہے تھے۔ میں نے بتایا کہ میں سوشل ورکر ہوں۔ انہوں نے مجھے واپس کر دیا اور کبھی نہ آنے کی تنبیہ کی۔ میں بستی کی دور سے جھلک ہی دیکھ سکی۔ اس وقت چند ایک مکانات زیر تعمیر تھے۔ وہ بستی ان کے لیے دوسری پلین آف اینجلز تھی۔''

''تو تم جولین کی ماں سے بات نہیں کر سکیں؟''

''نہیں، فائدہ بھی کیا تھا۔ ماں ہوتے ہوئے اسے اپنے بیٹے کی پروا نہیں تھی۔ سمجھ میں نہیں آتا کوئی ماں ایسا بھی کر سکتی ہے۔ سوچو ذرا بے چارے لڑکے پر کیا گزرتی ہوگی کہ ماں کے لیے وہ کچرا ہے۔ آدی جولین کو گھسیٹ کے لے گئے تھے اور ماں دوسری طرف دیکھ رہی تھی اور بہن چیخیں مار رہی تھی۔''

''مائی گاڈ، جولین نے بتایا تھا؟''

''ہاں، بتاتے وقت وہ رو رہا تھا۔ لیکن شاید ماں بھی شکار تھی، بے بس تھی۔''

''یہ کوئی بہانہ نہیں ہے۔ ماں لڑ جاتی ہے۔ جان دے دیتی ہے۔'' جین نے کہا۔

''دی گیدرنگ میں مائیں ایسا نہیں کرتیں۔'' کیتھی نے کہا۔ درجنوں مائیں اپنے بیٹوں سے بخوشی دستبردار ہو گئیں۔''

''جولین کا کیا ردِعمل تھا؟''

''اسے بس ایک ہی دُھن تھی کہ واپس جائے۔ اس کی حالت ایک زخمی جانور کے جیسی تھی۔ گزشتہ جولائی وہ ایک کار چرا کے بہن کو دیکھنے وادی میں گیا۔ تاہم وہ کامیاب نہیں ہوا۔ اگرچہ تین ہفتے تک بچتا رہا، چھپتا رہا۔ بالآخر ''گیدرنگ'' نے اسے پکڑ کے واپس پائن ڈیل بھیج دیا۔''

''مطلب وہ ایک بار پھر یہاں ہے۔'' جین نے کیتھی کو دیکھا۔ ''تمہارے خیال میں اسے کہاں ہونا چاہیے؟''

''بوبی مر گیا ہے اور جولین خوف زدہ ہے۔ گویا مفرور ہے۔ ممکنہ طور پر کنگڈم کوم میں پناہ لینے کی کوشش کرے گا۔ کیونکہ بستی خالی پڑی ہے۔''

''اگر ایسا ہوا اور وہ مسلح بھی ہے.....؟''

''وہ مجھے جانتا ہے۔ کوئی خطرے والی بات نہیں ہے۔ ویسے بھی میرا موقف ہے کہ وہ کسی کی جان نہیں لے سکتا۔ بوبی کے ساتھ کیا ہوا، ابھی تک سب بے خبر ہیں لیکن جولین کو قاتل سمجھ رہے ہیں۔'' کیتھی نے جواب دیا۔

''مورا اس کے ساتھ ہے۔ ہمیں محتاط رہنا چاہیے۔'' جین نے مشورہ دیا۔

وہ متواتر بلندی کی طرف گامزن تھے۔ کوئی گاڑی، عمارت یا انسان نظر نہیں آیا تھا۔ پہاڑی پر رہائش کی کوئی علامت نہیں تھی۔ چوٹی کے قریب کیتھی نے رفتار مزید کم کر دی۔ جین نے وہ بورڈ دیکھ لیا۔ بورڈ نصف کے قریب برف میں دفن تھا، لکھا تھا۔

نجی ملکیت
صرف رہائشی آسکتے ہیں
نگرانی کی جا رہی ہے۔

''میں سوچ رہی ہوں کہ آخر کیوں ''گیدرنگ'' ڈیزیز سے خوف زدہ رہتی ہے۔'' جین نے کہا۔

''حیرت انگیز۔'' کیتھی کا خیال کسی اور طرف تھا۔ ''دیکھو یہاں زنجیر ہٹی ہوئی ہے اور سڑک کی برف کو اس طرف سے بھی ہٹایا گیا ہے۔'' کیتھی نے ممنوعہ پرائیویٹ روڈ پر گاڑی وادی کی طرف بڑھائی۔ پائن کے درخت گھنے ہو گئے تھے۔

جین نے غیر متوقع دیکھنے کے لیے ہلکا سا اعصابی تناؤ محسوس کیا۔ معاً گھنے درختوں نے نسبتاً کھلی جگہ فراہم کی۔ نیچے وادی کا منظر صاف تھا۔

کیتھی کا پیر از خود بریک پر چلا گیا۔ دونوں شاک کے عالم میں کنگڈم کوم کی بستی کو دیکھ رہے تھے۔ نیچے فاصلے پر خاکستر جیسے ہوئے سیاہ دھبے تھے۔ بستی کی تباہ شدہ جلی ہوئی باقیات تھیں۔

''اوہ گاڈ، یہاں کیا ہوا ہے؟'' کیتھی نے سرگوشی کی۔

''یہ کوئی حادثہ معلوم نہیں ہوتا۔'' جین نے کہا۔ ''میرا
یال ہے کہ کسی نے قصداً آگ لگائی ہے۔ شاید جولین نے۔''

''کیا؟'' کیتھی نے جین کو دیکھا۔ ''وہ ایسا کیوں
رے گا؟''

''غصہ..... انتقام، گیدرنگ کے خلاف۔'' جین نے
جیہہ پیش کی۔

''نہیں۔'' کیتھی نے اختلاف کیا۔ ''یہ جگہ اُس کے
یے پناہ گاہ تھی، قریب سے دیکھتے ہیں۔'' کیتھی نے نیچے کی
رف سفر کا آغاز کیا۔

''وہ کیا ہے؟'' جین نے اشارہ کیا۔

''بھیڑیا معلوم ہوتا ہے۔'' کیتھی نے جواب دیا۔

مزید قریب ہوئے تو مزید بھیڑیے دکھائی دیے۔
ن وہ غیر متحرک تھے..... لاشیں بکھری ہوئی تھیں۔

''نو..... نو..... لگتا ہے کہ پورے غول کا صفایا کیا گیا
ہے۔''

''شکاری۔ لیکن یہ نسل اس طرف گھومتی پھرتی نہیں
ہے۔''

''کیوں؟'' جین حیران تھی۔ ''شکاری؟''

کیتھی خاموش تھی۔ گاڑی اس نے آتش زدہ بستی
ے قریب روک دی۔ زندہ بھیڑیا درختوں کے قریب دور
ے ان کو دیکھ رہا تھا۔ وہ دونوں گاڑی سے باہر آگئیں۔
فناک مناظر تھے۔ کنگڈم کوم راکھ میں تبدیل کر دیا گیا
ا۔ دونوں جائزہ لیتی ہوئی ایک دوسرے سے دور ہو گئیں۔

دفعتاً ایک نسوانی چیخ نے سناٹے کے پردے کو
ماری دار تلوار کے مانند چاک کیا اور جین کی سماعت سے
ٹرائی۔ جین کو کرنٹ لگا۔ وہ کیتھی کی طرف بھاگی۔ جو تباہ
دہ ملبے کے دوسرے سرے پر ساکت کھڑی تھی۔ اس کا
ک ہاتھ منہ پر تھا اور نظریں نیچے برفیلی زمین پر۔

''کیا ہوا؟ کیتھی؟''

کیتھی جواب دیے بغیر قدم بہ قدم پیچھے ہٹ رہی
ی۔ نظریں گراؤنڈ پر تھیں۔ جین نے نیچے نظر دوڑائی۔
لف رنگ کے کپڑوں کے ٹکڑے یہاں وہاں برف کے
نیچے سے جھانک رہے تھے۔ اطراف میں گوشت خور
یڑیوں کے پنجوں کے نشان تھے۔ وہ نشان اس طرف بھی
تھے جہاں سے جین بھاگ کے آئی تھی۔ کیتھی نے جین کو
یکھا۔ چہرے کی رنگت سفید پڑ گئی تھی۔ قوتِ گویائی سلب
ی۔ اس نے ایک جانب انگلی سے اشارہ کیا۔ جین نے



بڑا ہونہار ہے میرا بچہ..... اسکول میں ہمیشہ اول آتا
ہے۔ بس آج چھٹی منا رہا ہے

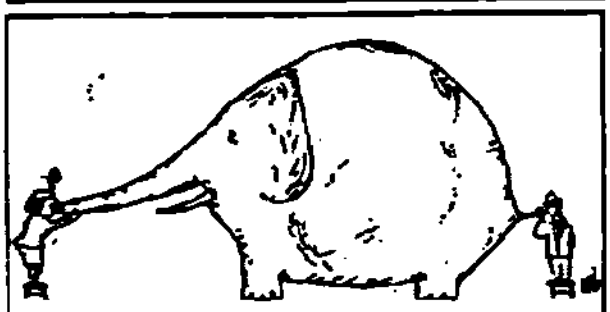

قدیم مواصلاتی رابطہ

بھیڑیے کی لاش دیکھی۔ پھر اس پر انکشاف ہوا کہ کیتھی
بھیڑیے کے بجائے کچھ اور دکھانا چاہتی تھی۔ سفید ہڈیاں،
سفید برف میں مشکل سے نظر آرہی تھیں۔ جین کے دماغ
میں دھماکا سا ہوا۔ وہ جھک گئی۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ گوشت خور یا
مردار خور جانور وہاں کیوں آئے تھے۔ کیوں کیتھی پر سکتہ
طاری تھا۔ جھانکتی ہوئی ہڈیاں کسی جانور کی نہیں تھیں۔ بچکانا
لاکٹ کے نظارے نے بھیانک انکشاف کیا تھا۔ برف کے
نیچے گوشت تازہ اور محفوظ تھا۔ وہ جگہ بھیڑیوں کی شکارگاہ بن
گئی تھی۔ آتشزدگی کے بعد، شکارگاہ کو روپوش رکھنے کے
لیے بھیڑیوں کا شکار کیا گیا تھا۔ گویا آتشزدگی کا ذمے دار اور
شکاری کا کردار ایک ہی تھا۔

''وہ ابھی تک یہیں ہیں۔'' کیتھی نے سرگوشی کی۔
''رہائشی اور بچے بستی سے نہیں گئے تھے۔ وہ کبھی گئے ہی
نہیں تھے۔ وہ یہیں ہیں۔'' اس نے برفیلی سطح زمین کی
طرف اشارہ کیا۔

☆☆☆

رات ہونے تک کورونر کی ٹیم برف سے پندرہ مُردہ
اجسام نکال چکی تھی۔ پندرھویں باڈی ایک بچی کی تھی۔ بہت
چھوٹی، تقریباً چھ ماہ کی..... تمام اجسام پر تشدد کا کوئی نشان

نہیں تھا۔ حیرت انگیز طور پر لاشیں اپنی اصل حالت میں تھیں۔ چھوٹی بچی جیسے برف کی گڑیا تھی۔

جین کی برداشت جواب دے گئی۔ وہ واپس کیتھی کے پاس اس کی SUV میں آ کے بیٹھ گئی۔ دن کی روشنی قریب الختم تھی۔ باڈیز بنڈل کی شکل میں یکے بعد دیگرے سردخانے کی مخصوص گاڑی میں منتقل کی جارہی تھیں۔ کل پھر ٹیم کو آ کر مزید اجسام برآمد کرنے تھے۔

کیتھی اور جین دونوں خاموش تھیں۔

''کوئی زخم نہیں ہے۔ چاقو نہ گولی.....'' جین نے دھیرے سے کہا۔ ''یوں لگتا ہے جیسے وہ گہری نیند کے دوران وادیِ اجل میں اتر گئے۔''

''جونز ٹاؤن۔'' کیتھی نے بمشکل زبان کھولی۔

''تمہیں یاد ہے ریورنڈ جم جونز۔ وہ اپنے تقریباً ایک ہزار مریدوں کو کیلی فورنیا سے گیانا لایا تھا۔ اپنی الگ کالونی بنائی تھی۔ امریکی ذمے داران ایک وقت تفتیش کے لیے آئے تو اس نے اپنے مریدوں کو اجتماعی خودکشی کا حکم دیا۔ نوسو سے زیادہ افراد ہلاک ہوگئے تھے۔''

''تمہارے خیال میں یہ اجتماعی خودکشی ہے؟''

''اور کیا ہوسکتا ہے؟'' کیتھی نے کھڑکی سے باہر دیکھا۔ ''جونز ٹاؤن میں پہلے انہوں نے بچوں کے لیے ڈرنک تیار کیا۔ سائنائڈ کے ساتھ ذائقہ ملا کر بوتل میں ڈال دیا تھا۔ وہ بچوں کی آخری نیند تھی۔ بچوں کے بعد انہوں نے خود کو بھی ہلاک کرلیا تھا۔ یہ سب ایک نام نہاد زمینی خدا یا نبی کی وجہ سے ہوا۔ یہاں جم جونز کی جگہ جرمی گوڈڈ ہے۔''

''میں نے تم سے ایک سوال کیا تھا۔ شاید اس کا جواب میرے پاس تھا۔'' جین نے کہا۔ ''سوال ذاتیات کی طرف چلا جاتا ہے۔ کیوں؟'' جین کا لہجہ نرم تھا لیکن کیتھی کو جھٹکا لگا۔ اس نے سگریٹ بجھا کر گردن گھمائی اور جین کی آنکھوں میں جھانکا۔ لمبا وقفہ آیا پھر وہ بولی۔

''بہتر ہوگا کہ تم میری بات پر یقین کرو۔''

جین نے سوال کیا اور نہ کوئی تبصرہ۔ وہ اتنی ناسمجھ نہیں تھی۔ وہ جانتی تھی کہ کیتھی کو وقت اور کچھ جگہ دینی چاہیے۔ جب تیار ہوگی، بہتر سمجھے گی تو خود بولے گی۔ کیتھی، جین کے لیے بہت اہم تھی۔

کیتھی نے نگاہ کا بندھن توڑ دیا۔ دن کی روشنی سمٹتی جارہی تھی۔ گاڑی میں خاموشی تھی۔ جین نے عمداً گفتگو سے پرہیز کیا۔ کچھ دیر بعد اچانک جیسے کیتھی کو ہوش آیا۔ اس نے اداسی کے ساتھ کہا۔

''سولہ سال پہلے کی بات ہے۔ میں نے اپنی بہترین سہیلی کو ''گیدرنگ'' میں کھو دیا تھا۔'' وہ پھر خاموش ہوگئی۔ جین بھی لب بستہ تھی۔

''ہم دونوں دو جسم ایک جان تھے۔ دو بہنوں کی طرح۔ اس کا نام کیٹی شیلڈن تھا۔ وہ میرے پڑوس میں رہائش پذیر تھی۔ ہم دونوں کا ساتھ اُس وقت سے تھا جب ہماری عمر صرف دو سال تھی۔ اس کا باپ بے روزگار تھا۔ وہ پہلے بڑھئی کا کام کرتا تھا۔ کیٹی کی ماں گھرداری کرتی تھی۔

''ایسی فیملیز کے لیے گیدرنگ میں کشش کا رنگ رکھا گیا تھا۔ ضرورت مند اور الگ تھلگ افراد۔ کیٹی کا باپ کسی بھی مذہبی فرقے کو اپنانے کے لیے تیار تھا۔ وہ وہاں پہنچ کر اچانک اپنی فیملی کے لیے اہم بن گیا۔ جرمی کی ہر بات اس کے لیے قابلِ قبول تھی۔ کیٹی بچی تھی۔ اسے نہیں پتا تھا کہ باپ ایک سے زیادہ بیویوں کا مالک بننے والا ہے۔ لہٰذا اچانک وہ لوگ ہمارے پڑوس سے غائب ہوکر پلین آف اینجلز میں..... شفٹ ہوگئے.....''

''کیٹی اور میں نے وعدہ کیا کہ ایک دوسرے کو لکھتے رہیں گے۔ میں خط پر خط بھیجتی رہی اور کبھی جواب نہیں آیا۔ لیکن وہ ہمیشہ میرے دماغ میں رہی۔ سالوں بعد مجھے علم ہوا۔ اس وقت میں کالج سے نکل گئی تھی اور بطور سوشل ورکر آئی ڈاہو فالز کے اسپتال میں کام کرنے لگی۔ ایک دن ایمرجنسی میں گائناکولوجی کی طرف سے کیس آیا۔ پلین آف اینجلز میں جوان عورت بچے کی پیدائش کے موقع پر جریانِ خون کے باعث ہنگامی حالت میں تھی۔ تاہم اسے بچایا نہ جا سکا۔ موت کے وقت اس کی عمر بائیس برس تھی۔ وہ میری دوست کیٹی شیلڈن تھی، اس کی ماں ساتھ تھی۔ ماں کی وساطت سے مجھے معلوم ہوا کہ گھر پر کیٹی کے پانچ اور بچے تھے۔

کیتھی کے جبڑے بھنچ گئے۔ وہ خاموش ہوگئی۔ جین بدستور خاموش اور ہمہ تن گوش تھی۔

''حساب لگالو، بائیس سال کی عمر میں چھٹا بچہ..... اس کی شادی کتنی عمر میں ہوئی ہوگی؟ اتھارٹی کو نوٹس لینا چاہیے تھا..... ہاں آئی ڈاہو پولیس پلین آف اینجلز گئی تھی۔ سوالات کیے تھے۔ اس وقت تک ''گیدرنگ'' کہانی تیار کر چکی تھی۔ یہی کہ میں نے غلط سنا تھا اور وہ دراصل کیٹی شیلڈن کا پہلا بچہ تھا۔ وہاں کوئی کم سن ماں نہیں تھی۔ کسی کے ساتھ جنسی زیادتی نہیں کی گئی تھی۔ وہ محض ایک پُرامن کمیونٹی تھی۔ جہاں سب مطمئن، خوش اور صحت مند تھے، زندگی کے اصل

حسن وحقیقت سے آگاہی حاصل کر چکے تھے۔ پولیس کے لیے وہاں کرنے کے لیے کچھ نہ تھا۔ میں بچپن کی دوست کے لیے کچھ نہ کر سکی۔ مجھے خیال آیا کہ میں دوسری لڑکیوں کی مدد کر سکتی ہوں۔ اُن کی جو گیدرنگ جیسے گھناؤنے فرقے میں قید تھیں۔ میں نے جاب کو خیرباد کہا اور میدانِ عمل میں آزاد کارکن کی حیثیت سے سرگرم ہو گئی۔ نظر میں نے کنگڈم پر بھی رکھی تھی۔"

"میں بہت دنوں تک جرمی گاڈ اور اس کے پیروکاروں کے بارے میں معلومات جمع کرتی رہی..... میں نے قانون نافذ کرنے والے اداروں پر دباؤ ڈالا کہ وہ لڑکیوں کو بچائیں۔ لیکن جب تک جرمی آزاد تھا، دیوتا تھا..... سب کچھ تھا۔ کارنر ہونے پر وہ مزید خطرناک بن جاتا۔ جیسا کہ جونز ٹاؤن میں ہوا تھا۔ اسی طرح واکو میں برانچ ڈیوڈینز کے ساتھ ہوا تھا۔ وہاں ڈیوڈ کوریش، جم جونز کے ساتھ ملوث تھا۔ وہ پھنسنے لگے تو مرد، عورتوں اور بچوں کو بھی مروا دیا۔"

جین نے محسوس کیا کہ کیتھی رواں ہو گئی ہے۔ لہٰذا اس نے زبان کھولی۔

"لیکن یہاں اب کیوں؟ جرمی کو اس موقع پر کس چیز نے مجبور کیا کہ اجتماعی خودکشی کا حکم جاری کرتا؟"

"شاید قانون کا گھیرا تنگ ہونے لگا تھا۔ جلد یا بدیر وہ سیکس کرائم کی وجہ سے گرفتار ہو جاتا۔ اس کے جرائم کی طویل تاریخ ہے۔"

"کیتھی، اس نظریے میں ایک نقص ہے۔"

"وہ کیا؟" کیتھی نے سوال کیا۔

"ان اجسام کو دفنایا گیا ہے۔ باہر لا کر گڑھا کھود کر وہاں چھپایا گیا۔ اصل بات کیا تھی۔ جسے چھپایا جا رہا تھا۔ اجتماعی خودکشی میں وہ لوگ سب مرے ہوئے پائے جاتے۔ کون رہ گیا تھا جس نے مُردوں کو گڑھے میں ڈالا اور مکانات کو نذرِ آتش کیا؟"

کیتھی خاموشی سے سوچنے لگی۔

"اور کیا تمام لوگ مر چکے ہیں؟ کیا جرمی کی باڈی بھی ملے گی؟"

"تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔" کیتھی بولی۔ "جرمی زندہ ہے۔ اُسے زندہ ہونا چاہیے۔"

اچانک ان کی گاڑی کے شیشے پر دستک ہوئی۔ وہ ڈیٹکٹیو پیٹرنک تھا۔ کیتھی نے شیشہ نیچے کیا۔

"گیدرنگ کے بارے میں تمہاری کہانی سننے کے لیے میں پوری طرح تیار ہوں۔

"بالآخر مجھ پر یقین آ گیا تم لوگوں کو؟"

"میں معذرت کرتا ہوں کہ ماضی میں کسی نے تمہیں اہمیت نہیں دی۔" اس نے عقبی نشست کی طرف اشارہ کیا۔ "بیٹھ سکتا ہوں؟"

کیتھی نے اثبات میں سر ہلایا۔ "سب کچھ بتاؤں گی لیکن ایک شرط ہے۔ تم بھی معلومات شیئر کرو گے۔"

وہ دروازہ کھول کے بیٹھ گیا۔ "کیسی معلومات؟"

جین نے گردن گھمائی۔ "ڈپٹی بوبی کا کیا معاملہ ہے۔ اس کے گیراج میں جو کچھ موجود ہے، اس کے لیے رقم کون فراہم کرتا ہے؟ وہ کس کے لیے کام کرتا تھا؟"

پیٹرنک نے باری باری دونوں کو دیکھا۔ "ہم تفتیش کر رہے ہیں۔"

"جرمی گاڈ کہاں ہے؟" کیتھی نے سوال کیا۔

"اس کی تلاش بھی جاری ہے۔" ڈیٹکٹیو نے جواب دیا۔

"یہاں تم نے جو کچھ دیکھا، اس کے بعد گول مول جواب نہ دو۔" کیتھی نے اعتراض کیا۔

پیٹرنک نے وقفہ لیا پھر بولا۔ "ہم آئی ڈاہو پولیس سے رابطے میں ہیں۔ انہوں نے بتایا ہے کہ ایک انڈر کور ایجنٹ پہلے ہی "پلین آف اینجلز" میں ہے۔ اس کی رپورٹ کے مطابق جرمی اس وقت موجود نہیں ہے۔"

"اس پر کیسے بھروسا کیا جا سکتا ہے؟" کیتھی نے کہا۔ "جب بات گیدرنگ کی ہو تو کسی پر بھروسا نہ کرو، بوبی بھی غلط رپورٹنگ کرتا رہا۔" کیتھی نے تباہ شدہ بستی کی طرف اشارہ کیا۔

"جرمی کے وارنٹ جاری ہو چکے ہیں اور پلین آف اینجلز زیرِ نگرانی ہے۔" پیٹرنک نے جواباً کہا۔

"جرمی کے ہر جگہ رابطے ہیں۔ حتیٰ کہ وہ کسی سیف ہاؤس میں برسوں روپوش رہ سکتا ہے۔" کیتھی نے کہا۔

"کیا یہ حقیقت ہے یا مفروضہ؟"

"حقیقت۔" کیتھی نے جواب دیا۔ "اس کی پرستش کرنے والوں کو چھونا مشکل ہے۔ اس کے پاس رقم بھی ہے۔ دولت سے وہ بوبی جیسوں کی فوج خرید سکتا ہے۔"

"میرا یقین کرو۔ ہم مٹی ٹریل کے پیچھے ہیں۔ دو ہفتے قبل بوبی کا خفیہ بینک اکاؤنٹ سامنے آیا ہے۔"

''کہاں پر؟'' جین نے سوال کیا۔
''اکاؤنٹ ڈہالیا گروپ میں رجسٹرڈ ہے۔''
''یہ گروپ جرمی کا ہوسکتا ہے۔'' کیتھی نے کہا۔
''فی الحال مشکل یہ درپیش ہے کہ ڈہالیا اور گیدرنگ کی درمیانی کڑی نہیں مل رہی۔ اکاؤنٹ، راک ول، میری لینڈ بینک میں ہے۔''
''میری معلومات کے مطابق گیدرنگ کا میری لینڈ سے تعلق نہیں بنتا۔ اگر ہے تو میں لاعلم ہوں۔'' کیتھی نے نفی میں سر ہلایا۔
''ڈہالیا بظاہر فرنٹ پرسنل کمپنی ہے۔ کسی نے کافی پریشانی اٹھائی ہے منی ٹریل چھپانے کے لیے۔'' پیٹرک نے مزید کہا۔
''اجتماعی قتل عام کیا جاسکتا ہے۔ بھیڑیوں نے کام خراب کرنے کی کوشش کی تو ان کا بھی صفایا کر دیا گیا۔ ذمے دار یا ذمے داران کے لیے بوبی کو خاموش کرنے کا وقت بھی آگیا تھا۔'' جین نے کہا۔ ''میرے خیال میں بوبی کے قتل سے جولین کا کوئی تعلق نہیں بنتا۔ منظرنامہ کھلتا جارہا ہے۔''
''اس کا جواب جولین ہی دے سکتا ہے۔''
''اور مسلح افراد اُسے مارنے نکل گئے ہیں۔'' جین نے پہاڑ کی جانب سر اٹھایا۔ ''اگر وہ کامیاب ہوگئے تو ہم آخری اہم گواہ سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔''

☆☆☆

آواز سب سے پہلے بیری نے سنی۔ چڑھائی کے دوران گھنٹوں انہوں نے بات نہیں کی..... بیری اچانک رک کر غرایا تھا۔ مورا نے دیکھا کہ وہ مشرق میں وادی کی طرف متوجہ تھا جہاں سے وہ نکل کے آئے تھے۔ ریٹ نے بیری کو دیکھا پھر ان دونوں نے بھی آواز سنی۔ دور سے کتوں کے بھونکنے کی مدھم آواز آئی تھی۔
''ہمیں اور تیز جانا ہوگا۔'' ریٹ (جولین) نے کہا۔
''میں اور تیز نہیں چل سکتی۔'' مورا بے حال تھی۔
''تم کرسکتی ہو، میں مدد کروں گا۔'' ریٹ نے ہاتھ بڑھایا۔ مورا نے لڑکے کو دیکھا، جس کی وجہ سے وہ پکی ہوئی تھی۔ یہ احسان اتارنے کا وقت تھا۔
''تم میرے بغیر زیادہ تیز جاسکتے ہو، جاؤ۔''
''میں تمہیں پیچھے نہیں چھوڑ سکتا۔''
''جاؤ، تم بھاگ بھی سکتے ہو۔ میں یہاں بیٹھ کر اُن کا انتظار کروں گی۔''
''تمہیں یہ بھی نہیں معلوم کہ وہ ہیں کون؟''
''میں انہیں بتاؤں گی کہ ڈپٹی کے ساتھ کیا ہوا تھا۔ میں ہر چیز کی وضاحت کردوں گی۔''
''پلیز ایسا نہ کرو۔'' لڑکے کی آنکھیں ڈبڈبانے لگیں۔ ''چلو، میرے نانا کے کیبن تک پہنچ کر ہم محفوظ ہو جائیں گے۔'' ریٹ نے بلندی کی طرف اشارہ کیا۔
''ہم کتنی دیر بھاگیں گے؟'' مورا نے چوٹی کی طرف دیکھا۔ تقریباً نصف دن کی چڑھائی تھی۔ دونوں کے درمیان تھوڑی سی بحث ہوئی۔
''ریٹ اگر وہ ہم تک پہنچ گئے تو مجھ سے وعدہ کرو کہ تم مجھے چھوڑ کر نکل جاؤ گے۔ میں اُن سے بات کروں گی۔''
''وہ بات نہیں کرنا چاہتے۔''
''وہ پولیس کے آدمی ہیں۔''
''ڈپٹی بھی پولیس کا آدمی تھا۔'' ریٹ نے دلیل دی۔ ''میری خاطر چلو۔'' ریٹ کی آنکھوں سے دو موتی فرار ہوگئے۔ مورا کا دل پگھل گیا۔ اس نے لڑکے کے رخسار کو چھوا۔
''تمہاری ماں پاگل تھی۔ تم جیسی قیمتی شے سے دستبردار ہوگئی۔'' وہ نرمی سے مسکرائی اور دکھتی ٹانگوں کے ساتھ حرکت میں آگئی۔

☆☆☆

شام کے وقت وہ تینوں درختوں کی آڑ سے نکل چکے تھے۔ مورا کو ادراک ہوا کہ اب وہ بہ آسانی نظروں میں آجائیں گے۔ شکار اور شکاریوں کے درمیان فاصلہ کم ہوتا جارہا تھا۔ کتوں کی آوازیں نمایاں ہوگئی تھیں۔ مورا کی دکھتی ٹانگیں جیسے من بھر کی ہوگئی تھیں۔ مورا نے اپنے سے آگے جاتے ہوئے ریٹ کو دیکھا۔ وہ انتھک حرکت پذیر تھا۔ وہ سولہ سال سے بڑا لگ رہا تھا لیکن مورا کی ہمت جواب دے گئی تھی۔ پھیپھڑوں میں آگ لگی ہوئی تھی۔ سانس لینا دشوار تر تھا۔ اس نے مڑ کے دیکھا۔ شکاری درختوں سے باہر آگئے تھے۔ شکار رائفلوں کی رینج میں آنے والا تھا۔ مورا نے پکی پکی توانائی سمیٹ کر قدم اٹھایا اور زمین بوس ہوگئی۔
''آجاؤ۔'' ریٹ نے پلٹ کر اس کا ہاتھ پکڑا۔
''نہیں۔ تم نکل جاؤ۔''
''وہ تمہیں ماردیں گے۔'' وہ بولا۔
''سنو۔'' مورا نے اس کے کندھے پکڑے۔ ''میرے ساتھ کیا ہوگا، کوئی فرق نہیں پڑتا۔ میں چاہتی ہوں کہ تم زندہ رہو۔''

''نہیں، میں تمہیں نہیں چھوڑ سکتا۔'' ریٹ کی آواز ٹوٹ گئی۔ بدحواسی کے عالم میں اس نے سسکی لی۔

''پلیز کوشش کرو۔'' وہ منت سماجت پر اتر آیا۔ وہ ایک ہاتھ سے مورا کو گھسیٹ رہا تھا۔ مورا نے عالمِ یاس میں چند قدم اٹھائے اور بری طرح ڈھ گئی۔ ٹخنا مڑا، اذیت کی لہر نے تڑپا دیا۔ ایک ''اسفوشو'' ناکارہ ہو گیا تھا۔

ریٹ نے ایک ہاتھ مورا کی کمر کے گرد حمائل کر کے اسے اٹھانا چاہا۔

''اُف..... رک جاؤ۔ میرا پاؤں پھنس گیا ہے۔''

بیری مستقل دھیمے انداز میں غرا رہا تھا۔ اس کی آواز میں الارم بول رہا تھا۔

ریٹ نے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر تیزی سے پاؤں کے اطراف سے برف ہٹائی۔ مورا کا پاؤں دو پتھروں کے درمیان اٹکا ہوا تھا۔ ریٹ نے دونوں ہاتھ ٹخنے سے اوپر رکھے۔ گرفت قائم کی اور پورا زور لگایا۔ مورا کی چیخ نکل گئی۔ ریٹ کے چہرے پر پسینا تھا۔ وہ ہانپ رہا تھا۔ مورا بھی بدحال تھی۔ ریٹ نے کوشش ترک نہیں کی۔ دفعتاً پیر آزاد ہوا اور دونوں ایک طرف لڑھک گئے۔

''آئی ایم سوری..... سوری.....'' ریٹ تڑپا۔

مورا کی دائیں ٹانگ کے پیر میں صرف موزہ نظر آ رہا تھا۔ مورا نے دائیں ٹانگ پر وزن ڈالا تو ٹانگ گھٹنے تک برف میں چلی گئی۔ ریٹ نے اس کی دونوں بغلوں میں ہاتھ ڈال کے اٹھایا۔ ''میرا سہارا لو۔ ہم نکل سکتے ہیں۔''

بظاہر یہ ہاری ہوئی جنگ تھی۔ درمیان میں صرف ریٹ کا عزم حائل تھا۔ مورا نے سوچا کہ اگر اس کا بیٹا ہوتا تو وہ چاہتی کہ لڑکا ریٹ کی طرح ہوتا۔ وہ ہمت ہارنے کے لیے تیار نہیں تھا اور کیوں مورا کے لیے اپنی جان پر کھیل رہا تھا۔ وہ اسے کیونکر کہتی کہ ''تم نکل جاؤ'' وہ مضبوطی کے ساتھ اس سے لپٹی ہوئی تھی۔ دل میں اس نے طے کر لیا تھا کہ ہر قیمت پر لڑکے کو بچائے گی۔ دونوں کی سانسیں بھاپ کی شکل میں خارج ہو رہی تھیں۔ چھوٹے، چھوٹے سفید بادل بن رہے تھے۔ رفتار گر گئی تھی۔ گویا رینگ رہے تھے۔ بیری دونوں سے آگے تھا۔ مورا کو یقین تھا کہ تعاقب میں آنے والے ان کو دیکھ چکے ہیں۔ اسے کیا کرنا چاہیے؟

اچانک بیری کی غراہٹ بلند ہوئی۔ وہ رک گیا تھا۔ دونوں کان پیچھے چلے گئے تھے۔ گتا ان کے عقب میں نہیں دیکھ رہا تھا۔ وہ ان کے بائیں جانب ٹیلے کی طرف متوجہ تھا۔ وہاں کوئی موجود تھا۔

پھر دھماکا ہوا۔ گن فائر تھا۔ ریٹ لڑکھڑایا۔ کندھے کا سہارا ہٹ گیا۔ اور کمر کے گرد ہاتھ بھی پھسل گیا۔ ریٹ کے گھٹنے مڑے اور مورا نے اسے گرنے سے بچانے کی کوشش کی لیکن خود اس کے بدن میں جان نہیں تھی۔ صرف اتنا ہوا کہ ریٹ سلوموشن میں گرا اور برف پر چت لیٹ گیا۔ اس نے مورا کو دیکھا۔ ریٹ کی آنکھوں میں حیرت تھی۔ تب مورا کی نگاہ برف پر لہو رنگ چھینٹوں پر پڑی۔

''نہیں۔'' وہ چلائی۔ ''اوہ گاڈ.....''

''جاؤ۔'' لڑکے نے سرگوشی کی۔

''ریٹ، ہنی۔'' مورا نے آواز کو قابو کیا اور اشکوں پر قابو پایا۔ ''تم ٹھیک ہو جاؤ گے۔ میں قسم کھاتی ہوں..... مائی بوائے۔'' مورا نے اس کی جیکٹ کی زپ نیچے کر دی اور دہشت کے عالم میں اس کی قمیص پر پھیلتے سرخ دھبے کو دیکھا۔ مورا نے قمیص پھاڑ دی۔ سینے میں گولی کے زخم کا جائزہ لیا۔ وہ سانس لے رہا تھا۔

''نیو موتھور یکس۔'' وہ بڑبڑائی۔ ایک پھیپھڑا پنکچر ہو گیا تھا۔ مورا کا پیشہ تھا۔ اسے سمجھنے میں دیر نہیں لگی۔ بیری قریب آ کر مالک کا چہرہ چاٹ رہا تھا۔ ریٹ بولنے کی کوشش کر رہا تھا۔ مورا نے کتے کو ہٹایا اور مزید جھک گئی۔

''وہ آ رہے ہیں۔ گن استعمال کرو۔''

مورا نے بوبی کے ہتھیار کی طرف دیکھا۔ جو ریٹ نے جیکٹ کی جیب سے نکال لیا تھا۔

انجام اس طرح ہونا تھا۔ مورا نے سوچا۔ تعاقب کرنے والوں نے کوئی وارننگ جاری نہیں کی۔ بات چیت کا موقع ہی نہیں دیا۔ وہ مارنے نکلے تھے۔ ریٹ ہر مرتبہ بچا نکلا۔ یہ کیسی پولیس تھی؟ ہتھیار بھی ڈالنا ممکن نہیں تھا۔ ہاتھ اٹھانے کا مطلب ظاہر ہو چکا تھا..... خودکشی۔ اگلا نشانہ وہ خود تھی۔ گھٹنوں پر آ کے اس نے ٹیلے کی طرف دیکھا۔ جہاں ایک آدمی رائفل کے ساتھ موجود تھا۔ اس مرتبہ بیری دھمکی آمیز انداز میں بھونکا۔ اس سے پہلے کہ وہ ٹیلے کی طرف لپکتا، مورا نے اس کے کالر میں ہاتھ ڈال دیا۔ ''رک جاؤ۔''

سانس لینے پر ریٹ کے زخم پر خون آلود بلبلا بن جاتا۔ میں نے فوراً کچھ نہ کیا تو یہ مر جائے گا۔ مورا گرد و پیش سے بے نیاز ہو گئی۔ اس نے بیک پیک سے چاقو نکال کر کھولا۔ جو قدرے زنگ آلود تھا۔ چاقو صاف کرنے کا موقع ہی نہیں تھا۔ اور نہ وقت۔ مورا کے پاس چند منٹ تھے۔ دوسری بار بیری بہت زور سے بھونکا تھا۔ مورا نے گھوم کر ٹیلے کے بجائے مخالف سمت میں دیکھا۔ ایک درجن مسلح

افراد دوسری طرف سے آرہے تھے۔ مورا نے بوبی کی گن کی طرف دیکھا۔ جب کھیل ختم ہوگا، وہ مر چکے ہوں گے۔ یہ لوگ بوبی کی گن کو جواز بنائیں گے۔ ثابت کریں گے کہ کوپ کلرز کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ سچائی تک پہنچنے کا ہر دروازہ بند ہو چکا ہوگا۔

''مام۔'' مدھم آواز آئی۔ یہ جاں بلب بچے کی فریاد تھی۔ ''مام۔''

مورا نے جھک کر اس کے رخسار کو چھوا۔

''میں یہاں ہوں، ڈارلنگ!'' آنسو بہہ نکلے۔

''تمہاری ماں ہمیشہ تمہارے ساتھ ہے۔''

ٹیلے والے نے دوسرا فائر کیا۔ برف اچھل کر اس کی آنکھوں میں گئی۔۔۔۔ مورا ریٹ کے قریب گری۔

کوئی مذاکرات نہیں۔ رحم نہ ہمدردی۔

میں جانور کی طرح مرنے کے لیے تیار نہیں ہوں۔

مورا نے بوبی کی گن اٹھالی۔ اس نے فائر ہوا میں کیا۔ وارننگ شاٹ۔ محتاط رہنے کا اشارہ تھا۔ دوسری سمت سے کتوں کے بھونکنے اور افراد کا شور سنائی دیا۔ مورا کے پاس کوئی آڑ نہیں تھی۔ لمحوں کا کھیل تھا۔ وہ زیادہ سے زیادہ ایک آدمی گرا لیتی۔

''میرا نام مورا آئلز ہے۔'' وہ چلائی۔

''میں گرفتاری دے رہی ہوں۔ میرا دوست زخمی ہے۔ اسے طبی امداد کی ضرورت۔۔۔۔'' جملہ ادھورا رہ گیا۔ ٹیلے والے کا سایہ مورا کے اوپر تھا۔ وہ اتر کے قریب آگیا تھا۔

''میرا نام مورا۔۔۔۔''

''گن مجھے دو۔'' وہ بڑی عمر کا آدمی تھا۔ آنکھوں میں بے رحمی تھی۔ آواز میں حکم کے ساتھ ٹھہراؤ تھا۔ مصالحت کے آثار نہ تھے۔ ''یہ مجھے دے دو۔''

وہ گن دینے والی تھی، معاً احساس ہوا کہ یہ غلط ہوگا۔ قاش غلطی ہوگی۔ گن لے کر وہ فوراً فائر کرے گا۔ مورا نے ارادہ بدل دیا۔ دوسری طرف کے افراد اسے سرینڈر کرتا دیکھ رہے تھے۔ پھر انہوں نے دیکھا کہ عورت فائر کرنے والی ہے۔ اچانک مورا نے گرفت ڈھیلی کر دی اور گن انگلیوں سے پھسل گئی۔ لیکن سر پر کھڑا آدمی پہلے ہی رائفل سیدھی کر چکا تھا۔ مورا کو ختم کرنے کا حتمی ارادہ وہ بہت پہلے کر چکا تھا۔ دھماکا ہوا۔

مورا کی آنکھیں بند ہو گئیں۔ وہ گری، فوراً اس نے محسوس کیا کہ بدن میں کوئی نئی تکلیف نہیں ہے۔ حیرت سے اس نے آنکھیں کھولیں۔ خون بھی نظر نہیں آیا۔ وہ زندہ کیوں ہے؟

مورا کے سر پر کھڑے جسیم آدمی کے حلق سے غراہٹ نما حیرت انگیز آواز نکلی۔

''مجھ پر کس نے فائر کیا؟'' وہ چیخا۔

''خاتون سے دور ہو جاؤ۔۔۔۔ لوفش!'' کسی نے حکم دیا۔

''یہ مجھے شوٹ کرنے والی تھی۔ مجھے اپنا دفاع کرنا تھا۔''

''میں نے کہا، دور ہٹ جاؤ۔''

مورا کے انگ انگ میں مسرت کی لہر دوڑ گئی۔ اس نے گبریل ڈین کی آواز پہچان لی تھی۔ دھیرے سے مورا نے سر اٹھایا۔ ایک نہیں دو آدمی اس کی طرف آرہے تھے۔ گبریل کی رائفل نے جسیم آدمی کو نشانے پر لیا ہوا تھا اور انتھونی دوڑ کر مورا کے قریب آگیا۔

''تم ٹھیک ہو؟'' انتھونی نے استفسار کیا۔ مورا کے پاس سوال جواب کا وقت نہیں تھا اور نہ ہی ان دونوں کی گرشماتی آمد پر اظہارِ مسرت کا موقع۔ ''وہ مر جائے گا۔'' وہ سسک اٹھی۔ ''اسے بچانے میں میری مدد کرو۔''

وہ گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔ ''بتاؤ کیا کرنا ہے؟''

''مجھے دباؤ کم کرنا ہے۔ چیسٹ ٹیوب چاہیے۔ کچھ بھی مل جائے۔ بال پوائنٹ بھی چلے گا۔''

مورا نے چاقو اٹھایا۔ زخم کو دیکھا۔ ٹھنڈ میں بھی اس کی ہتھیلی پسیج گئی۔ نازک معاملہ تھا۔ اس کو اپنے اعصاب قابو میں رکھنے تھے۔ مورا نے چاقو ریٹ کے سینے پر رکھا اور کٹ لگایا۔

☆☆☆

وہ مجھے ہلاک کرنے کے لیے تیار تھا۔'' مورا نے کہا۔ ''بلکہ ختم کر ہی دیا تھا، جیسے اس نے ریٹ کو بے رحمی سے گولی ماری۔''

آئی سی یو کی ویٹرز لاؤنج میں خاموشی تھی۔ جین نے گبریل کی طرف دیکھا۔ وہ کھڑکی سے باہر میڈیکل سینٹر کی پارکنگ دیکھ رہا تھا۔ حیران کن بات تھی کہ وہ گفتگو میں شریک نہیں تھا۔

''وہاں کچھ بہت غلط، بہت انہونی بات تھی۔ کچھ ایسا تھا جو عقل کی پہنچ سے باہر تھا۔'' مورا نے کہا۔ ''وہ کیوں ہمیں ہلاک کرنے کے لیے اتنا پُرعزم تھا؟''

مورا کو ابتدائی طبی امداد دینے کے بعد اس کا لباس

تبدیل کر دیا گیا تھا۔ وزن گر جانے کی وجہ سے اس کے بدن پر لباس ڈھیلا تھا۔ جین خستہ حال دوست کو دیکھ رہی تھی، کم از کم اس کی جان بچ گئی تھی۔ جس کے امکانات صفر کے قریب تھے۔ جین نے ڈپٹی بوبی کی ہلاکت کے بارے میں سوال کیا۔

مورا نے بوبی کی کہانی سناتے ہوئے کہا۔ ''وہ ہمیں ختم کرنے وہاں آیا تھا۔ جو بوبی کرنا چاہتا تھا، وہی کنگڈم کوم والوں کے ساتھ ہوا تھا اور وہ نہیں چاہتے تھے کہ میں کنگڈم کا حشر دیکھ سکوں۔''

''اب ہم جان گئے ہیں۔'' جین نے کہا۔ ''کل تک اکتالیس اجسام نکالے جا چکے تھے۔ بارہ مرد، انیس عورتیں اور دس بچے۔ زیادہ تر لڑکیاں تھیں۔''

مورا نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ کنگڈم کوم میں جو پُراسرار علامات دیکھی تھیں، ان کا رزلٹ آ گیا تھا اور کیتھی کی باتیں..... کڑیاں مل گئی تھیں۔ مورا کے لیے یہ اجتماعی قتل عام تھا۔ کیتھی کا تجزیہ جین کے ذریعے مورا نے سن لیا تھا۔

''تم میں سے وہ کسی کو بھی زندہ نہیں چھوڑ سکتے تھے۔'' جین نے کہا۔ ''تم لوگوں نے بستی میں کافی کچھ دیکھ لیا تھا۔''

''جب مجھے آرلو کے لیے... وہاں سے نکلنا پڑا تو میں نے اسنوپلو کی آواز سنی تھی۔ میں سمجھی کہ امداد پہنچ گئی ہے۔ مجھ سے پہلے ڈگلس امداد کے لیے نکلا تھا۔ اگر میں بھی مکان میں ہوتی تو میرا انجام.....'' مورا سر جھکا کے خاموش ہو گئی۔

''ہاں تم بھی ''سب اربن'' میں آتشزدگی کا شکار ہو جاتیں.....''

''لڑکا نہ ہوتا تو بھی میں ماری جاتی۔'' مورا نے کہا۔

''تم نے اس کا احسان اتار دیا ہے۔''

''نہیں اس کا احسان نہیں اتارا جا سکتا۔'' مورا نے نرمی سے کہا۔ ''اب پُراسرار کیس کو انجام تک پہنچانا ہے۔''

''کچھ وقت لگے گا لیکن مجھے یقین ہے کہ گیدرنگ اور جرمی گوڈ کا انجام قریب ہے۔'' جین نے کہا۔

''جرمی کے حکم کے بغیر یہ ہو نہیں سکتا تھا۔ اگر خودکشی کے لیے زہر پیا گیا تھا تب بھی یہ اجتماعی قتلِ عام ہے۔ بچوں کے پاس تو چوائس ہی نہیں تھی۔ جو پلایا گیا، وہ انہوں نے پی لیا۔'' مورا نے کہا۔

''جولین کی ماں اور بہن کا کیا ہوگا؟''

جین نے نفی میں سر ہلایا۔ ''اگر وہ کنگڈم کوم میں تھے تو ان کے بچنے کا امکان ختم ہو چکا ہے۔ اگرچہ ابھی کسی کی شناخت نہیں ہوئی ہے۔ پہلا پوسٹ مارٹم آج ہوگا۔ ہر ایک کے خیال میں پوٹاشیم سائنائڈ ہے۔''

''جیسے جونز ٹاؤن میں ہوا تھا۔'' مورا نے کہا۔

جین نے اثبات میں سر ہلایا۔ ''تیز، مہلک اور دستیاب۔''

مورا نے جین کو دیکھا۔ ''لیکن وہ سب جرمی کے پیروکار تھے۔ منتخب کردہ افراد۔ کیا وجہ تھی کہ اچانک اس نے یہ وحشیانہ قدم اٹھایا؟''

''اس کا جواب صرف جرمی ہی دے سکتا ہے۔''

اسی وقت دروازہ کھلا اور آئی سی یو کی نرس اندر داخل ہوئی۔ ''ڈاکٹر آئلز، پولیس چلی گئی ہے۔ لڑکا آپ کے بارے میں پوچھ رہا ہے۔''

''پولیس کو وہاں نہیں ہونا چاہیے تھا۔ میں پہلے ہی سب کچھ بتا چکی ہوں۔'' مورا کرسی سے اٹھی۔ وہ کافی کمزور ہو گئی تھی۔

☆☆☆

مورا کے جانے کے بعد جین شوہر کی طرف متوجہ ہوئی۔ ''اب بتائیے آپ کو کیا پریشانی ہے؟'' جین نے گیبریل سے سوال کیا۔ وہ کھڑکی کے پاس سے ہٹ گیا۔

''مورا سو فیصد درست ہے۔ مونٹو گومری لوفٹس ان دونوں کو مارنے کے لیے بالکل تیار تھا۔ وہ سرچ پارٹی کے ساتھ نہیں تھا۔ وہ مکار آدمی ہے۔ اسے اندازہ تھا کہ لڑکا نانا کے کیبن کی طرف جائے گا۔ وہ چاپر کرائے پر لے کر وہاں قریب اترا۔ وہ پہلے سے گھات میں تھا۔ اگر ہم بروقت نہ پہنچتے تو وہ دونوں کو ہلاک کر دیتا۔ بہرحال اسی بجلی کا پٹر کی وجہ سے مورا اور لڑکا بروقت اسپتال پہنچ گئے۔''

''اس کا مقصد کیا تھا؟''

''وہ انصاف کی فراہمی کا دعویدار ہے اور کوئی معترض بھی نہیں ہے۔ کیونکہ سب اس کے دوست یا پڑوسی ہیں۔''

اور ہم صرف بیرونی مداخلت کار۔ جین سوچ رہی تھی۔

''کیا بوبی اور لوفٹس کے درمیان کچھ غیر قانونی ہو سکتا ہے؟'' جین نے سوال کیا۔ ''بوبی نے موقع واردات پر لوفٹس کو کیوں بلایا تھا؟''

''منی ٹریل ہو سکتی ہے۔ اگر بوبی کو ادائیگی ڈبالیا گروپ میں ہوتی تھی.....''

''میری معلومات کے مطابق لوفٹس خود مالی پریشانی میں مبتلا ہے۔ کسی بھی وقت ڈبل ایل رینچ اس کے ہاتھ سے نکل سکتا ہے۔ یہ موقع ہے کہ کوئی اس کی مالی بدحالی کا فائدہ

اٹھاتے ہوئے اسے استعمال کرے۔''

''ایک لڑکے اور مورا کو ہلاک کرنے کے لیے؟'' گبریل نے گنی میں گردن ہلائی۔ ''وہ ایسا آدمی نہیں معلوم ہوتا جسے محض دولت سے خرید لیا جائے۔ بوبی کی بات اور تھی۔''

''ممکن ہے کہ بڑی بولی لگائی گئی ہو۔''

''ایسا ہوا تو ڈیل کو چھپانا مشکل ہوگا۔''

گبریل نے جواب دیا۔ ''میری لینڈ میں شیل کمپنی کا اسرار جہاں بہت بڑی رقم بھیجی گئی..... بہت بڑا اماؤنٹ ہے۔''

''لیکن نمبر اکتالیس بھی بہت بڑا ہے۔'' جین نے کہا۔ ''اکتالیس مُردہ انسان۔''

''میرا خیال ہے کہ یہ ٹپ آف آئس برگ ہے۔'' گبریل نے پُرسوچ انداز اپنایا۔ ''کوئی اور بات ہے۔''

☆☆☆

مورا آئی سی یو میں ریٹ کے قریب تھی۔ اس کا جسم ٹیوبس، وائرز، کیتھیٹرز میں لپٹا ہوا تھا۔ کارڈیک مونیٹر بتا رہا تھا کہ صورتِ حال اطمینان بخش ہے۔ مورا کی موجودگی محسوس کر کے لڑکے نے آنکھ کھولی۔ ہونے سے مسکرایا۔

''ہائے، مام۔''

''ریٹ، کیا تم مجھے اسی طرح پکارو گے؟''

''یا نام لینا چاہیے مجھے؟''

مورا نے آنسو ضبط کیے۔ بلاشبہ اس کی ماں مرنے والوں میں شامل تھی، لیکن خبر دینے کا مورا کے اندر حوصلہ نہ تھا۔ وہ مسکرا کر بولی۔ ''میری طرف سے اجازت ہے کسی بھی نام سے پکار سکتے ہو۔ لیکن میرا ذاتی نام مورا ہے۔'' وہ قریبی کرسی پر بیٹھ گئی۔

''بیری کیسا ہے؟'' ریٹ نے سوال کیا۔

''وہ ٹھیک ہے۔ میرے دوستوں کے پاس ہے۔'' مورا نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ ریٹ نے آنکھیں بند کر لیں۔ چند منٹ میں وہ سو چکا تھا۔ نرس آئی وی بوتل کے ساتھ اندر آئی۔ مورا ریٹ کے مستقبل کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ میں تمہیں بے آسرا نہیں چھوڑوں گی۔ تمہیں ہمیشہ خیال رہے گا کہ کوئی تمہارا خیال رکھنے والا دنیا میں ہے۔

کھڑکی پر دھیمی ٹھک ٹھک ہوئی۔ مورا نے مڑ کے دیکھا۔ جین اشارہ کر رہی تھی۔ ہچکچاہٹ کے ساتھ مورا نے ریٹ کا ہاتھ چھوڑ دیا..... وہ باہر آ گئی۔

''پہلا پوسٹ مارٹم شروع ہونے والا ہے۔'' جین نے اطلاع دی۔ کولوراڈو سے فارنسک پیتھالوجسٹ پہنچ گیا ہے اور وہ تمہیں بھی جانتا ہے۔ وہ نیچے اسپتال کے مردہ خانے میں ہے۔'' مورا نے پلٹ کر کھڑکی میں سے خوابیدہ ریٹ کو دیکھا۔ میں واپس آؤں گی۔ میرا وعدہ ہے۔

☆☆☆

مردہ خانے سے ملحق کمرے میں زیادہ افراد تھے۔ شیرف فولی اور پیٹرنک بھی موجود تھے۔ لاشوں کی تعداد کی وجہ سے وہ ہائی پروفائل کیس بن گیا تھا۔ پولیس، ریاست کے افراد کے علاوہ کاؤنٹی آفیشلز بھی موجود تھے۔

شیشے کی دوسری جانب سے ڈاکٹر فریڈ گروبر نے مورا کو دیکھ کر ہاتھ بلند کیا۔ مورا نے ہاتھ لہرا کے جواب دیا۔ مورا اور دیگر افراد ٹی وی مونیٹر پر اندر کی کارروائی دیکھ رہے تھے۔ گروبر اپنی اسسٹنٹ کے ساتھ مشغول تھا۔ ٹیبل پر لاش ایک لڑکی کی تھی۔ عمر بارہ سے چودہ سال..... پیٹرنک گاہے گاہے مورا سے اندرونی کارروائی کے بارے میں سوال کر رہا تھا۔ پیٹ کٹنے پر سائنائڈ کے اخراج کا امکان تھا۔ اندر گروبر اور معاون نے اس کے لیے حفاظتی اقدامات کے بعد کام شروع کیا۔ انٹرکام پر گروبر نے کہا کہ احتیاطاً آپ لوگ کم از کم گاؤن اور ماسک لے لیں۔ اگرچہ ضرورت نہیں پڑے گی۔ پھر وہ دونوں ٹیبل پر جھک گئے۔

کچھ دیر بعد گروبر کی آواز آئی۔ سائنائڈ کے آثار نہیں ہیں۔ بیرونی کمرے میں افراد ٹی وی اسکرین میں گھسے جا رہے تھے۔

''ہلو نری ایڈیما مورا نے کہا۔

''کیا مطلب؟'' پیٹرنک نے سوال کیا۔

''یہ حتمی نتیجہ نہیں ہے۔ بہرحال اس کا مطلب ہے کہ پھیپھڑوں میں پانی آ جائے۔ وجوہات میں مختلف ادویات اور زہر شامل ہیں۔'' مورا نے جواب دیا۔

اندر کارروائی جاری تھی۔ مورا نے مائیک میں سوال کیا۔ ''تمہارا سینسر کیا بتا رہا ہے؟''

ڈاکٹر گروبر نے کھڑکی کی طرف دیکھا۔ ''میں نے سائنائڈ کو بالکل ہی نظر انداز نہیں کیا ہے۔ تاہم ابھی تک سینسر سائنائڈ، کلورین یا اموینا گیس کو نہیں دکھا رہا۔''

''پھر ہلاکت کی وجہ کیا ہے؟'' پیٹرنک بولا۔

''اس وقت میرے لیے یہ فارماسیوٹیکل ڈیتھ ہے۔ کسی قسم کی ڈرگ استعمال ہوئی ہے۔'' ڈاکٹر کی آواز آئی۔

کچھ دیر ڈاکٹر اور مورا کے درمیان ٹیکنیکل گفتگو ہوئی۔ بالآخر مورا نے اپنی حتمی رائے سے آگاہ کیا۔

''اور گیو فاسفیٹ۔''

پیٹرنک اس کا مطلب پوچھنا چاہ رہا تھا کہ مائیک پر ڈاکٹر کی آواز آئی۔ ''میں وقفہ لینا چاہوں گا۔'' اس نے چہرے پر سے سانس لینے والا مخصوص آلہ ہٹایا۔ ڈاکٹر نے ٹیبل پر پھر مونیٹر کی طرف دیکھا۔

''ڈاکٹر گروبر۔'' اسسٹنٹ کی آواز آئی۔ ''ڈاکٹر تم ٹھیک ہو؟''

مورا چونکی۔ مونیٹر نے ٹیبل کو فوکس کیا ہوا تھا۔ مورا نے براہِ راست کھڑکی سے اندر دیکھا۔ گروبر نے لڑکھڑا کے میز کا سہارا لینا چاہا۔ لیکن اس کی ٹانگیں مڑ گئیں۔ ایک ٹرے اور چند اسٹیل کے آلات نیچے گرے۔ ڈاکٹر خود بھی بے ڈھنگے انداز میں زمین بوس ہوا۔

''اوہ مائی گاڈ۔'' اسسٹنٹ گھٹنوں کے بل ڈاکٹر کے قریب جھکی۔ مورا نے جھپٹ کے قریبی فون اٹھایا۔ آپریٹر کو ملایا اور چیخی۔ ''کوڈ بلیو۔ آٹوپسی لیب۔ کوڈ بلیو!'' فون رکھ کر اس نے دیکھا کہ تین افراد اندر چلے گئے تھے۔ جین نے بھی قدم اٹھایا۔ مورا نے فوراً جین کو روک لیا۔ ''ہوش میں رہو۔ یہیں رکو۔'' مورا نے کہا۔ جین کا ردِعمل دیکھے بغیر اس نے لیک کر شیلف سے آٹوپسی گاؤن لیا۔ اپنے ہاتھ بھاری ربر کے دستانوں میں ڈالے۔

''کسی کو اندر نہیں جانے دینا۔'' اس نے جین سے کہا۔ عالمِ وحشت میں مورا نے ریسپریٹر کے لیے نظر دوڑائی۔ اس کا دماغ برق رفتاری سے کام کر رہا تھا۔ وقت نہیں تھا۔ مجبوراً اس نے تین گہرے گہرے سانس لیے۔ سانس روکا اور اندر چلی گئی۔ سب سے پہلے اس نے ڈاکٹر کا ایک طرف گرا ہوا سانس کا آلہ (respirator) اٹھا کے سر پر چڑھایا۔ تھڈ کی آواز آئی۔ مورا نے اندر آنے والوں میں ایک کو سنک سے ٹکراتے دیکھا۔

''باہر نکل جاؤ سب، فوراً نکل جاؤ۔'' اس نے گرتے ہوئے آدمی کو سہارا دے کر باہر کی طرف گھسیٹا۔ ''کمرا زہر آلود ہے۔''

اسسٹنٹ کی آنکھیں ماسک کے پیچھے پھٹی پھٹی لگ رہی تھیں۔ ''لیکن سینسر نے تو اشارہ نہیں دیا۔'' وہ بولی۔ مورا جواب دینے کے بجائے ڈاکٹر کو اٹھانے کے لیے جھکی۔ وہ وزنی تھا۔ ''میری مدد کرو۔''

دونوں مل کر ڈاکٹر کو تقریباً گھسیٹتے ہوئے ملحقہ کمرے میں لے گئے۔ اس اثنا میں کوڈ بلیو ٹیم وہاں پہنچ چکی تھی۔ انہوں نے اپنی کارروائی شروع کی۔ پھیپھڑوں کے لیے آکسیجن اور دل کے لیے کارڈیک لیڈز۔ مونیٹر پر EKG کی ٹریسنگ نمودار ہوئی۔

''بلڈ پریشر؟''

''سینے پر دباؤ ڈالو۔'' مورا نے کہا اور اپنے سر سے ہڈ ہٹا دیا۔ نیچے بیٹھ کر اس نے ڈاکٹر کی آنکھ کا پپوٹا اٹھا کے دیکھا۔ اچانک ابکائی کی آواز آئی۔ مورا نے گردن گھمائی۔ ڈاکٹر کی اسسٹنٹ سنک پر جھکی ہوئی تھی۔

''لیب کو سیل کر دو۔'' مورا نے کوڈ بلیو ٹیم کے ڈاکٹر سے کہا۔ ''ایٹروپائن دو (Atropine)''

''آئی وی لگا دی ہے۔'' نرس نے کہا۔

''بلڈ پریشر نہیں ہے۔'' مورا نے کہا۔

''کیا ڈوپامائن ڈرپ چاہیے؟''

''نہیں اسے ایٹروپائن کی ضرورت ہے۔'' مورا کی آواز بلند ہو گئی۔ ٹیم کے ڈاکٹر نے پہلی مرتبہ مورا کا نوٹس لیا۔

''کیوں؟ رفتارِ قلب بہت زیادہ کم نہیں ہے۔''

''آنکھ کی پتلی چیک کر لو۔ اس نے پیشاب بھی کر دیا ہے۔'' مورا نے اشارہ کیا۔ ''لیب میں وہ سیزر (seizure) سے بھی گزر چکا ہے۔ ہم سب ابدر بیمار ہو گئے تھے۔'' مورا نے سنک پر جھکی اسسٹنٹ کی طرف اشارہ کیا۔ خود اس کے سر میں دھمک ہو رہی تھی۔ ''ایٹروپائن دو ورنہ ہم ڈاکٹر کو کھو دیں گے۔''

ڈاکٹر کے پاس یہ پوچھنے کا وقت ہی نہیں تھا کہ وہ کون عورت ہے۔ تاہم وہ سمجھ گیا تھا کہ جو بھی ہے پروفیشنل ہے۔ اس نے محض ڈاکٹر گروبر کی آنکھ کا پپوٹا اٹھا کے پتلی کو دیکھا۔

''اوکے، ایٹروپائن، دو ملی گرام۔'' اس نے ٹیم کے لیے ہدایت جاری کی۔

مورا نے کہا۔ ''سب یہاں سے دور نکل جائیں۔ لیب سے فاصلے پر، ہال وے میں چلے جائیں۔ کیمیائی ٹیم کو بلانا پڑے گا۔'' سنتے ہی وہاں ہلچل مچ گئی۔

''آخر ہو کیا رہا ہے؟'' جین نے سوال کیا۔

''کیمیکل ہیزرڈ۔'' مورا نے مختصر جواب دیا۔ ''لیکن ریڈنگ کیوں نہیں آئی؟''

''گیس بیچ (سینسر) جس کام کے لیے تھا، وہ اپنا کام کر رہا تھا۔'' مورا نے کہا۔ ''لیکن لیب میں کچھ اور تھا۔''

''مطلب تم سمجھ گئی ہو کہ لوگ کس وجہ سے مارے گئے؟''

مورا نے اثبات میں سر ہلایا۔ ''ٹھیک سمجھ گئی ہوں۔''

☆☆☆

''اور گیو فاسفیٹ کمپاؤنڈ زشدید زہریلی کیڑے مار ادویات میں سے ایک ہے۔ جسے زراعت میں استعمال کیا جاتا ہے۔'' مورا نے کہا۔ ''ایسی ادویات تقریباً ہر راستے سے جسم میں جاسکتی ہیں۔ حتیٰ کہ کھال بھی جذب کرلیتی ہے۔ سانس لینے سے تو یہ بہ آسانی جسم کے اندرونی اعضا تک رسائی حاصل کرلیتی ہے۔ جب ڈاکٹر گروبر نے سانس کا آلہ چہرے سے ہٹایا تھا، اس وقت بخارات سانس میں چلے گئے تھے۔ سینسر کی ریڈنگ ٹھیک تھی۔ وہ اور گیو فاسفیٹ کو ریڈ کرنے کے لیے نہیں تھا۔ ڈاکٹر کی خوش قسمتی تھی کہ بروقت اسے درست طبی امداد مل گئی۔'' مورا نے ٹیبل کے اطراف میں نظر دوڑائی۔ میز پر زیادہ تر قانون نافذ کرنے والے افراد موجود تھے۔ وہ لوگ اسپتال کے کانفرنس روم میں موجود تھے۔ مورا کو یہ کہنے کی ضرورت نہیں تھی کہ تشخیص اس نے کی تھی اور گروبر کی زندگی بچانے میں اس کا مرکزی کردار تھا۔ وہ سب جان چکے تھے۔ بیشتر نے دیکھا بھی تھا۔ آؤٹ سائڈر ہونے کے باوجود مورا کی حیثیت یک دم تبدیل ہوگئی تھی۔ کہاں اسے مشتبہ افراد میں رکھا جارہا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ لیب میں نہ جاسکی۔ وہ ملحقہ کمرے میں ٹی وی اور انٹرکام کے سہارے ڈاکٹر گروبر سے رابطے میں تھی۔ اس وقت میز پر موجود افراد سوال جواب کے دوران عزت اور ستائش کے ساتھ پیش آرہے تھے۔ مورا مدلل جوابات دے رہی تھی۔

''ایک بات اُلجھا رہی ہے۔'' شیرف فولی نے نرمی سے کہا۔ ''کورونر کی ریکوری ٹیم نے اکتالیس اجسام نکالے، باڈی بیگ میں منتقل کیا اور ائرپورٹ ہینگر تک پہنچایا۔ ان میں سے کوئی بیمار نہیں ہوا، نہ اسپتال گیا؟''

ڈاکٹر ڈریپر، کاؤنٹی کورونر درمیان میں بول پڑا۔ ''میں تسلیم کرتا ہوں کہ مجھے کل اطلاع ملی تھی۔ میں نے اطلاع کو اہمیت نہیں دی۔ ٹیم کے چار افراد پیٹ کی بیماری میں مبتلا ہوگئے تھے۔''

''لیکن یہ معاملہ جان لیوا نہیں تھا؟'' فولی نے کہا۔

''کیونکہ وہ خاص حفاظتی لباس میں کام کررہے تھے۔ نیچے سرد موسم کے خلاف گرم لباس تھا۔ لاشیں منجمد حالت میں تھیں جبکہ لیب کی واحد لاش قطعی مختلف حالت میں تھی۔'' کورونر نے کہا۔

''کیا اس سے فرق پڑتا ہے؟'' پیٹرنک نے مورا کو دیکھا۔ مورا نے اثبات میں سر ہلایا۔

''عام یا بلند درجہ حرارت پر ایسے زہریلے مرکبات بخارات بن کے فضا میں چلے جاتے ہیں.....''

''تمہیں کتنا یقین ہے کہ ہمارا واسطہ اور گیو فاسفیٹ سے پڑ گیا ہے؟'' پیٹرنک نے دوسرا سوال کیا۔

''ٹوکسک رپورٹ تصدیق کردے گی۔'' مورا نے جواب دیا۔ لیکن کلینکل تصویر کلاسیکل ہے۔ ڈاکٹر گروبر نے فوراً ایٹروپائن دینے پر مثبت ردِعمل پیش کیا تھا۔''

''سوال یہ ہے کہ اسے اجتماعی خودکشی سمجھا جائے؟ قتل؟ یا حادثہ؟''

''حادثہ؟'' اچانک ایک نسوانی آواز بلند ہوئی۔ کیتھی میز کے کونے پر تھی۔ اسے پیٹرنک نے مدعو کیا تھا۔

''اکتالیس انسان مرگئے کیونکہ انہیں زہریلا سیال پینے کے لیے حکم دیا گیا تھا۔ دیوتا اگر پہاڑ سے کودنے کا حکم دیتا تو وہ صرف اتنا پوچھتے کہ ''کتنی بلندی سے، سر؟''

''یہ بھی ممکن ہے کسی نے زہریلا مرکب پانی کے کنویں میں ملا دیا ہو۔'' ڈاکٹر ڈریپر نے کہا اور یہ خودکشی کا رنگ بن گیا۔''

''جو کچھ بھی ہے۔ میں صرف اتنا جانتی ہوں کہ یہ جری کا حکم تھا۔'' کیتھی نے کہا۔

''کیا یہ ممکن نہیں ہے۔'' فولی کی بات ادھوری رہ گئی۔

پیٹرنک کے سیل فون نے مداخلت کی۔ اس نے نمبر دیکھا اور اچانک کھڑا ہوگیا۔ معذرت کرکے وہ کمرے سے نکل گیا۔ کچھ دیر کے لیے خاموشی چھا گئی۔ پھر جین کی آواز آئی۔

''جس نے بھی یہ کیا یقیناً اس کو زہریلے مرکب تک رسائی حاصل تھی۔ خریداری کا ریکارڈ بھی ہوگا۔''

''آئی ڈاہو میں پلین آف اینجلز کا کمپاؤنڈ..... وہ غذا کے لیے کیتھی باڑی خود کرتے تھے۔'' کیتھی نے کہا۔ ''ہر طرح سے وہ خود پر انحصار کرتے تھے۔ فارمنگ کے لیے مرکب وہاں موجود ہوگا۔''

''اس کا مطلب مجرمانہ کارروائی آئی ڈاہو سے ہوئی تھی۔'' فولی نے کہا۔

''ہاں زہریلا مرکب وہیں ہوتا ہے۔ کنگڈم کوم تک ان کی رسائی تھی۔ کنگڈم کوم کی واٹر سپلائی بھی ان کی دسترس میں تھی۔'' کیتھی نے کہا۔ ''پلین آف اینجلز سے کوئی بھی وہاں جاکے کارروائی کرسکتا تھا۔''

''لیکن کیوں؟ محرک کہاں ہے؟ کنگڈم کوم بھی

گیدرنگ کا حصہ تھا۔ جرمی گوڈڈ نے کیوں اپنے ہی پیروکار ہلاک کیے یا کروادیے؟"

"محرک جاننے کے لیے جرمی کو پکڑ کے زبان کھلواؤ۔" کیتھی قدرے برہم ہوگئی۔ "تم لوگ پہلے میری باتوں پر دھیان دیتے تو کنگڈم کوم بچ جاتا۔"

"ٹھیک کہہ رہی ہو۔ بتادو وہ کہاں ہے؟ ہم اسی سے معلوم کرلیتے ہیں۔" فولی نے کہا اور پیٹرنک کمرے میں واپس آیا۔ سیل فون اس کے ہاتھ میں تھا۔

"میں بتاتا ہوں، وہ کہاں ہے۔"

سب ڈیٹکٹیو کا منہ دیکھنے لگے۔

"آئی ڈاہو اسٹیٹ پولیس کا ایک آدمی "گیدرنگ" میں ہے۔ اس کی رپورٹ کے مطابق جرمی پلین آف اینجلز کے کمپاؤنڈ میں دیکھا گیا ہے۔ کل صبح کی پہلی کرن کے ساتھ آئی ڈاہو پولیس ریڈ کرے گی۔"

"درمیان میں سات گھنٹے کا فرق ہے۔" جین نے کہا۔

"وہ پوری تیاری کررہے ہیں۔ صرف پولیس ہی نہیں ہوگی۔ چائلڈ پروٹیکشن سروسز اور سوشل ورکرز عورتوں اور بچوں کو سنبھالیں گے۔ اگر انہوں نے مزاحمت کی۔ میں کیتھی ویز کو بھی ساتھ رکھوں گا۔ آئی ڈاہو نے ہم سے تعاون کی درخواست کی ہے۔ کیتھی تم میرے ساتھ سفر کرو گی۔ تم گیدرنگ کے بارے میں سب سے زیادہ آگہی رکھتی ہو۔"

☆☆☆

وہ رات میں سفر کررہے تھے۔ اپنی گاڑی میں پیٹرنک نے کیتھی کو ساتھ بٹھایا تھا۔ عقبی نشست پر جین اکیلی تھی۔ یہ پولیس آپریشن تھا۔ مورا کی گنجائش نہیں بنتی تھی۔ سفر کا رخ مغربی سمت میں تھا۔

کیتھی بتارہی تھی کہ ردِعمل کیا ہوگا۔ "عورتیں تو بات ہی نہیں کریں گی۔" وہ بولی۔ "بچے بھی خاموش رہیں گے۔ وہ جیسے برین واش کیے گئے ہیں کہ باہر والوں کے سامنے خاموش رہنا ہے۔ لہٰذا تم ان سے تعاون کی توقع مت رکھو۔ حتیٰ کہ کمپاؤنڈ سے باہر بھی وہ خاموش رہیں گے۔"

"اور مرد؟" پیٹرنک نے سوال کیا۔

"مٹھی بھر جرمی نے خود بطور اسپوکس مین متعین کیے ہیں۔ وہ باہر والوں کو ہینڈل کرتے ہیں اور وفاداری کے بدلے میں ان کو خصوصی انعامات سے نوازا جاتا ہے۔"

"کیسے انعامات؟"

"بلکہ تحائف کہنا زیادہ مناسب ہوگا۔ تحفوں کا مطلب لڑکیاں۔ کم عمر لڑکیاں۔ دیگر ایسے گروہ یا مذاہب یا تنظیمیں اسی طریقے سے کام کرتی ہیں۔ یہ تحائف یا سزا کا نظام ہے۔ جرمی کے خاص آدمی وارنٹ کی چھان بین کیے بغیر گیٹ نہیں کھولیں گے۔"

"کیا وہ مسلح ہوں گے؟"

"ہاں۔"

"شاید خطرناک بھی۔" عقبی نشست سے جین نے کہا۔

کیتھی نے گردن گھمائی۔ "کم سن لڑکیوں کو ریپ کرنے کے جرم میں جیل جانے کا خطرہ ہوگا تو ہاں وہ خطرناک ثابت ہوسکتے ہیں۔ لہٰذا تیار رہنا چاہیے۔"

"کتنے افراد ریڈ (raid) میں شامل ہیں؟" جین نے استفسار کیا۔

پیٹرنک نے کہا۔ "آئی ڈاہو نے مختلف علاقوں سے فورس طلب کی ہے۔ ریاست اور وفاق دونوں شامل ہیں۔ ٹیم لیوٹیننٹ ڈیوڈ میکافی کی سربراہی میں حرکت کرے گی۔ میکافی کے مطابق بڑی فورس ہے۔"

کیتھی نے گہری سانس خارج کی۔ "بالآخر اس وبال کا انجام سر پر ہے۔"

"یوں لگتا ہے کہ تم عرصے سے "دی اینڈ" کی منتظر تھیں۔"

"ہاں۔" کیتھی نے اعتراف کیا۔ "طویل مدت سے۔ مجھے خوشی ہے کہ میں متعفن ناسور کا خاتمہ دیکھنے کے لیے موجود ہوں گی۔"

"لیکن تم محض تماشائی ہوگی۔ میں نہیں چاہتا کہ تمہیں خطرے کا سامنا کرنا پڑے۔" پیٹرنک نے کہا اور لمحہ بھر کے لیے جین کی طرف دیکھا۔ "اور تمہارے لیے بھی مشورہ ہے کہ صرف مشاہدہ کرنا۔"

"لیکن میرا تعلق پولیس سے ہے۔"

"مگر بوسٹن سے۔"

"اس کیس پر میں تمہارے قدم رکھنے سے بہت پہلے موجود تھی۔" جین نے کہا۔

"یہ آئی ڈاہو پولیس کا شو ہے۔ اگر وہ تمہیں سائڈ لائن پر رکھنا چاہتے ہیں تو یہ ان کا فیصلہ ہوگا۔ خون خرابا کرنے نہیں جارہے۔ پہلی ترجیح عورتوں اور بچوں کو حفاظتی تحویل میں لینا ہے۔"

"ٹھہرو ذرا۔" کیتھی بول پڑی۔ "کیا جرمی کو گرفتار نہیں کیا جائے گا؟"

''فی الوقت یہ ایک سوال ہے۔''

''اکتالیس لاشیں فردِ جرم عائد کرنے کے لیے کافی نہیں ہیں؟''

''ہمارے پاس اس کے خلاف ثبوت نہیں ہے۔'' پیٹرنک نے کہا۔

''اس کے علاوہ کون ہوسکتا ہے؟''

''مزید کی ضرورت ہے۔ گواہان درکار ہیں۔ کوئی ہو جو ہمارے لیے آگے آئے۔ تم یہ کرسکتی ہو کہ عورتوں سے بات کر کے انہیں قائل کرو۔ اگر وہ تعاون کریں گی تو جرمی نہیں بچ سکتا۔''

''تقریباً ناممکن ہے۔ میں نے پہلے کہا تھا۔''

''دوسرا طریقہ بھی ہے۔'' جین نے رائے دی۔

''ڈی این اے ٹیسٹ۔ نوزائدہ بچوں کا ٹیسٹ کیا جائے۔ ماؤں کا ٹیسٹ کیا جائے۔ باپ اور نابالغ ماؤں کا پتا چل جائے گا۔''

''یہ ایسا ہوگا جیسے درخت گرانے کے لیے شاخوں کو کاٹ دیا جائے۔'' کیتھی نے کہا۔ ''ناسور ختم کرنے کا واحد راستہ یہ ہے کہ درخت کو جڑ سے اکھاڑ دیا جائے۔''

''جرمی؟'' پیٹرنک نے کہا۔

''ہاں۔'' کیتھی نے کہا۔ ''اسے اٹھا کے جیل میں پھینکو۔ جعلی خدا یا دیوتا کے بغیر مذہب نہیں چل سکتا۔ کیونکہ جرمی ہی گیدرنگ ہے۔ یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ گیدرنگ دراصل جرمی ہے۔''

☆☆☆

کیتھی اور جین ساتھ ساتھ کھڑی تھیں۔ کیتھی غیر معمولی طور پر خاموش اور ساکت تھی۔ اطراف میں ہلکا ہلکا شور تھا۔ جین نے ماحول میں تناؤ محسوس کیا۔ وہ دیکھ رہی تھی کہ ایکشن ناگزیر ہے۔

پیٹرنک، کمانڈ آفیسرز کے پاس سے ہو کر جین کی طرف آیا۔ اس کے ہاتھ میں ٹو وے ریڈیو تھا۔

''گیٹ کھلتے ہی ایکشن ہوگا۔'' اس نے ریڈیو جین کے حوالے کیا۔ ''تم کیتھی کے ساتھ رہنا۔ اندر جانے کے بعد ہمیں کیتھی کی ضرورت پڑے گی۔ تم کیتھی کی حفاظت کرنا۔''

جین نے ریڈیو بیلٹ کے ساتھ لگا لیا۔

کمپاؤنڈ میں حرکت دکھائی دی۔ اسپیکر بیدار ہوا۔

''دو آدمی آرہے ہیں۔''

جین نے گرتی ہوئی برف میں دو آدمیوں کو گیٹ سے قریب ہوتے دیکھا۔ وہ بڑے اطمینان سے چلے آرہے تھے۔ دونوں نے سیاہ لمبے کوٹ زیب تن کیے ہوئے تھے۔ جین نے حیرت سے دیکھا کہ ایک آدمی نے چابیاں نکال کر قفل کھولا۔ ان کی طرف سے ٹیم لیڈر نے پیش قدمی کی۔

''میرا نام لیوٹننٹ میکافی ہے۔ آئی ڈاہو اسٹیٹ پولیس۔ ہمارے پاس تلاشی کا وارنٹ ہے۔''

''وارنٹ کی ضرورت نہیں ہے۔'' قفل کھولنے والے نے کہا۔ ''آپ سب کو خوش آمدید۔ سب اندر آسکتے ہیں۔''

ان دونوں نے گیٹ پورا کھول دیا۔

میکافی نے دوسرے آفیسرز کی طرف دیکھا۔ اندر ہی اندر وہ سب تعجب میں تھے۔ انہیں ویلکم کی توقع نہیں تھی۔

خوش آمدید کہنے والے نے اشارہ کیا۔ ''ہم سب اسمبلی ہال میں ہیں۔ آپ بھی وہاں آسکتے ہیں۔ درخواست صرف اتنی ہے کہ ہتھیار ہولسٹر میں رکھ لیں۔ بچے اور عورتوں کی حفاظت کے لیے..... آجایئے، یہاں چھپانے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے۔''

''وہ جانتے تھے۔'' کیتھی نے سرگوشی کی۔ ''انہیں معلوم تھا کہ ہم آرہے ہیں اور وہ تیار تھے۔''

''انہیں کیونکر معلوم ہوا؟'' جین نے سوالیہ سرگوشی کی۔

''جرمی سب کچھ خرید سکتا ہے..... آنکھ، کان، خبر، پولیس اور سیاست داں بھی۔ یہی تو مسئلہ ہے کہ وہ ابھی تک آزاد اور بااختیار ہے۔''

''کیتھی، کوئی انسان ایسا نہیں ہوتا جسے چھوا نہ جا سکے۔''

''لیکن وہ ایسا ہی ہے۔ ناقابلِ تسخیر۔'' کیتھی نے پلٹ کر گیٹ کی طرف دیکھا۔

جین نے ریڈیو کان سے لگایا۔

''پہلی بلڈنگ کلیئر ہے.....''

''آل کلیئر نمبر 3.....''

کیتھی نے نفی میں گردن ہلائی۔ ''جرمی نے ایک بار پھر آؤٹ اسمارٹ کر دیا ہے۔ فورس نہیں جانتی کہ کیا تلاش کرنا ہے۔ انہیں سامنے کی شے نظر نہیں آئے گی۔''

''کوئی ہتھیار نہیں ہے۔ آل کلیئر.....''

☆☆☆

اسمبلی ہال میں بہت سی موم بتیاں جل رہی تھیں۔ موسیقی کے ساتھ گیت کی آواز تھی۔ گیت بچے گا رہے تھے۔ محفل میکڑوں پر مشتمل تھی۔ ایک جانب لکڑی کی نشستوں پر

ہلکے زرد رنگ میں ملبوس عورتیں اور لڑکیاں تھیں۔ دوسری جانب سفید شرٹس، سیاہ پتلونوں میں مرد اور لڑکے تھے۔ ایک درجن کے قریب پولیس کے افراد ہال کے عقب میں تھے۔ اس کے علاوہ ہال کے دائیں بائیں جانب اور بقیہ فورس ہال کے باہر تھی۔ ان کی سمجھ سے بالا تھا کہ کیا کرنا چاہیے۔ ان کے سامنے مقدس عبادت گاہ کا منظر تھا۔ گیت تھرتھی تھا۔ حمد وثنا کی جارہی تھی۔ اچانک گیت کے ساتھ موسیقی نے دم توڑ دیا۔ ایک آدمی پُروقار انداز میں چلتا ہوا اسٹیج پر نمودار ہوا۔ محفل کا جائزہ لیا۔ اس کے بدن پر کوئی لبادہ نہیں تھا، کوئی کڑھی ہوئی شال نہیں تھی، نہ زیورات کی زیب وزینت۔ اسی چیز نے اسے علیحدہ اور خاص حیثیت دے دی تھی۔ نمایاں کردیا تھا۔ اسے کسی خاص کاسٹیوم کی ضرورت نہیں تھی۔ اس کی نگاہ ہی محفل کو تسخیر کرنے کے لیے کافی تھی۔ گویا تابکار شعاعیں آنکھوں سے نکل رہی تھیں۔ ہال میں سناٹا تھا۔

'تو یہ ہے جرمی گاڈڈ' جین نے سوچا۔ اس کے بال لمبے تھے۔ یہاں وہاں چاندی کی جھلک تھی۔ لیکن گھنے اور جوان گھوڑے کی ایال کے مانند تھے۔ محفل کا جائزہ لیتی گھومتی ہوئی تیز نگاہ آخر میں عقب میں کھڑے پولیس کے افراد پر رک گئی۔

''پیارے دوستو!'' وہ بولا۔ ''مہمانوں کے استقبال کے لیے کھڑے ہوجاؤ۔'' اس کے منہ سے الفاظ نکلتے ہی وہ ایک ساتھ یوں کھڑے ہوئے جیسے جسدِ واحد ہوں۔

''ویلکم۔'' آواز کورس کی شکل میں یوں محسوس ہوئی جیسے ویلکم کہنے والا بھی فردِ واحد ہو۔ گیدرنگ کے ہر چھوٹے بڑے فرد کا چہرہ نکھرا ہوا، گلابی اور بھولپن کا نمونہ تھا۔ خصوصاً لڑکیاں، صحت منداور مطمئن۔ وہ لوگ متحد تھے اور زندگی کا مقصد پاچکے تھے۔ اگلے حکم پر ایک بار پھر وہ ایک ساتھ واپس بیٹھ گئے۔ مثالی کمیونٹی کا منظر تھا۔ پُرامن، بے ضرر۔

لیوٹیننٹ میکافی نے جرمی کو مخاطب کیا۔

''جرمی گاڈڈ؟''

جرمی نے بے نیازی سے اثبات میں سرہلایا۔

''آئی ڈاہو اسٹیٹ پولیس کا نمائندہ لیوٹیننٹ میکافی ہوں۔ جناب کیا آپ ہمارے ساتھ چلیں گے؟''

''کیا میں پوچھ سکتا ہوں، کیوں؟ اور فورس کی نمائش کی کیا ضرورت ہے؟ خاص طور پر ایسے وقت جب ہم پہلے ہی اداس ہیں؟'' جرمی نے کئی سوالات کیے۔

''مسٹر جرمی، کیسی اداسی؟''

''وہ المیہ جس کی وجہ سے تم یہاں ہو۔ جو بھیانک ظلم ہمارے بھائیوں پر کنگڈم کوم میں کیا گیا، ان کو مٹا دیا گیا۔'' جرمی نے اپنے پیروکاروں پر نظر دوڑائی۔ ''دوستو... کیا ہم نہیں جانتے؟ خبر ہمیں کل مل گئی تھی۔ ان کا قصور یہ تھا کہ وہ کون تھے اور کس پر یقین رکھتے تھے۔''

مُریدوں نے رنجیدگی کے ساتھ سرہلائے۔

''مسٹر جرمی گوڈڈ۔'' میکافی نے کہا۔ ''میں ساتھ چلنے کے لیے کہہ رہا ہوں۔''

''کیوں؟''

''چند سوالات کے جواب درکار ہیں۔''

''سوال یہاں کیے جاسکتے ہیں۔ سب سن لیں گے۔'' جرمی نے شاہانہ انداز میں محفل کی جانب ہاتھ لہرائے۔ ''ان لوگوں کے لیے میری کوئی بات خفیہ نہیں ہے۔''

''یہ عوامی فورم سے متعلق نہیں ہے۔'' میکافی نے کہا۔ ''یہ مجرمانہ تفتیش ہے۔''

''تمہارا خیال ہے کہ میں نہیں سمجھتا۔'' جرمی کی نگاہ میکافی پر ٹک گئی۔ ''وہاں ہمارے مذہبی بھائیوں کا جانوروں کے مانند قتلِ عام کیا گیا..... لاشیں جنگلی جانوروں کی شکم پُری کے لیے چھوڑی گئیں۔''

''کیا تم نے ایسا سنا ہے؟''

''کیا یہ سچ نہیں ہے؟ اکتالیس افراد شہید ہوئے۔ ان میں عورتیں اور بچے بھی شامل تھے۔ وجہ یہ تھی کہ ان کا تعلق گیدرنگ سے تھا۔ اب تم یہاں آئے ہو۔ کس کو کیا یقین دلانے کے لیے؟''

میکافی نے پہلو بدلا۔ ''میں ایک بار پھر پوچھ رہا ہوں کہ بخوشی ساتھ چلوگے یا پھر زبردستی لے جائیں۔''

''میں تو تیار ہوں۔ تم سوال پوچھ سکتے ہو۔ یا تم خوف زدہ ہو کہ دنیا سچ جان جائے گی۔'' جرمی نے محفل کی طرف دیکھا۔ ''میرے دوستو... تم گواہ رہنا۔''

ایک آدمی کھڑا ہوا۔ ''پولیس کیوں خوف زدہ ہے؟ سوالات کیے جائیں۔ ہم بھی سننا چاہتے ہیں۔''

یک لخت سب بول پڑے۔ ''ہاں، پوچھا جائے..... سوالات کیے جائیں۔''

پولیس آفیسرز قدرے نروس دکھائی دیے۔

''یعنی تم تعاون سے انکار کررہے ہو؟'' میکافی نے کہا۔

''میں تعاون کررہا ہوں۔ لیکن اگر تم کنگڈم کوم کے

بارے میں معلوم کرنا چاہتے ہو تو میں کوئی مدد نہیں کر سکتا۔"

"اسے تعاون کہتے ہیں؟"

"میں وہاں بطور گواہ موجود نہیں تھا۔"

"تم آخری بار وہاں کب گئے تھے؟"

"اکتوبر کا مہینہ تھا۔ وہ لوگ خوش اور مطمئن تھے۔" اس نے محفل پر نظر دوڑائی۔ "کیا میں جھوٹ بول رہا ہوں؟"

بولنے والوں نے نبی کا لفظ استعمال کیا۔ "ہمارا نبی جھوٹ نہیں بولتا۔"

"دیکھا تم نے۔" جرمی نے کہا۔ "میری کمیونٹی مقدس گھر کی بے حرمتی کیسے برداشت کرے گی جب ایک آرمی آتشیں ہتھیاروں کے ساتھ دخل انداز ہو گی۔" اس نے طنزیہ انداز اپنایا۔ "فورس کا استعمال چھوٹے آدمیوں کا کام ہے۔" وہ میکافی کو دیکھ کر مسکرایا۔ "لیوٹیٹ کیا تم گن کے ساتھ خود کو دیوقامت محسوس کرتے ہو؟"

اتنا کافی تھا۔ میکافی کی کھوپڑی چیخ گئی۔

"مسٹر جرمی گوڈ ڈم زیرِ حراست ہو اور تمام بچوں کو حفاظتی تحویل میں لیا جاتا ہے۔ ان کے لیے باہر بسیں موجود ہیں۔"

کسی عورت کی چیخ بلند ہوئی پھر کورس کی شکل میں سسکیوں اور آہوں کی آواز آئی۔ پوری کمیونٹی احتجاج کے لیے کھڑی ہو گئی۔ اچانک ماحول بدل گیا۔ جین نے دیکھا کہ آفیسرز کے ہاتھ ہتھیاروں پر چلے گئے تھے۔ آگ بھڑکنے کے لیے ایک چنگاری کافی تھی۔ بے اختیار جین کا ہاتھ بھی ہولسٹر پر آ گیا۔

"میرے دوستو! میرے دوستو!" جرمی نے پکارا۔ "پُرامن رہیں۔" اس نے ہاتھ بلند کیے اور اچانک سکوت کی چادر نے سناٹا طاری کر دیا۔

"دنیا جلد دیکھ لے گی کہ ہم نے وحشیانہ طاقت کے خلاف انکساری اور امن کا مظاہرہ کیا تھا۔ میں ان کی بات مانوں گا۔ بس تم لوگ گواہ رہنا کہ آج یہاں کیا ہوا تھا۔" اس نے ہاتھ اور سر یوں اوپر کیے گویا پرواز کرنا چاہتا ہو۔ اور عین اس وقت جین کی نظر بالکونی پر گئی۔ جہاں سے نیچے کا تمام احوال فلمایا جا رہا تھا۔ وڈیو میڈیا تک گئی تو دنیا یہی کہے گی کہ ایک پُرامن کمیونٹی کے خلاف ناجائز جارحیت کا مظاہرہ کیا گیا۔ جرمی نے پہلے سے ڈراما تیار کر رکھا تھا۔

وہ اسٹیج سے اترا۔ اطمینان سے آفیسرز کی جانب چل پڑا۔ اس کا سکون قابلِ دید تھا۔ وہ اپنے مریدوں کے پاس سے گزرا تو وہ آہ و بکا کرنے لگے۔ وہ رو رہے تھے لیکن جرمی مطمئن تھا۔ جین نے اس کے چہرے پر فتح کا تاثر دیکھا۔ تمام مناظر ملک میں ٹی وی پر پلے اور ری پلے کیے جائیں گے۔ جرمی پہلا راؤنڈ جیت گیا تھا۔ جین نے سوچا۔ شاید پوری جنگ جیت گیا تھا۔ جیوری کیا کر سکے گی۔ جب وہ ایک بے گناہ مظلوم کے طور پر پیش ہو گا۔

جرمی، میکافی کے روبرو رک گیا۔ دونوں ہاتھ جوڑ کے آگے بڑھائے۔ میکافی نے ہتھکڑی ڈال دی۔

"تم جانتے ہو کہ کنگڈم کوم میں جو کچھ ہوا اس کے ساتھ میرا کوئی تعلق نہیں۔"

"یہ آگے معلوم ہو جائے گا۔"

"کیسے معلوم ہو گا۔ تم سچ جاننا نہیں چاہتے۔ تم نے تو ولن کا یقین پہلے ہی کر لیا ہے۔" وہ پُراعتماد تھا۔ سر اونچا کر کے وہ قدم بہ قدم آفیسرز کی طرف بڑھا۔ پھر وہ ہوا جو کسی کے وہم و گمان میں نہ تھا۔

☆☆☆

وہ یک دم ٹھہر گیا۔ نظر کیتھی ویز پر تھی۔ وہ باہر نکلنے ہی والا تھا۔ چہرے پر مسکراہٹ یوں نمودار ہوئی جیسے رات کے سیاہ بادلوں سے چاند جھلکتا ہے۔ "کیٹی شیلڈن۔" وہ نرمی سے بولا۔ "تم ہمارے پاس واپس آ گئی ہو۔"

جین کے تاثرات ناقابلِ بیان تھے۔ وہ کیتھی کو دیکھ رہی تھی۔ کیتھی کے چہرے کا رنگ بدل گیا تھا۔

"تم نے کہا تھا کہ کیٹی شیلڈن تمہاری دوست تھی۔" جین نے حیرت سے کہا۔

کیتھی نے جیسے جین کو سنا ہی نہیں۔ اُس کی نظر جرمی پر تھی۔ "دی اینڈ۔" کیتھی نے آہستہ سے وہی بات کہی جو وہاں آتے وقت اس نے گاڑی میں کہی تھی۔

"اینڈ؟" جرمی نے نفی میں سر ہلایا۔ "نہیں کیٹی، ہم مزید مضبوط ہونے جا رہے ہیں۔" وہ کیٹی کو ترحم کی نظر سے دیکھ رہا تھا۔ "میں دیکھ رہا ہوں کہ دنیا نے تمہارے ساتھ بہتر سلوک نہیں کیا۔ شرم کی بات ہے کہ تم ہمیں چھوڑ گئی تھیں۔ ہمارے ساتھ ہی رہتیں تو کتنے اچھے حال میں ہوتیں۔" اس نے باہر نکلنے کے لیے قدم اٹھایا۔

"جرمی!" کیٹی شیلڈن زخمی ناگن کے مانند پھنکاری اور جرمی کی پشت پر آ گئی۔ جین کے اوسان خطا ہو گئے۔ کیریئر کا انوکھا ترین منظر جین کے سامنے تھا۔ کیتھی کے دونوں ہاتھوں میں کیا تھا..... "کیتھی، نہیں۔" جین حلق پھاڑ کے چیخی تھی۔ پلک جھپکتے میں جین کی گن بھی اس کے ہاتھوں

میں تھی۔ ''کیتھی، گن گرا دو، ڈراپ اِٹ!''

جرمی پلٹا۔ سکون سے کیتھی کی گن کو دیکھا جس کا نشانہ اس کا سینہ تھا۔ اگر وہ خوف زدہ تھا تو اس نے خوف کو ظاہر نہیں ہونے دیا۔ محفل کی جانب سے عجیب آوازیں بلند ہوئیں۔ جین کے لیے اطراف میں دیکھنے کا موقع نہ تھا۔ بہرحال اسے یقین تھا کہ وہاں موجود ہر پولیس مین کی گن اب ان کے ہاتھوں میں تھی۔ جین کی نظریں کیتھی کے وجود سے لپٹی ہوئی تھیں۔ کوئی بھی پولیس مین کیتھی پر فائر کر سکتا تھا۔ لیکن کوئی فائر نہیں ہوا۔ کیتھی نے دفعتاً مفلوج کر دیا تھا۔ کوئی سوچ نہیں سکتا تھا کہ سوشل ورکرز ہتھیار بند ہوں گی۔ کوئی کیوں یہ خیال کرتا۔

''کیتھی پلیز۔'' جین نے ہموار آواز میں کہا۔ وہ اتنے قریب تھی کہ کیتھی کے ہاتھ سے گن لے سکتی تھی۔ اس کا انحصار کیتھی پر تھا۔ ''کیتھی، ایسے مسئلہ حل نہیں ہوگا۔''

''ایسے ہی ہوگا۔'' کیتھی کا لہجہ سخت اور بے لچک تھا۔

''عدالتیں کس لیے ہیں؟'' جین نے سمجھانے کی کوشش کی۔

''عدالتیں۔'' کیتھی ہنس پڑی۔ ''وہ اس شیطان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں۔''

''تم ماری جاؤ گی۔''

''میں سولہ سال پہلے مر چکی تھی۔'' کیتھی نے کہا۔

جرمی پلک نہیں جھپکا رہا تھا۔ اس کے تاثرات میں بھی فرق نظر نہیں آ رہا تھا۔

''کیتھی تم نے یہاں کمیونٹی کو دیکھا۔ سب خوش ہیں۔ تمہیں مدد کی ضرورت ہے۔ تمہارا خیال بیرونی دنیا میں نہیں رکھا جا سکتا۔'' جرمی، کیٹی شیلڈن کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔ ''کیٹی تمہارے لیے میرے دل میں صرف محبت ہے۔ یہ محبت ہمیشہ تھی۔'' وہ جانے کے لیے پلٹا۔

''محبت؟'' کیٹی نے نفرت سے کہا۔

جین نے دیکھا کہ گن پر کیتھی کی گرفت مزید مضبوط ہو گئی تھی۔ وہ کیتھی سے پہلے فائر کر سکتی تھی لیکن گن پر جین کا ہاتھ جیسے سن ہو چکا تھا۔

دھماکا ہوا۔ کیتھی یا کیٹی کی گن سے نکلنے والی گولی عین جانب سے جرمی کے سینے میں اتر گئی۔ وہ آگے جھکا، پھر گھٹنوں پر چلا گیا۔ وہاں سے بعد دیگرے کئی اور دھماکے ہوئے۔ پولیس نے فائرنگ کی تھی۔ کیتھی کے جسم نے جھٹکے کھائے۔ کئی گولیاں اس کے بدن میں ترازو ہو گئی تھیں۔ وہ گر گئی۔ گن ہاتھ سے نکل کر پھسلتی چلی گئی۔ وہ منہ کے بل جرمی کے قریب گری تھی۔

''سیز فائر۔'' میکافی دہاڑا۔

☆☆☆

''اس کا پیدائشی نام کیٹی شیلڈن تھا۔'' جین نے کہا۔ وہ دونوں ساتھ تھیں۔ مورا جیکسن کی سمت ڈرائیو کر رہی تھی۔

''جب کیٹی کی عمر محض تیرہ برس تھی۔ اس کو جرمی کی نام نہاد روحانی دلہن بنا دیا گیا۔ چھ سال تک وہ نرم و نازک کیٹی کو اپنی ہوس کا نشانہ بناتا رہا۔ کوئی کیٹی کی مدد نہیں کر سکتا تھا۔ وہاں جرمی کا حکم چلتا تھا۔ وہ واحد لڑکی جس نے ہمت کی اور کسی طرح وہاں سے فرار ہو گئی..... اس نے اپنا نام تبدیل کر لیا۔ کیتھرائن شیلڈن ویز۔ اب اس کی زندگی کا واحد مقصد جرمی کو مٹانا تھا۔ مسئلہ یہ تھا کہ کوئی اس کی بات کو اہمیت دینے کے لیے تیار نہ تھا۔''

مورا اب اس روڈ پر تھی جو اسپتال کی طرف جاتی تھی۔ ریٹ کے لیے یہ اس کا آخری وزٹ تھا۔ کل اسے بوسٹن کے لیے پرواز کر جانا تھا۔ لیکن وہ خوف زدہ تھی۔ ریٹ کے مستقبل کے بارے میں فکرمند تھی۔ اسے کیا وعدہ کرنا چاہیے جسے وہ بعد میں نبھا بھی سکے۔

''کئی اور سوالات بھی ہیں۔'' جین نے کہا۔

مورا نے جین کو دیکھا۔ ''کیسے سوالات؟''

''سرکل بی رینچ کا ڈبل مرڈر۔ قاتل آرام سے سیدھا اندر گیا اور مرد کا وہ حال کیا کہ شناخت کے قابل نہ چھوڑی۔ ''غیظ و غضب وجہ ہو سکتی ہے۔''

جین نے اثبات میں سر ہلایا۔

''حیرت کی بات ہے کہ آلۂ قتل، یعنی ہتھوڑا کیتھی کے گیراج سے برآمد ہوا تھا۔''

''ظاہر ہے قاتل وہ تھی۔'' مورا نے کہا۔

''ایک اور پہیلی ہے کہ بے بی کو زندہ چھوڑ دیا گیا تھا۔ جھولے میں چار خالی بوتلیں ملی تھیں۔ قاتل چاہتا تھا کہ بچی زندہ رہے۔ لہٰذا اس نے ''ڈونٹ ڈسٹرب'' کا نشان بھی ہٹا دیا تھا۔ لہٰذا ہاؤس کیپر اندر چلی گئی۔ مطلب یہ ہوا کہ بچوں کی فکر تھی۔''

''سوشل ورکر۔'' مورا نے کہا۔

کیتھی (کیٹی شیلڈن) مستقل گیدرنگ کے پیچھے لگی ہوئی تھی۔ ان میں سے کوئی ٹاؤن میں آتا اور کیتھی کو خبر مل جاتی تو کیتھی کا غضب سامنے آ جاتا تھا۔ یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ اس نے بچی کو بچانے کے لیے ان کو ہلاک کیا۔ اس نے اپنی جان دے کر دو کام کیے..... جرمی کا خاتمہ اور گیدرنگ

کی تحلیل۔ بہت سی بچیوں کی جان بچ گئی۔ بچے اور بچیاں حفاظتی تحویل میں ہیں۔ عورتوں نے پلین آف اینجلز کو خیر باد کہنا شروع کر دیا ہے۔ وہ درست کہتی تھی کہ جرمی ہی گیدرنگ ہے۔"

کچھ دیر کے لیے دونوں کے درمیان خاموشی در آئی۔

"ریٹ، اکیلا رہ گیا۔ کیا کرنا ہے؟"

"میں اس کو اڈاپٹ تو نہیں کر سکتی۔ لیکن اس کی زندگی بہتر بنانے کے لیے کچھ نہ کچھ کروں گی۔" مورا نے کہا۔

"ڈینئل کہاں فٹ ہوگا؟"

مورا خاموش رہی۔ جواب اسے معلوم نہیں تھا۔

اسپتال قریب آ گیا تھا گبریل کی کال آ گئی.....

☆☆☆

گبریل کی بات سن کر جین دنگ رہ گئی۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے؟" جین نے کہا۔

"ڈینور کی ٹوکسکولوجی لیب کی یہی رپورٹ ہے۔"

مورا کے کان کھڑے ہوئے۔ "کیا اور گیو فاسفیٹ کی علامات کی تصدیق ہو گئی؟"

"نہیں۔"

مورا کو اپنے کانوں پر یقین نہیں آیا۔ "لیکن وہ ایک کلاسیک کیس تھا۔ تمام کلینکل علامات موجود تھیں۔"

"لیکن وہ اور گیو فاسفیٹ کی وجہ سے ہلاک نہیں ہوئے۔" جین نے گبریل کے بیان کی روشنی میں کہا۔

مورا خاموش تھی۔ اسے یقین نہیں آ رہا تھا۔

"ایف بی آئی لیب میں مزید تجزیہ ہوگا۔" جین نے کہا۔ "لیکن اس وقت یہی لگتا ہے کہ تمہاری تشخیص غلط تھی۔"

ایک میڈیکل سپلائی ٹرک ان کی گاڑی کے قریب اسپتال کی پارکنگ لاٹ میں رکا۔ مورا بے دھیانی سے دیکھ رہی تھی۔ ٹرک کا عقبی حصہ کھولنے کے بعد دو آدمی آکسیجن ٹینک باہر نکالنے لگے۔

"تشخیص غلط ہوتی تو ایڑو پائن کام نہ کرتی۔" مورا نے کمر سیدھی کی۔ "میری تشخیص درست ہونی چاہیے۔"

"کیا کوئی دوسرا زہر بھی ایسی ملتی جلتی علامات کا حامل ہے؟" جین نے استفسار کیا۔

دھات ٹکرانے کی آواز بلند ہوئی۔ مورا نے بدحواس ہو کے ان دونوں آدمیوں کو دیکھا۔ پھر اس کی نگاہ آکسیجن ٹینکس پر مرکوز ہو گئی۔ وہ کارٹ میں رکھے ہوئے، سبز رنگ کے میزائل جیسے نظر آ رہے تھے۔ مورا کی یادداشت نے انگڑائی لی۔ کنگڈم کوم کی وادی میں اس نے کیا دیکھا تھا۔ اُس وقت وہ پہچان نہیں سکی تھی۔ آکسیجن ٹینک کی طرح وہ بھی ایک سلنڈر تھا۔ تاہم اس کا رنگ سرمئی تھا اور وہ برف میں چھپا ہوا تھا۔ آٹوپسی روم میں کوڈ بلیو اور ڈاکٹر گروبر کی پتلیوں کا خیال آیا۔ ایڑو پائن پر گروبر کا ردِعمل یاد آیا۔

"میری تشخیص تقریباً درست تھی۔" وہ بڑبڑائی۔

"تقریباً؟" جین نے کار کا دروازہ کھولا اور باہر نکل گئی لیکن مورا بے حس و حرکت بیٹھی تھی۔

"کیا لڑکے سے نہیں ملنا؟" جین نے آواز دی۔

مورا نے جواباً کہا۔ "ہمیں کنگڈم کوم جانا ہے۔"

"وہاٹ؟"

"دن کی روشنی میں ابھی اتنی گنجائش ہے کہ ہم وہاں پہنچ جائیں۔ لیکن پہلے ایک ہارڈ ویئر اسٹور پر رکنا پڑے گا۔"

"کیا مطلب؟"

"وہاں سے بیلچہ خریدنا ہوگا۔"

"تمام اجسام نکال لیے گئے ہیں، اب کیا کرنا ہے؟"

"ضرورت پڑ سکتی ہے۔" مورا نے سنجیدگی سے کہا۔

جین نے گہری سانس لی اور واپس گاڑی میں بیٹھ گئی۔

"یہ آخری موقع ہے سمجھنے کا کہ کس چیز نے اُن کو ہلاک کیا۔"

"یہ کام تم کر چکی ہو۔" جین بولی۔

"میں غلط تھی۔"

☆☆☆

آج برف باری نہیں تھی۔ سڑک پر سے برف ہٹائی جا چکی تھی۔ گاڑی اس موڑ پر پہنچی جہاں ان میں درست سمت میں جانے پر اختلاف ہوا تھا۔ اگر وہ صحیح سمت میں سفر کرتے تو وہ سب کچھ نہ ہوتا۔ یا پھر واپس جیکسن چلے جاتے..... ڈگلس، گریس، آرلو اور ایلن۔ وہ چاروں بھی زندہ ہوتے۔ تیرہ سالہ گریس کے خیال نے مورا کی آنکھیں نم کر دیں۔

مورا کنگڈم کوم والے نشان سے گزر کر آگے بڑھ گئی۔ موسم اور صاف روڈ کی وجہ سے وہ قدرے تیز جا رہی تھی..... وادی میں اترتے ہوئے دونوں کی نظریں آتشزدہ برباد بستی پر پڑی۔ مورا وہاں سے بھی گزر کے آگے چلی گئی۔ ایک مقام پر اس نے گاڑی روکی اور باہر قدم رکھا۔ ہاتھ میں بیلچہ تھا جو اس نے راستے میں اسٹور سے خریدا تھا۔

''تم کیا کرنا چاہتی ہو؟'' جین نے سوال کیا۔

''پولیس بستی اور علاقہ چھان چکی ہے۔ لاشیں بھی نکالی جا چکی ہیں۔''

''ہاں، لیکن درختوں میں نہیں جھانکا گیا۔ دن کی روشنی کم ہو رہی تھی۔ مورا درختوں میں آگے بڑھتی چلی گئی۔ وہ یادداشت کے مطابق وہاں جا رہی تھی۔ جہاں وہ تعاقب میں آنے والے دو آدمیوں اور بلڈ ہاؤنڈ سے بچنے کے لیے ریٹ کے ساتھ بھاگ رہی تھی۔ بلڈ ہاؤنڈ نے اس پر حملہ کر دیا تھا۔ بیری فضا میں بلڈ ہاؤنڈ سے ٹکرایا تھا۔ وہ رک کر اطراف میں دیکھ رہی تھی پھر وہ مزید آگے گئی اور کھلی جگہ پر نکل آئی۔ مورا مطمئن دکھائی دے رہی تھی۔ سامنے کھدائی کی مشین اور تین مکانات نظر آ رہے تھے۔ جہاں دونوں کتے لڑے تھے، وہاں نشانات موجود نہیں تھے۔ لیکن مورا درست مقام تک پہنچ گئی تھی۔ جین اُلجھی نظروں سے اسے تک رہی تھی۔ مورا نے اس مقام پر اندازے سے برف میں بیلچہ چلایا جہاں وہ گری تھی۔

''کیوں کھدائی کر رہی ہو؟''

''میں ریٹ کے ساتھ یہاں تھی جب میرے اوپر حملہ ہوا تھا۔ یہاں میں نے کچھ دیکھا تھا۔ شاید وہ کچھ بھی نہ ہو۔ شاید وہی سب کچھ ہو۔'' وہ دلجمعی سے بیلچہ چلا رہی تھی۔ جین نے دلچسپی سے کھدائی والی مشین اور تین مکانات کو دیکھا جو بظاہر ویران تھے۔

''میں نے اس وقت صرف جھلک دیکھی تھی۔ ہم بچنے کے لیے بھاگ رہے تھے لہٰذا میرا دھیان بھی بچاؤ کی طرف تھا۔ اگر میں ٹھیک سوچ رہی ہوں تو پزل کا حل یہیں دفن شدہ حالت میں موجود ہے۔'' مورا نے رک کر جین کو دیکھا اور پھر مصروف ہو گئی۔

معاً دھات کے دھات سے ٹکرانے کی آواز آئی۔ مورا نے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر دستانے میں لپٹے ہاتھوں سے برف ہٹانی شروع کی۔ سرمئی رنگ کے دھاتی سلنڈر کا بالائی حصہ عریاں ہو گیا۔ بیشتر حصہ برف میں چھپا ہوا تھا۔ سلنڈر پر پینٹ کی ہوئی دو پٹیاں تھیں۔ ایک سبز اور ایک زرد رنگ کی۔ اسٹیمپ کی جگہ کوڈ نمبر D568 لکھا تھا۔

''یہ کیا ہے؟'' جین نے سوال کیا۔

مورا جواب دینے کے بجائے مزید برف ہٹانے میں مصروف ہو گئی۔ اب جین بھی اس کی مدد کرنے کے لیے نیچے بیٹھ گئی۔ سبز رنگ کا نیا نمبر دکھائی دیا۔ 114-42-2011، M12TAT،155H۔

''کیسے نمبر ہیں یہ؟''

''کسی چیز کے سیریل نمبر۔'' مورا نے کہا۔ مزید برف ہٹنے پر VX GAS لکھا نظر آیا۔

''کیا یہ اعصابی گیس کی قسم نہیں ہے؟'' جین نے کہا۔

''ہاں ایسا ہی ہے۔'' مورا نے کہا۔ گردن گھما کر اس نے کھدائی والی مشین کی طرف دیکھا۔ ''آباد کار یہاں نئی کالونی بنانے جا رہے تھے۔ اسی لیے یہاں سے درخت بھی

دنیا کے کسی بھی گوشے میں اور
ملک بھر میں گھر بیٹھے حاصل کریں

جاسوسی ڈائجسٹ، سسپنس ڈائجسٹ

ماہنامہ پاکیزہ، ماہنامہ سرگزشت

ایک رسالے کے لیے 12 ماہ کا زرِ سالانہ بشمول رجسٹرڈ ڈاک خرچ
پاکستان کے کسی بھی شہر یا گاؤں کے لیے 3000 روپے

بیرونِ ممالک کے لیے زرِ سالانہ 50,000 روپے

بیرونِ ملک سے قارئین صرف ویسٹرن یونین
یا منی گرام کے ذریعے رقم ارسال کریں

رابطہ

مرزا ثمر عباس بیگ 0334-5498977

0301-2454188

سرکولیشن مینیجر محمد شہزاد خان 0333-2256789

جاسوسی ڈائجسٹ پبلی کیشنز

63-C فیز III ایکسٹینشن ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی۔
مین کورنگی روڈ۔ کراچی

کاٹے گئے۔'' مورا سوچ رہی تھی۔ کنگڈم کوم میں نئے آنے والوں کے لیے نئی جگہ۔ تین کے بعد مزید مکانات بنائے جاتے۔ کیا انہیں نہیں معلوم تھا کہ برف کے نیچے ٹائم بومب چھپا ہے۔''

''کیڑے مار زہریلی دوا نے انہیں ہلاک نہیں کیا تھا۔'' مورا نے اعتراف کیا۔

''لیکن تم نے کلینکل پکچر کا حوالہ دیا تھا۔''

''ہاں، VX اعصابی گیس بھی اسی طرح کام کرتی ہے جیسے اورگینو فاسفیٹ بلکہ یہ زیادہ ہلاکت خیز ہے۔ یہ کیمیائی ہتھیار ہے۔ جو فضا میں آکر تباہی کی علامت بن جاتا ہے۔ اسے اگر گہرائی میں مثلاً وادی میں لیک (leak) کیا جائے تو مقام کلنگ زون میں تبدیل ہو جائے گا.....''

ٹرک کے انجن کی آواز سن کر دونوں اچھل پڑیں۔ مورا کو خیال آیا کہ ان کی کار کھلی جگہ پر کھڑی تھی۔ جو بھی ہے، اس نے کار دیکھ لی ہوگی۔

''تم مسلح ہو؟'' مورا نے عجلت میں سوال کیا۔

''ہاں، لیکن میری گن کار میں ہے۔''

مورا نے ڈرم نما سلنڈر کو دیکھا۔ ''وہ اجتماعی خودکشی نہیں تھی۔ وہ حادثہ تھا۔ جین، یہ کیمیائی ہتھیار ہیں۔ غالباً ان کو ملف کرنے کے لیے کئی دہائیوں قبل اس ویرانے میں دفن کیا گیا ہوگا۔''

''تو پھر گیدرنگ..... اور جرمی.....''

''بستی کی ہلاکت سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔ ڈہالیا گروپ..... جعلی کمپنی اور ڈپٹی بولی لوٹ تھے۔''

اچانک ٹہنی چٹخنے کی آواز آئی۔ ''چھپ جاؤ۔'' مورا نے سرگوشی کی۔ دونوں آواز کی سمت سے ہٹ کر درختوں میں چلی گئیں اور موٹلو مری لوفٹس درختوں سے نکل کر کھلی جگہ پر نمودار ہوا۔ اس کا شکاری انداز تھا۔ لیکن قدرے ڈھیلا ڈھالا۔ اسے شکار نظر نہیں آرہا تھا۔ لیکن ظاہر ہے وہ ان دونوں کی کار دیکھ چکا تھا۔ جہاں وہ تھا وہاں اطراف میں جین اور مورا کے جوتوں کے نشانات جگہ جگہ نمایاں تھے۔ سوال ہی نہیں تھا کہ وہ ان نشانات کو نظر انداز کر دیتا۔ حسب معمول رائفل ہاتھ میں تھی۔ اسے صرف نشانات کے پیچھے جانا تھا۔ دونوں پائن کے درختوں میں چھپی ہوئی تھیں۔

تاہم اس نے نشانات کو نظر انداز کر دیا۔ وہ اطمینان سے چلتا ہوا کگر ھے کی طرف گیا جو مورا نے کھودا تھا۔ سلنڈر کا کچھ حصہ ابھی تک برف میں تھا۔ وہاں چھوڑا ہوا مورا کا بلچہ بھی اس نے دیکھ لیا تھا۔

''تم اگر کچھ بھی تیس سال کے لیے کہیں بھی دفن کر دو۔ وقت گزرنے کے ساتھ وہ شے آہستہ آہستہ خراب اور کمزور پڑ جائے گی۔'' وہ بلند آواز میں بولا۔ ''اتفاق یا غلطی سے بلڈوزر نے ایک سلنڈر کو متاثر کر دیا تھا۔'' ایسا لگ رہا تھا جیسے لوفٹس درختوں سے مخاطب تھا۔

''تمہارے خیال میں کیا ہوگا اگر یہ والا سلنڈر بھی فائر کر کے خراب کر دوں؟''

اس وقت مورا کو احساس ہوا کہ رائفل کا رخ سلنڈر کی جانب تھا۔ وہ ساکت تھی کہ آواز نہ پیدا ہو۔ کن انکھیوں سے اس نے جین کو دیکھا جو محتاط انداز میں درختوں میں پیچھے کی جانب حرکت کر رہی تھی۔

''VX گیس ہلاک کرنے میں زیادہ وقت نہیں لیتی۔'' لوفٹس کی تقریر جاری تھی۔ ''مجھے کونٹریکٹر نے تیس سال پہلے یہی بتایا۔ جب کیمیائی ہتھیاروں کو ٹھکانے لگانے کی ذمے داری مجھے سونپی گئی تھی اور خطیر رقم میرے حصے میں آئی۔ جیسا کام ویسا معاوضہ۔ تب میں نے یہ علاقہ منتخب کیا تھا..... سرد تر موسم میں گیس کی ہلاکت خیزی میں کچھ وقت لگتا ہے۔''

''لیکن موسم اچھا ہو تو گیس تیزی سے پھیلتی ہے۔ ہوا کے ساتھ مل کر کھڑکیوں کے ذریعے گھروں میں داخل ہو جاتی ہے۔'' لوفٹس نے سلنڈر کا نشانہ لیا اور مورا کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ دھماکا ہوگا اور زہریلی گیس کے بادل سے وہ بھاگ نہیں سکیں گے۔ جیسا کہ حادثاتی طور پر نومبر کے بہتر موسم میں کسی دن کنگڈم کوم کے باسیوں کے ساتھ ہوا تھا..... مورا کو درختوں میں کھڑا وہ بلڈوزر یاد آیا جو گریس نے دکھایا تھا۔

''نہیں۔'' مورا بے اختیار چیخی اور درختوں سے باہر آگئی۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ لوفٹس اس کی موجودگی سے آگاہ تھا۔ وہ دوسری مرتبہ اس کی گولی کے نشانے پر آنے والی تھی۔ لیکن حیرت انگیز طور پر رائفل کا نشانہ وہ نہیں بلکہ سلنڈر تھا۔

''یہ خودکشی ہوگی، تم بھی مارے جاؤ گے۔'' وہ بولی۔

وہ مسکرایا۔ ''یہ تو واضح ہے لیکن میرے پاس دوسرا راستہ نہیں ہے۔ جیل جانے کے بجائے میرے لیے یہ بہتر ہے۔'' جب وہ مزید تجزیہ کے لیے ایف بی آئی کے پاس جائیں گے تو VX گیس کا راز کھل جائے گا۔ اموات کی اصل وجہ سامنے آئے گی لیکن ساتھ ہی کیمیائی ہتھیاروں کا راز کھلبلی مچا دے گا۔ وہ آئیں گے اور اس مرتبہ پوری وادی میں پھیل جائیں گے۔ وہ مزید دفن شدہ ہتھیار ڈھونڈ لیں گے۔ پھر جلد یا بدیر میری رہائش گاہ پر دستک دیں گے۔''

اس نے گہری سانس لی۔

''آہ تیس سال پہلے میں نے سوچا بھی نہ تھا۔ مجھے کیا معلوم تھا کہ مردود جرمی وادی میں کنگڈم کوم آباد کرے گا۔''

اس نے سلنڈر کو دیکھا۔

''مسٹر لوفٹس تم معاملہ بہتر کر سکتے ہو۔'' مورا نے حتی الامکان آواز کو ہموار رکھا۔ ''تم قانون نافذ کرنے والوں کو سچائی سے آگاہ کر سکتے ہو۔''

''سچائی؟ سچائی یہ تھی کہ رینچ کے لیے مجھے رقم چاہیے تھی اور کونٹریکٹر کو ہتھیاروں سے جان چھڑانے کے لیے کوئی آسان راستہ۔ ہتھیار ہمارے ٹیکس سے بنتے ہیں۔ میں تم اور دوسرے امریکی ٹیکس دیتے ہیں لیکن اگر ہتھیار ناقابلِ استعمال ہیں تو انہیں تیار کرنے والا کیا کرے گا؟''

''مخصوص و محفوظ طریقے سے ضائع کرے گا۔'' مورا نے جواب دیا۔

لوفٹس ہنس پڑا۔ ''تمہارے خیال میں ٹھیکیدار سرکار سے وعدے کے مطابق ضائع کرنے کے لیے معمول کا مہنگا طریقہ استعمال کرے گا۔ ہم لالچی ہیں۔ ہم سب حریص ہیں۔ کونٹریکٹر نے بھی معاہدے کے خلاف ارزاں طریقہ استعمال کیا اور تیس برس بعد اب میری گردن شکنجے میں ہے۔ جرمی تو بچ جاتا اگر وہ لڑکی اس کے پیچھے نہ پڑی ہوتی۔ لڑکی نے بڑا کام کر دیا لیکن جان دینی پڑی اور وہ اس کے لیے تیار تھی۔ میرا بچنا ممکن نہیں۔ میرے پاس دو راستے ہیں۔ جیل جاؤں یا پھر.....'' اس نے پھر رائفل سلنڈر کی طرف کی۔ ''جب مجھے بستی کی ہلاکت کا علم ہوا تو مجھے مُردوں سے جان چھڑانی ہی تھی۔''

''یعنی تم نے ان کو دفنایا تھا؟''

''کونٹریکٹر بھی پھنستا۔ لہٰذا اس نے اپنے آدمی بھیجے تھے۔''

''کیا وہ اب شکنجے میں نہیں آئے گا؟''

''شاید وہ بچ جائے کیونکہ میں تو مر چکا ہوں گا۔''

لوفٹس نے سلنڈر کا نشانہ لیا۔ ''ایک اور اتفاق یہ ہوا کہ اس وقت برفانی طوفان آ گیا۔ دوسرے چند بن بلائے مہمان کنگڈم کوم چلے آئے۔ جنہوں نے کافی کچھ دیکھ لیا تھا، بہت کچھ جان گئے تھے۔'' لوفٹس کا اشارہ مورا اور اس کے دوستوں کی جانب تھا۔ ''سب کچھ ٹھیک کر لیا گیا تھا کہ وہ لڑکا آ گیا۔ جس نے تمہیں بچا لیا۔ تمہاری وجہ سے بوسٹن والے بھی آن ٹپکے۔''

مورا نے گھبرا کے کہا۔ ''تم کونٹریکٹر کے بارے میں بتا کے استثنائی چھوٹ لے لو۔''

''معصوم، بے گناہ افراد کی ہلاکت کا معاملہ ہے۔ یہ مشورہ بے معنی ہے۔''

''تم اُس کے خلاف گواہی دے سکتے ہو۔'' مورا نے کہا۔

''وہ بڑے لوگ ہیں۔ دولت ہے۔ وکلا ہیں۔''

''میرے خیال میں تم نام وغیرہ بتا سکتے ہو۔ کیتھی نے جان دے کر بڑا کام کیا۔ تم جان دے کر اُن کی بچت کا سامان کرو گے؟''

''میرے ٹرک میں ایک لفافہ ہے۔ جس میں سارے نام، تاریخیں اور نمبرز موجود ہیں۔'' وہ بولا۔

'جین تم کہاں ہو؟' دل میں مورا نے جین کو آواز دی۔

''لوفٹس یہ کوئی حل نہیں ہے۔''

''یہ ایک مکمل حل ہے۔'' وہ فائر کرنے کے لیے تیار تھا۔ درختوں میں شاخوں اور پتوں کی آواز آئی اور جین کی شکل نظر آئی۔ اس کے دونوں ہاتھ گن پر تھے۔ وہ فائر کرنے کے لیے پوری طرح تیار تھی۔ دونوں ٹانگیں پھیلا کر کھڑی تھی، ہاتھوں میں گن سامنے کی طرف تھی۔

لوفٹس نے جین کو دیکھا۔ حیرت انگیز طور پر اُس کا چہرہ بے تاثر تھا۔ ''ڈیکلیو اپنا کام کرو۔'' وہ بولا۔ ''ہیرو بن جاؤ۔''

''انجام تمہاری مرضی کے مطابق نہیں ہوگا۔'' جین نے ایک قدم آگے بڑھایا۔ اس کا انگ انگ چوکس تھا۔

''ایک گولی کی بات ہے۔ تم چلاؤ یا میں چلاؤں۔''

اس کی انگلی ٹریگر پر آ گئی۔ سلنڈر نشانے پر تھا۔ تینوں کو مرنا تھا۔

دھماکا ہوا۔ سفید برف سرخی سے رنگین ہو گئی۔ سیکنڈ کے لیے لوفٹس لٹکا نظر آیا۔ جیسے سمندر میں کوئی جست لگانے جا رہا ہو۔ رائفل اس کے ہاتھ سے نکل گئی۔ وہ سلوموشن میں زمین بوس ہوا تھا بلکہ برف بوس۔ منہ کے بل۔ جین نے گن نیچے کر لی۔

''مائی گاڈ۔'' وہ آہستہ سے بولی۔ ''اس نے مجھے مجبور کر دیا تھا۔'' مورا نے نیچے بیٹھ کر لوفٹس کو سیدھا کیا۔ بینائی رخصت نہیں ہوئی تھی۔ اس نے آخری بار مورا کو یوں دیکھا جیسے صورت کو ذہن نشین کرنا چاہ رہا تھا۔ اس کی بینائی کے لیے مورا کی صورت آخری تصویر تھی۔ پھر آنکھوں کی روشنی بجھتی چلی گئی۔

''میرے پاس چوائس نہیں تھی۔'' جین نے کہا۔

''ہاں، نہیں تھی اور وہ یہ بات جانتا تھا۔'' مورا آہستہ سے کھڑی ہوگئی۔ مورا کو کنگڈم کوم کا خیال آیا۔ ان کے پاس بھی چوائس نہیں تھی۔ آہ، ڈگلس، گریس، ایلن اور آرلو کے پاس بھی کوئی چوائس نہیں تھی۔

لیکن لوفش کے پاس چوائس تھی۔ آج کے دن وہ یہاں اس موقع پر اپنا ذہن بنا چکا تھا۔ اس نے پولیس کی گولی کو منتخب کرلیا تھا۔ لوفش کو سلنڈر نہیں اُڑانا تھا۔

موت کی وادی میں ایک اور لاش کا اضافہ ہوگیا تھا۔

☆☆☆

ڈینئل ٹارمک میں کھڑا تھا۔ وہ انتھونی کے پرائیویٹ جیٹ کا منتظر تھا۔ جیٹ، ایگزیکٹو ائرٹرمنل میں ٹیکسی کررہا تھا۔ وہ رکا اور سیڑھیاں نیچے کی گئیں۔

سب سے پہلے مورا باہر آئی۔

وہ چلتی ہوئی سیدھی ڈینئل کے منتظر کھلے بازوؤں میں سما گئی۔ کیوں کرم آمادہ ہے تو، دونوں کے اذہان میں یہی خیال تھا۔ دوست محبت کو کرم راس نہیں!

اُس وقت دونوں نے ایک دوسرے کو کسی اور طرح الوداع کہا تھا۔ آج وہ موت کے منہ سے واپس آئی تھی۔ دونوں نے رخسار سے رخسار ملائے۔ سرگوشیاں ہوئیں۔ وہ آگاہ تھی کہ اس کے دیگر دوست دیکھ رہے ہیں۔ معاً مورا نے الگ ہوکر انتھونی اور جیک کی طرف دیکھا۔ جین نظریں چُرا رہی تھی۔ انتھونی کے تاثرات کو پڑھنا دشوار تھا۔ معاً وہ ڈینئل سے الگ ہوگئی۔ اسے احساس ہوا کہ جس موڑ پر وہ اور ڈینئل آخری بار تھے، اسے اب بدلنا ممکن تھا۔ اگرچہ اسے نئی زندگی ملی تھی۔ وہ انتھونی کے بجائے جین کی طرف گئی۔ دھیمی آواز میں کچھ کہا اور واپس ڈینئل کے پاس آگئی۔ ڈینئل امید و بیم کے درمیان لٹکا ہوا تھا۔

''مجھے گھر چھوڑ دو گے؟'' مورا نے ڈینئل سے کہا۔

☆☆☆

مورا نے اُسے روک لیا تھا۔ رات مورا کے گھر پر خوابگاہ میں گزری..... صبح کچن میں وہ تنہا تھی۔ کافی ختم کرتے کرتے اس نے زندگی کو نیا موڑ دے دیا۔ تیری نگاہ کی فسوں کاری اور میرے دل کا معاملہ..... کوئی کیا جانے۔

وہ واپس خواب گاہ میں آگئی۔ بیڈ پر بیٹھی اور ڈینئل نے آنکھیں کھولیں اور بے تکلفی انداز میں مسکرایا۔

''آئی لو یو، ڈینئل۔'' اس نے دھیرے سے کہا۔

''اور میں ہمیشہ پیار کرتی رہوں گی..... لیکن وقت آگیا ہے کہ ہم گڈ بائے کہہ دیں۔''

یہ لطف و کرم ہے تو سزا کیا ہوگی۔ ڈینئل نے کہنا چاہا لیکن خاموش رہا۔ مسکراہٹ معدوم ہوئی، اس نے آنکھیں بند کرلیں۔

☆☆☆

جولین پرکنس، لنچ ٹرے کے ساتھ ہائی اسکول کے کیفے ٹیریا میں تھا۔

''جولین پرکنس؟'' ایک ٹیچر نے آواز لگائی۔

''کیا جولین کیفے ٹیریا میں ہے؟''

جولین کو جواب دینے کا موقع ہی نہ ملا۔ دوسرے طلبا نے اس کی طرف اشارہ کیا۔ مسٹر ہیزلڈن اس کی طرف آئے۔ ''جولین؟''

''یس سر۔''

''پرنسپل نے بلایا ہے۔''

جولین نے اُلجھن سے دیکھا۔ تاہم مسٹر ہیزلڈن کے ساتھ چل پڑا۔ پرنسپل کی سیکریٹری نے لڑکے پر سرسری نظر ڈالی۔ ''وہ تمہارا انتظار کررہے ہیں۔'' اس نے جمع کا صیغہ استعمال کیا تھا۔ وہ اندر چلا گیا۔ پرنسپل گورشکی نے اشارے سے ملاقاتیوں کی طرف اشارہ کیا۔ جولین نے ان دونوں کو دیکھا۔ بیوری کیپڈو اس کی نئی کیس ورکر تھی۔ وہ مسکرا رہی تھی۔ پرنسپل بھی مسکرایا تھا۔ جولین حیران پریشان تھا۔ مام (مورا) کہاں ہیں؟

دوسرا ملاقاتی ایک آدمی تھا۔ وہ جولین سے ملنے آتا تھا۔ جب جولین اسپتال میں تھا۔ جولین نے اس کا نام یاد کرنے کی کوشش کی۔

بیوری کیپڈو نے کہا۔ ''جولین تم نے پہچانا؟''

وہ آدمی کھڑا ہوگیا۔

''یس میم۔'' جولین نے کہا۔ نام یاد نہیں آیا تھا۔

''یہ تمہیں لینے آئے ہیں۔'' وہ بولی۔

''میں نہیں سمجھا۔''

''مام نے بلایا ہے۔'' آدمی نے مصافحے کے لیے ہاتھ بڑھایا۔ جولین نے ہاتھ نہیں بڑھایا۔

''میرا نام انتھونی ہے۔ ڈاکٹر مورا آسٹر کا دوست۔ ڈاکٹر مورا بوسٹن میں تمہارا انتظار کررہی ہیں۔'' انتھونی نے کہا۔

''میرا نام ریٹ ہے۔'' لڑکے نے کہا اور انتھونی کا ہاتھ تھام لیا۔ ریٹ مسکرا رہا تھا۔ سب مسکرا رہے تھے۔

❖❖❖